خاص نمبر
ت سیریز
ایجنسی
مظہر کلیم
ایم اے

ہو گا۔

چک نمبر 85 فیصل آباد سے حافظ شہزاد علی نفیس لکھتے ہیں۔

"آپ کے ناول نوجوانوں کی کردار سازی اور حب الوطنی میں مؤثر کردار ادا کر رہے ہیں۔ ہم نے بھی اپنے گاؤں میں آپ کے ناولوں پر مبنی ایک لائبریری قائم کی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ نوجوان آپ کے ناولوں سے مستفید ہو سکیں لیکن ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم آپ کے تمام ناول خرید کر لائبریری میں رکھ سکیں۔ اس لئے آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔

محترم حافظ شہزاد علی نفیس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ آپ نے جس جذبے کے تحت لائبریری قائم کی ہے وہ واقعی قابل قدر ہے۔ کسی بھی کار خیر کا آغاز ہمیشہ محدود پیمانے پر ہوتا ہے لیکن اگر خلوص اور جذبہ موجود ہو تو پھر قدرت خود بخود ذرائع پیدا کر دیتی ہے۔ منزل کی طرف سفر ایک آدمی شروع کرتا ہے لیکن لوگ ملتے رہتے ہیں اور کارواں بنتا رہتا ہے۔ آپ بھی ہمت اور حوصلے سے کام لیں۔ انشاء اللہ وقت کے ساتھ ساتھ آپ کے اس کار خیر میں قدرت کی طرف سے خود بخود تعاون ہو گا۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"سلیمان میں نے تمہیں کتنی بار کہا ہے کہ جب مجھے ناشتہ دیا کرو تو فون اٹھا کر لے جایا کرو۔ مجھے دخل در ناشتہ قطعی پسند نہیں ہے"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"ناشتہ میں نے بڑی محنت سے تیار کیا ہے اس لئے یہ ناشتہ نامعقولات نہیں بلکہ معقولات میں شامل ہے اور دخل در معقولات کی اجازت ہوتی ہے"...... سلیمان کا دور سے جواب آیا۔

"تمہیں میں نے بارہا کہا ہے کہ ناشتے کے وقت تم فلسفہ نہ بھگارا کرو"...... عمران نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔ ادھر ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔

"آپ جیسے عقل مند کے لئے فلسفے کا بھگار بے حد ضروری ہے

جناب"...... سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سلیمان کے خوبصورت جواب پر بے اختیار مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔

"اگر آپ کو رسیور میں سے فلسفے کے بھگار کی خوشبو آرہی ہے تو برائے کرم اطمینان سے بیٹھ کر خوشبو سونگھتے رہیں اور مجھے ناشتہ کرنے دیں"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ ناشتہ کر کے فوراً میری کوٹھی پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت"...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"کنجوسی کی بھی حد ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہا کہ یہ فضول ناشتہ چھوڑو اور میرے پاس آکر شاندار ناشتہ کرو"...... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا تاکہ اس کا فقرہ سلیمان کے کانوں تک پہنچ جائے۔

"آپ اسے فضول ناشتہ کہہ رہے ہیں۔ کس لحاظ سے"۔ دروازے میں داخل ہوتے ہوئے سلیمان نے خشمگیں سے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا یہ بھی ناشتہ ہے۔ ایک کپ چائے، دو سوکھے سڑے سے توس اور ایک انڈہ۔ یہ ناشتہ ہوتا ہے۔ ارے ناشتہ ہوتا ہے قیمے بھرے خالص گھی سے تر تراتے ہوئے پراٹھے۔ ان کے ساتھ خالص مکھن کا پیڑا، ساتھ ہی بڑا سا لسی کا بھرا گلاس"...... عمران نے

چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ناشتہ وہ کرتے ہیں جو کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں۔ کوسوں پیدل چلتے ہیں۔ جسمانی محنت کرتے ہیں۔ آپ کی طرح کار میں سفر کرنے اور بیٹھے رہنے والے کے لئے یہ ناشتہ بھی منع ہے"۔ سلیمان نے برتن سمیٹتے ہوئے کہا۔

"اور تم کون سے ہل چلاتے ہو، پیدل چلتے ہو یا محنت کرتے ہو جو تم مربوں، حریروں، خالص شہد، انڈے اور پراٹھوں سے ناشتہ کرتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"جوانوں کا ناشتہ ایسا ہی ہوتا ہے"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو میں تمہیں بوڑھا نظر آتا ہوں۔ کیوں"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی جناب۔ حقیقت بہر حال حقیقت ہوتی ہے اسے تسلیم کر لینا چاہئے"...... سلیمان نے جواب دیا اور سامان اٹھائے تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) از فلیٹ خود۔ اوہ سوری از فلیٹ سوپر فیاض۔ جو کرتا نہیں کسی کا لحاظ"۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ کیا تمہارا ناشتہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ جلدی آؤ میں شدت سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ فوراً آؤ"۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے اسے درمیان سے ہی ٹوکتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے لفظ ناشتہ میں شتہ شتاب کا مخفف ہے اور شتاب کا معنی ہوتا ہے جلدی۔ اس کا مطلب ہوا کہ ناشتہ کا مطلب ہے جلدی نہ کی جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول بکواس کی ضرورت نہیں اٹ از موسٹ ایمرجنسی۔ فوراً آؤ ورنہ میں خود تمہارے فلیٹ پر پہنچ جاؤں گا"...... دوسری طرف سے سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ آج سرکاری تعطیل کے دن سر سلطان کو کیا ایمرجنسی ہو گئی ہے۔ کہیں آنٹی سے جھگڑا نہ ہو گیا ہو"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں سر سلطان کی سرکاری رہائش گاہ تھی۔ رہائش گاہ کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اس لئے عمران کار اندر لے گیا اور اس نے پورچ میں لے جا کر کار روک دی جہاں سر سلطان کی ذاتی کار موجود تھی اور پھر جب عمران کار سے باہر نکلا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سامنے ہی سر سلطان کا خاندانی ملازم بابا الٰہی بخش موجود تھا۔ اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کو سلام کیا۔

"ارے خیریت بابا آپ اور یہاں۔ کہیں جا رہے ہیں آپ"۔

عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بڑے صاحب کا حکم ہے کہ یہاں کھڑا رہوں اور جیسے ہی آپ پہنچیں آپ کو فوراً بڑے صاحب کے پاس لے جاؤں"...... بابا الٰہی بخش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے بڑے صاحب کو اس قدر جلدی ہے۔ کہیں بیگم صاحبہ سے لڑائی تو نہیں ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں چھوٹے صاحب۔ بیگم صاحبہ تو اپنے عزیزوں کے ہاں گئی ہوئی ہیں۔ بڑے صاحب کے پاس دو غیر ملکی صاحبان موجود ہیں۔ وہ صبح سویرے آ گئے تھے اور صاحب نے ناشتہ بھی ان کے ساتھ ہی کیا ہے"...... بابا الٰہی بخش نے کہا۔

"غیر ملکی۔ اوہ تو یہ مسئلہ ہے"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ غیر ملکیوں کی وجہ سے سر سلطان ڈرائنگ روم میں موجود ہوں گے۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاۃ"...... عمران نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ سر سلطان واقعی وہاں موجود تھے لیکن ان کے ساتھ دو غیر ملکی بھی موجود تھے جو قومیت کے لحاظ سے شوگرانی یا جاپانی لگتے تھے۔ وہ بھی چونک کر غور سے عمران کو دیکھ رہے تھے۔

"وعلیکم السلام۔ آؤ یہ جناب کیانگ ہیں۔ شوگران نیشنل

ڈیفنس کونسل کے نائب سربراہ اور یہ جناب پن کنگ ہیں۔ ان کا تعلق شوگران وزارت خارجہ سے ہے اور جناب اس عمران کا تفصیلی تعارف تو ہو چکا ہے آپ سے"...... سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ کے کارنامے تو ہم نے بہت سن رکھے تھے۔ ملاقات آج ہو رہی ہے"...... کیانگ نے رسمی فقرات کی ادائیگی اور مصافحے کے بعد واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جناب میں کیا اور میرے کارنامے کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ موجودہ دور پروپیگنڈے کا دور ہے۔ اب تو حکومتیں اپنا امیج بنانے کے لئے پروپیگنڈے کے ماہر رکھتی ہیں اور میں نے بھی یہی کام کر رکھا ہے اور جناب سرسلطان سیکرٹری وزارت خارجہ از راہ شفقت میرے لئے رضاکارانہ طور پر کام کرتے ہیں"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کیانگ اور پن کنگ دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"جناب کیانگ اور جناب پن کنگ شوگران حکومت کے انتہائی معزز عہدیدار ہیں اور میرے لئے یہ اعزاز ہے کہ انہوں نے میرے گھر کو رونق بخشی ہے اس لئے تم اب فضول باتیں نہ کرو۔ یہ انتہائی اہم معاملے میں جناب ایکسٹو کی امداد حاصل کرنا چاہتے ہیں"۔ سرسلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہمیں جناب علی عمران کی طبیعت کے بارے میں کافی کچھ

معلوم ہے جناب اس لئے آپ فکر مت کریں۔ ہم ان کی باتوں کو انجوائے کر رہے ہیں"...... پن کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ جناب۔ ویسے ہمارے ملک کے ایک شاعر نے بہت پہلے ایسی ہی سچوئیشن کے بارے میں ایک شعر کہا تھا جس کے مطابق باغ کا ہر پتا اور ہر بوٹا تو ہمارے حال سے واقف تھا لیکن اگر کوئی واقف نہ تھا تو وہ باغ کا پھول تھا اور سرسلطان ہمارے پاکیشیائی باغ کے سدا بہار پھول ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو کیانگ اور پن کنگ دنوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"پلیز عمران میری درخواست ہے کہ سنجیدہ ہو جاؤ"۔ سرسلطان نے بڑی بے چارگی کے سے لہجے میں کہا۔

"اد کے حکم حاکم مرگ مفاجات فرمائیے جناب کیانگ اور پن کنگ صاحبان۔ میں ہمہ تن گوش ہوں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب جیسا کہ سرسلطان نے آپ کو بتایا ہے۔ ہمارا تعلق شوگران حکومت سے ہے۔ شوگران حکومت ان دنوں ایک انتہائی اہم نازک اور سنجیدہ مسئلے سے دوچار ہے۔ ہم نے اپنے طور پر انتہائی کوشش کر لی ہیں لیکن ہماری تمام ایجنسیاں اس مسئلے کو حل کرنے میں ناکام ہو رہی ہیں جس کے بعد ایک اعلیٰ میٹنگ میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے درخواست کی جائے۔ چنانچہ شوگران پرائم منسٹر صاحب نے پاکیشیا صدر سے باضابطہ درخواست کی تو جناب صدر صاحب نے

بتایا کہ چیف آف سیکرٹ سروس کارروائی کرنے یا نہ کرنے کے سلسلے میں خودمختار ہیں۔ جب شوگران پرائم منسٹر صاحب نے مزید درخواست کی تو صدر صاحب نے سر سلطان صاحب کا ریفرنس دیا۔ چنانچہ پرائم منسٹر صاحب نے سر سلطان صاحب سے براہ راست بات کی تو سر سلطان نے بتایا کہ جناب چیف آف سیکرٹ سروس نے تفصیلات معلوم ہونے کے بعد کام کرنے کا فیصلہ کیا تو کام ہو سکتا ہے ورنہ نہیں، لیکن شوگران پرائم منسٹر کے مزید اصرار پر سر سلطان نے وعدہ کیا کہ وہ خود بھی ان کے نمائندہ خصوصی سے درخواست کریں گے اور انہیں امید ہے کہ چیف آف سیکرٹ سروس حکومت پاکیشیا اور حکومت شوگران کے درمیان بے پناہ دوستی اور انتہائی گہرے تعلقات کی بنا پر اثبات میں فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ شوگران حکومت کی طرف سے ہم دونوں یہاں حاضر ہوئے ہیں۔ سرکاری تعطیل کا روز دانستہ طور پر منتخب کیا گیا ہے تاکہ یہاں موجود دوسرے ملکوں کے ایجنٹوں کو ہماری آمد کا علم نہ ہو سکے"۔ کیانگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ شوگران پرائم منسٹر صاحب کا کوئی ذاتی مسئلہ ہے"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں جناب۔ دراصل یہ مسئلہ اس قدر اہم ہے کہ شوگران کے پرائم منسٹر اس سلسلے میں بے حد پریشان ہیں"...... کیانگ نے جواب دیا۔

"فرمائیے کیا مسئلہ ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ کیانگ نے جو کچھ بتایا تھا اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ واقعی کوئی اہم مسئلہ درپیش ہے ورنہ پرائم منسٹر پروٹوکول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے براہ راست سر سلطان سے بات نہ کرتے۔

"جناب شوگران اور باچان کے درمیان سمندر میں ایک جزیرہ نواجی ہے۔ خاصا بڑا جزیرہ ہے اور آباد ہے۔ اس نواجی جزیرے کے گرد چھوٹے چھوٹے بے شمار جزائر ہیں جنہیں جزائر نواجی بھی کہا جاتا ہے۔ جزائر نواجی پر پہلے باچان کا قبضہ تھا لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد ان جزائر پر ایکریمیا نے قبضہ کر لیا تاکہ وہ باچان کے دفاع کے لئے یہاں اڈے بنا سکیں۔ چنانچہ وہاں اڈے بھی بنائے گئے اور وہاں دفاعی اسلحہ بھی پہنچا دیا گیا اور اب تک یہ اڈے وہاں قائم ہیں۔ ان اڈوں اور وہاں موجود اسلحے سے چونکہ شوگران کا دفاع متاثر ہو سکتا تھا اس لئے شوگران نے ان جزائر سے شوگران کو فوجی لحاظ سے محفوظ کرنے کے لئے اپنے سرحدی علاقے میں ضروری دفاعی انتظامات کئے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں شوگران نے اپنے مخبر بھی رکھے تاکہ انہیں اطلاعات ملتی رہیں اس کے علاوہ شوگران نے اپنے علاقے میں ایسے چیکنگ اڈے بھی بنائے جہاں نصب جدید ترین مشینری کے ذریعے وہ ان جزائر پر ہونے والی دفاعی سرگرمیوں کو چیک کر سکتے ہیں۔ چونکہ آج تک ان اڈوں کی طرف سے کسی قسم کا کوئی خطرہ شوگران کو لاحق نہ ہوا تھا اس لئے شوگران حکومت مطمئن رہی لیکن اب سے

دو ماہ قبل اچانک شوگران حکومت کو اطلاع ملی کہ ایکریمیا جزائر نواجی کے ایک چھوٹے سے جزیرے ماکو پر جدید مشینری نصب کی جا رہی ہے اور وہاں موجود پرانی مشینری کو ہٹایا جا رہا ہے اور جزیرے میں پہلے سے موجود تمام افراد کو نکال دیا گیا ہے۔ ہم نے یہ سمجھا کہ پرانی مشینری کی جگہ جدید مشینری نصب ہو رہی ہو گی اس لئے ہمیں اس اطلاع پر زیادہ تشویش نہ تھی لیکن چونکہ وہاں موجود ہمارے مخبر کو بھی دوسروں کے ساتھ نکال دیا گیا تھا اس لئے وہاں کے بارے میں مزید اطلاع ہی نہ مل سکی۔ ہمارے چیکنگ سنٹروں نے بھی کوئی ایسی اطلاع نہ دی جس سے ہمیں تشویش لاحق ہوتی لیکن پھر ایک ماہ پہلے اچانک ہمیں معلوم ہوا کہ اسی جزیرے کے گرد ایسی دھند پھیلا دی گئی ہے جسے ہمارے چیکنگ سنٹر بھی چیک نہیں کر سکتے اس طرح یہ جزیرہ مکمل طور پر ہماری چیکنگ مشینری کی رینج سے آؤٹ ہو گیا۔ اس پر شوگران حکومت نے ایکریمیا اور باچان میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کیا تو صرف اتنی اطلاع ملی کہ حکومت ایکریمیا نے ماکو جزیرے پر جو مشینری نصب کی ہے اس کا مقصد شوگران کے دفاعی اڈوں، اسلحے کے سٹورز اور تمام دفاعی تنصیبات کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ یہ چونکہ ایک لحاظ سے شوگران کی موت کے مترادف تھا اس لئے حکومت شوگران نے اس بارے میں فوری طور پر کام شروع کر دیا۔ شوگرانی سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ اور کئی ٹاپ ایجنسیوں کو جزیرہ ماکو میں موجود اس مشینری کو تباہ کرنے

کا مشن سونپا گیا لیکن کوئی بھی کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور الٹا ہمارے ایجنٹ یا مارے گئے یا گرفتار ہو گئے اور اب حکومت ایکریمیا نے باضابطہ طور پر حکومت شوگران کو آگاہ کیا ہے کہ آئندہ اگر ان کے زیر کنٹرول جزیرے کے گرد کوئی شوگرانی ایجنٹ نظر آیا تو شوگران کو اس کی بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ مگر شوگران ایسی دھمکیوں کو خاطر میں نہیں لاتا اس لئے ہم نے مزید ایجنٹ بھیجے۔ ان میں سے صرف ایک ایجنٹ شدید زخمی حالت میں وہاں سے واپس آ سکا۔ گو اس کا علاج کیا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس نے بتایا کہ وہ اس جزیرے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اور اس نے وہاں جزیرے کے درمیان ایک چھوٹے سے ایریے میں دیوہیکل مشینری نصب دیکھی لیکن پھر اسے پکڑ لیا گیا اور اس پر تشدد کیا گیا جس سے وہ زخمی ہو گیا لیکن ایک موقع مل جانے سے وہ وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد اب تک کوئی ایجنٹ کامیاب نہیں ہو سکا اور شوگران کے لئے ہر گزرنے والا دن زیادہ تشویش کا باعث بن رہا ہے اور اس سلسلے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کے بارے میں سوچا گیا کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ناممکن کو بھی ممکن بنا لیتی ہے"۔ کیانگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ایجنٹ نے جو کچھ وہاں کے متعلق بتایا ہے اس سلسلے میں کوئی تفصیل"...... عمران نے کہا۔

"نہیں وہ انتہائی شدید زخمی تھا۔ اس نے جو کچھ بتایا وہ بھی باچان میں واقع شوگران سنٹر میں بتایا ہے کیونکہ وہ وہیں تک پہنچ سکا تھا"۔۔۔۔۔ کیانگ نے جواب دیا۔

"تو حکومت شوگران چاہتی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ماکو جزیرے پر موجود ایکریمین مشینری کو تباہ کر دے"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں"۔۔۔۔۔ کیانگ نے جواب دیا۔

"لیکن اتنی بات تو آپ بھی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کے لئے قائم کی گئی ہے۔ وہ کسی دوسرے ملک کے دفاع اور سلامتی کے لئے کیوں اپنی جانیں خطرے میں ڈالے گی"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس میں پاکیشیا کا مفاد بھی شامل ہے جناب البتہ اس کی تفصیلات آپ کو سر سلطان بتا سکتے ہیں"۔۔۔۔۔ کیانگ نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ بظاہر جو کچھ بتایا گیا تھا اس میں کسی طرح بھی پاکیشیا کا مفاد شامل نہ تھا۔

"عمران بیٹے میں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کہ پاکیشیائی سائنسدان آج کل ایک اہم دفاعی پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں جس کے تحت ایک خصوصی ساخت کے میزائل تیار کئے جا رہے ہیں جن کی تیاری کے بعد اس سارے علاقے میں طاقت کا توازن پاکیشیا کے

حق میں ہو جائے گا لیکن ان میزائلوں میں استعمال ہونے والا ایک پرزہ ایسا ہے جو پاکیشیائی سائنسدان باوجود کوشش کے یہاں تیار نہیں کر سکتے جس پر حکومت پاکیشیا نے حکومت شوگران سے مدد کی درخواست کی۔ چونکہ شوگران نے بھی ایسے میزائل تیار کئے ہوئے ہیں اس لئے یہ پرزہ حکومت شوگران سے حاصل کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ گہرے دوستانہ تعلقات کی بنا پر حکومت شوگران نے یہ پرزہ ہمیں بھجوا دیا لیکن جب اسے یہاں چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے میزائلوں میں شوگران ساخت کا یہ پرزہ کام نہیں دے سکتا کیونکہ اس کی ساخت اور تکنیک مختلف ہے البتہ ایکریمیا نے جو اس ٹائپ کے میزائل تیار کئے ہوئے ہیں ان کا پرزہ کام دے سکتا ہے جس پر حکومت ایکریمیا سے درخواست کی گئی لیکن حکومت ایکریمیا نے نہ صرف یہ پرزہ دینے سے انکار کر دیا بلکہ انہوں نے پاکیشیا پر دباؤ ڈالا کہ وہ ایسے میزائل تیار نہ کرے لیکن چونکہ بین الاقوامی طور پر اس کی تیاری ممنوع نہیں ہے اس لئے حکومت پاکیشیا نے یہ دباؤ مسترد کر دیا جس کے بعد پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس پرزے کے حصول کے لئے کام شروع کر دیا۔ ملٹری انٹیلی جنس نے بڑی طویل جدوجہد کے بعد یہ معلوم کر لیا کہ اس پرزے کی تیاری کے لئے ایکریمیا نے ماکو جزیرے پر لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے تاکہ کوئی اور ملک اس پرزے کو چرا نہ سکے چنانچہ ملٹری انٹیلی جنس نے وہاں بھی ایجنٹ بھیجے۔ کئی ایجنٹ مارے گئے لیکن دو ایجنٹ وہاں پہنچ بھی گئے۔

انہوں نے اطلاع دی کہ وہاں واقعی اس کی لیبارٹری ہے لیکن پھر وہ یہ پرزہ حاصل کرتے ہوئے پکڑے گئے اور ایکریمیا نے انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا اور حکومت پاکیشیا سے باضابطہ احتجاج کیا لیکن ظاہر ہے پاکیشیا کو اپنا دفاع مطلوب ہے اس لئے اس نے کوششیں جاری رکھیں لیکن پھر اچانک اس جزیرے کے گرد دھند پھیلا دی گئی اور اس کے بعد کوئی ملٹری ایجنٹ اس میں داخل نہ ہو سکا اور تمام ٹیمیں ناکام واپس آ گئیں۔ چنانچہ صدر صاحب نے فیصلہ کیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس بارے میں درخواست کی جائے۔ میری چیف آف سیکرٹ سروس سے بات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ تم ٹیم لے کر کافرستان کسی مشن پر گئے ہوئے ہو۔ تمہاری واپسی کے بعد وہ فیصلہ کریں گے۔ اس دوران شوگران نے اس سلسلے میں رابطہ کیا۔ تب پتہ چلا کہ یہ اب ہمارا مشترکہ مشن ہے البتہ حکومت شوگران نے وعدہ کیا ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پرزے کے حصول کے ساتھ ساتھ وہ مشینری بھی تباہ کر دے جو شوگران کے خلاف استعمال ہو رہی ہے تو دونوں حکومتوں کے دوستانہ تعلقات مزید گہرے ہو سکتے ہیں اور اس سے ظاہر ہے فائدہ پاکیشیا کو ہی پہنچتا ہے۔ چنانچہ میری درخواست پر یہ دونوں صاحبان تشریف لائے ہیں تاکہ تم ان سے براہ راست تفصیلات معلوم کر سکو۔ ہماری ملٹری انٹیلی جنس نے اس سلسلے میں اب تک جو کچھ کیا ہے اس کی تفصیل اس فائل میں موجود ہے"...... سر سلطان نے کہا اور

سامنے پڑی ہوئی ایک سرخ کور والی ضخیم سی فائل اٹھا کر عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے وہ فائل لے کر کھولی اور پھر سرسری طور پر اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی اور اسے میز پر رکھ دیا۔

"سچ پوچھیں اگر فائل میرے سامنے نہ ہوتی تو میں سر سلطان کی بات سے یہی سمجھتا کہ سر سلطان نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو اس مشن پر آمادہ کرنے کے لئے اس پرزے والی بات کی ہے لیکن اب تو یہ مسئلہ براہ راست پاکیشیا کا ہو گیا ہے۔ اب تو چیف کو بہرحال اس پر کام کرنے پڑے گا"...... عمران نے کہا تو سر سلطان کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یہ تو ہمیں بھی معلوم ہے جناب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے ملک کے مفاد کے لئے کام کرے گی۔ ہماری یہاں آمد کا مقصد یہ ہے کہ ہم چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس سے درخواست کریں کہ وہ اپنے مشن میں شوگران کے مشن کو بھی شامل کر لے"...... کیانگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پاکیشیا اور شوگران کے درمیان دوستانہ تعلقات کا سب سے زیادہ علم ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس بے حد اصول پسند واقع ہوئے ہیں اور ہو سکتا تھا کہ اصول کی وجہ سے وہ صرف شوگران کے مفاد کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم بھجوانے میں

ہچکچاتے لیکن اب یہ مشن ان کے اصولوں پر پورا اتر رہا ہے اس لئے اب آپ بے فکر رہیں۔ اب یہ مشن مکمل ہو گا"...... عمران نے کہا تو کیانگ اور پن کنگ دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"اگر ایسا ہو جائے تو نہ صرف حکومت شوگران بلکہ شوگران کے عوام بھی پاکیشیا کے ہمیشہ ممنون احسان رہیں گے"...... کیانگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ دوستی میں احسان نہیں ہوتا۔ دوستی ہی نبھائی جاتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے اجازت دیں تاکہ میں یہ فائل بھی چیف تک پہنچا سکوں اور ان سے تفصیل سے بات بھی کر سکوں"...... عمران نے کہا تو سرسلطان کے ساتھ ساتھ کیانگ اور پن کنگ بھی کھڑے ہو گئے اور پھر عمران ان سے مصافحہ کر کے کوٹھی سے باہر آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اس مشن پر بہر حال کام کرے گا اس لئے وہ اس مشن کے سلسلے میں ہی سوچ بچار کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی بڑی سی کار ایکریمین دارالحکومت ولنگٹن کی سڑک پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا جبکہ عقبی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر گنجے سر والا آدمی جس کی آنکھوں پر نفیس فریم کا نظر کا چشمہ لگا ہوا تھا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ یہ ایکریمیا کی ریڈ زیرو ایجنسی کا سربراہ مائیکل فاک تھا۔ ریڈ زیرو ایجنسی ایکریمین دفاع سے منسلک تھی اور اس ایجنسی کا کام ایکریمین دفاعی تنصیبات اور ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ دفاعی لیبارٹریوں کی حفاظت تھا۔ اس ایجنسی کو قائم ہوئے کئی سال ہو گئے تھے اور اس ایجنسی میں ایکریمیا کی تمام ایجنسیوں سے ایسے ایجنٹس منتخب کئے گئے تھے جن کی کارکردگی ٹاپ پر تھی۔ مائیکل فاک پہلے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کا سربراہ تھا جسے ایکریمیا کی سب

سے طاقتور ایجنسی سمجھا جاتا تھا۔ سربراہ بننے سے پہلے وہ ایکریمین بلیک ایجنسی کا سب سے ٹاپ ایجنٹ بھی رہا تھا۔ ریڈ زیرو ایجنسی براہ راست ایکریمیا کی ڈیفنس کونسل کے ماتحت تھی اور کونسل کا سربراہ اسے ڈیل کرتا تھا۔ ڈیفنس کونسل کا سربراہ کمانڈر کہلاتا تھا اور موجودہ سربراہ کا نام رچرڈ تھا اور وہ کمانڈر رچرڈ کہلاتا تھا۔ فاک اس وقت کمانڈر رچرڈ کی کال پر ہی کونسل کے ہیڈ آفس جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک عمارت میں داخل ہوئی اور ایک برآمدے کے سامنے جا کر رک گئی۔ بظاہر یہ ایکریمیا کا عام سا فوجی دفتر تھا لیکن اس کے نیچے تہہ خانوں کا جال پھیلا ہوا تھا جس میں ڈیفنس کونسل کا آفس تھا۔ تھوڑی دیر بعد مائیکل فاک ایک کمرے کے بند دروازے پر پہنچ گیا جس کے باہر دو مسلح فوجی موجود تھے۔ ان دونوں نے مائیکل فاک کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"سر چیف میٹنگ روم میں موجود ہیں"...... ان میں سے ایک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو مائیکل فاک سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوا تو اس نے کمانڈر رچرڈ کو وہاں موجود پایا۔

"آؤ فاک بیٹھو"...... کمانڈر رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور مائیکل فاک سلام کر کے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ یہاں میٹنگ روم میں موجود ہیں کیا کوئی میٹنگ ہے"۔ مائیکل فاک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں البتہ جو بات چیت تم سے کرنی ہے اس کے لئے یہ کمرہ زیادہ محفوظ ہے"...... کمانڈر رچرڈ نے جواب دیا تو مائیکل فاک کے چہرے پر سنجیدگی اور زیادہ گہری ہو گئی جبکہ کمانڈر رچرڈ نے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"میٹنگ روم کو کور کر دو ہم میٹنگ شروع کر رہے ہیں"۔ اس نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد میٹنگ روم کے سائیڈوں پر کسی دھات کی چادریں سی گر گئیں اور چھت پر ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ اب اس میٹنگ روم میں ہونے والی بات چیت ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔

"مائیکل فاک فارن ایجنسی کے چیف مائیک نے حکومت کو رپورٹ دی ہے کہ جزیرہ ماکو پر نصب ہونے والی مشینری سکارف کو تباہ کرنے کے لئے حکومت شوگران نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کر لی ہیں اور اس سلسلے میں حکومت شوگران کے دو اہم آدمیوں نے پاکیشیا جا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے کسی نمائندہ خصوصی سے ملاقات کی ہے۔ اس کے علاوہ پاکیشیا میں موجود ایکریمین ایجنسیوں کی طرف سے یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ صدر پاکیشیا نے میزائل آٹوگراف میٹر کے حصول کا مشن ملٹری انٹیلی جنس سے لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے کر دیا ہے اور یہ بات تم جانتے ہو کہ آٹوگراف میٹر کی لیبارٹری بھی ماکو پر ہی ہے اس طرح اب یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ پاکیشیا سروس بہرحال ماکو

جزیرے پر ریڈ کرے گی اور وہاں سکارف کو تباہ کرنے کے ساتھ ساتھ آٹو گراف میڑ بھی حاصل کر کے لے جانے کی کوشش کرے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ہم سب جانتے ہیں کہ وہ کس قدر تیز اور فعال سروس ہے اس لئے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی گئی ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ماکو جزیرے پر پہنچنے سے روکنے کے لئے حتمی لائحہ عمل طے کیا جا سکے"...... کمانڈر رچرڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ بات کنفرم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے یہ مشن لے لیا ہے"...... مائیکل فاک نے پوچھا۔

"ہاں"...... کمانڈر رچرڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر اس بار اس سروس کا خاتمہ یقینی طور پر ہو جائے گا"...... مائیکل فاک نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم یہ بات اس بنا پر کر رہے ہو کہ ماکو جزیرے کے انتظامات ہر لحاظ سے فول پروف ہیں یا تمہارے ذہن میں کوئی اور بات ہے"۔ کمانڈر رچرڈ نے کہا۔

"ان انتظامات کے علاوہ میں نے یہ بات اس لئے کی ہے کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ریڈ زیرو ٦ ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ مادام ہاپ کو اس کے گروپ سمیت وہاں بھجوا دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ گروپ ہر لحاظ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکتا ہے"۔ مائیکل فاک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے یہ واقعی اس قابل ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکے"...... کمانڈر رچرڈ نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ذہن میں کوئی اور تجویز ہو تو بتا دیں"...... مائیکل فاک نے کہا۔

"نہیں۔ میں اس معاملے میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنا چاہتا۔ حکومت ایکریمیا کو ہر لحاظ سے ریڈ زیرو ٦ ایجنسی پر مکمل اعتماد ہے۔ میں صرف یہ تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اس بار تمہارا مشن صرف ماکو جزیرے کا دفاع نہیں ہے بلکہ اس بار اعلیٰ سطح پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ ہمیشہ کے لئے اس عذاب سے نجات حاصل ہو جائے۔ اس سروس کی وجہ سے ایکریمیا مسلم ممالک کے خلاف کھل کر کام نہیں کر سکتا کیونکہ یہ لوگ صرف پاکیشیا تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ جہاں بھی کسی مسلم ملک کا کوئی مسئلہ ہو یا مسلم ممالک کا مشترکہ مسئلہ ہو یہ سروس ہمیشہ میدان میں اتر آتی ہے اور یہ موقعہ اس سروس کے خاتمے کے لئے بہترین ہے کیونکہ ماکو جزیرہ تو ہر لحاظ سے محفوظ ہے۔ اس کی طرف سے تو کسی کو کوئی فکر نہیں اس لئے تمہارا شکار اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس ہونا چاہئے"...... کمانڈر رچرڈ نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا جناب۔ میں آپ کو جلد ہی کامیابی کی نوید سنا دوں گا۔ اب اجازت"...... فاک نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... کمانڈر رچرڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مائیکل فاک سے مصافحہ کیا اور مائیکل فاک کمانڈر کا شکریہ ادا کر کے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

دانش منزل کے میٹنگ ہال میں اس وقت پوری سیکرٹ سروس عمران سمیت موجود تھی۔ چیف ایکسٹو نے سب کو فوری طور پر یہاں کال کیا تھا اور وہ سب ایک ایک کر کے یہاں پہنچ گئے تھے جبکہ عمران سب سے آخر میں آیا تھا لیکن اس کے چہرے پر وہ شگفتگی نہ تھی جو ایک لحاظ سے اس کی شناخت بن چکی تھی۔ وہ خاموشی سے اندر آیا اور سب کو بڑے رسمی انداز میں سلام کر کے ایک طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔ کیا کسی سے مار کھا کر آئے ہو"...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مار کھا کر نہیں آیا ہوں۔ آئندہ کی مار کے خوف کا سایہ مجھ پر پڑ رہا ہے"...... عمران نے بڑے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"اب یہ کوئی نئی کہانی سنائے گا۔ اسے تو ہالی وڈ چلا جانا چاہئے

خواہ مخواہ یہاں دھکے کھاتا پھر رہا ہے"...... جولیا کے بولنے سے پہلے تنویر بول پڑا۔

"تمہارے منہ میں گھی شکر تنویر۔ تم نے واقعی بہترین مشورہ دیا ہے۔ میں خواہ مخواہ یہاں دھکے کھاتا پھر رہا ہوں۔ چھوٹی چھوٹی رقموں کے چیک کے لئے اپنی جان خطرے میں ڈالتا رہا ہوں لیکن ان رقوم سے آج تک آغا سلیمان پاشا کا ادھار بھی نہیں اتر سکا۔ باقی پہاڑ جیسی زندگی کیسے گزرے گی۔ آخر میں نے شادی کرنی ہے، بیگم کو ہنی مون پر لے جانا ہے اور پھر چیاؤں میاؤں ہوں گے ان کی پرورش کے اخراجات، ان کی تعلیم کے اخراجات، ان کی شادیوں کے اخراجات اور پھر ان کے چیاؤں میاؤں کے اخراجات۔ یہ سب کیسے پورے ہوں گے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"بس یہی بکواس کرنی آتی ہے۔ سیدھی طرح بتاؤ کیا ہوا ہے تمہیں"...... جولیا نے قدرے شرم آلود لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ کو کیوں ان باتوں کی فکر ہے سر عبدالرحمن بہت بڑے جاگیردار ہیں اور آپ ان کے اکلوتے صاحبزادے ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل رونا ہے۔ ڈیڈی کے نقطہ نظر سے میں ناخلف ہوں اور وہ کسی ناخلف کے ہاتھوں میں اپنی جاگیر نہیں دینا چاہتے اس لئے ان کا ارادہ ہے کہ وہ تمام جائیداد کسی فلاحی ٹرسٹ کے نام وقف کر جائیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر تو واقعی مسئلہ بن جائے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اماں بی تمہارے ڈیڈی کو اس کام سے نہیں روک سکتیں"...... جولیا نے کہا۔

"ستم تو یہی ہے کہ اماں بی بھی اس معاملے میں ڈیڈی کی ہمنوا ہیں۔ ان کا بھی یہی خیال ہے کہ جائیداد اور جاگیر سب کچھ نیکی کے کام آنا چاہئے۔ انہیں بھی اپنی عاقبت کی فکر ہے۔ میری کسی کو فکر نہیں ہے"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بہن ثریا کا کیا خیال ہے"...... صفدر نے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی باتوں سے لطف لے رہا ہے۔

"ارے وہی تو اس تجویز کی اصل محرک ہے۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں۔ ادھر سوپر فیاض کو جب سے پتہ چلا ہے کہ ڈیڈی کی جاگیر مجھے نہیں مل سکتی اس نے فلیٹ خالی کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے بلکہ آغا سلیمان پاشا کو بھی شاید یہی ڈھارس تھی کہ جب جاگیر مجھے ملے گی تو اس کا ادھار بھی اتر جائے گا اس لئے وہ بھی خاموش تھا لیکن اب اس نے بھی کہہ دیا ہے کہ پہلے سابقہ ادھار اترے گا تو آئندہ بات ہو گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ چیف ان حالات میں ضرور

آپ کا خیال رکھیں گے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آہ۔ ایک تیر میرے سینے پر مارا کہ ہائے ہائے۔ یہی تو جانکاہ حادثہ ہے۔ اونٹ کی پشت پر آخری تنکے کے مترادف کہ چیف صاحب نے بھی طوطے کی طرح آنکھیں پھیر لی ہیں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے مس جولیا میری زندگی کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ میرے خوابوں کا شیش محل چکنا چور ہو چکا ہے۔ آہ وہ خواب جو اب کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکیں گے۔ آہ میرا مستقبل جو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اتھاہ تاریکیوں میں ڈوب گیا۔ ایسی تاریکیاں جن میں روشنی کا ایک نقطہ تک موجود نہیں ہے۔ وہ کیا کہا ہے ایک شاعر نے کہ کوئی امید بر نہیں آتی، کوئی صورت نظر نہیں آتی"۔ عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی لیکن اس کا لہجہ واقعی بتا رہا تھا کہ وہ مذاق نہیں کر رہا بلکہ دلی طور پر بے حد دکھی ہے۔

"ہوا کیا ہے۔ کچھ تو بتاؤ"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہونا کیا ہے۔ میں نے اپنا سمجھ کر چیف کو ساری بات بتائی اور ان سے مدد کی درخواست کی لیکن انہوں نے کہا کہ سوری بلکہ اب تم سیکرٹ سروس کے کسی مشن پر بھی نہیں جاؤ گے"...... عمران نے

روتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہو جائے تو یقین کرو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس زندہ ہو جائے گی"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا اب سیکرٹ سروس مردہ ہے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ ہم عمران کے دم چھلے بنے اس کے پیچھے پیچھے بھاگتے رہیں اور آخر میں مشن کی کامیابی پر تالیاں بجا کر واپس آ جائیں اور کیا ہوتا ہے۔ کیا کرتی ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اتنے چھلے پھر تو بیچاری دم ہی غائب ہو جاتی ہو گی جبکہ وہ نہ صرف موجود ہے بلکہ بول بھی رہی ہے"...... عمران نے کہا تو میٹنگ ہال بے ساختہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔ ظاہر ہے عمران کا مطلب سب سمجھ گئے تھے کہ اس نے تنویر پر دم ہونے کی پھبتی کسی تھی۔

"عمران صاحب آپ کی یہاں موجودگی بتا رہی ہے کہ چیف آپ کو اہمیت دیتا ہے"...... صفدر نے فوراً ہی موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے عمران کے فقرے پر تنویر کا بگڑتا ہوا چہرہ دیکھ لیا تھا۔

"اس نے مجھے یہاں اس لئے بلایا ہے تاکہ میری حسرتوں کا تماشا دیکھ سکے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے

درمیان مزید بات چیت ہوتی دیوار میں نصب ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور
وہ سب ٹرانسمیٹر کی طرف متوجہ ہو گئے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا نے
ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔
"ہیلو ممبرز۔ آپ سب کو یہاں اکٹھے کرنے کا مقصد آپ کو ایک
انتہائی اہم اور کٹھن مشن پر بھیجنا ہے۔ یہ مشن ایکریمیا کے خلاف
ہے میں چاہتا ہوں کہ اس مشن کے سلسلے میں آپ لوگوں کو بریف
کر دوں۔ شوگران اور باچان کے درمیان چھوٹے بڑے جزیرے ہیں
جنہیں جزائر نواجی کہا جاتا ہے۔ ان جزیروں پر ایکریمیا کا قبضہ ہے۔
سب سے بڑا جزیرہ نواجی ہے جو پوری طرح آباد ہے اور جسے فری جزیرہ
کہا جاتا ہے کیونکہ وہاں آنے جانے کے لئے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ
نہیں ہے دنیا کا ہر فرد وہاں جا سکتا ہے رہ سکتا ہے۔ اس جزیرے پر
البتہ حکومت ایکریمیا کی ہے جب کہ چھوٹے جزیروں پر کسی کو نہیں
جانے دیا جاتا کیونکہ ان جزیروں پر ایکریمی فوج نے اڈے بنائے
ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک چھوٹا جزیرہ ماکو ہے اس جزیرے پر
ایکریمیا کی انتہائی جدید اور انتہائی طاقتور میزائلوں کی سب سے اہم
اور سب سے خفیہ پرزے کی لیبارٹری ہے۔ اس پرزے کو کوڈ میں
آٹو گراف میٹر کہا جاتا ہے۔ پاکیشیا بھی ان دنوں ایک انتہائی جدید
اور طاقتور رینج کا میزائل تیار کرنے میں مصروف ہے لیکن یہ میزائل
بھی آٹو گراف میٹر کے بغیر تیار نہیں ہو سکتا پاکیشیائی سائنس دان
باوجود کوشش کے مطلوبہ معیار کا آٹو گراف میٹر تیار کرنے میں

ناکام رہے ہیں۔ ایسے میزائل حکومت شوگران بھی تیار کر رہی ہے۔
حکومت پاکیشیا نے حکومت شوگران سے آٹو گراف میٹر کی تیاری
میں مدد دینے کی درخواست کی جو قبول کر لی گئی لیکن بعد میں معلوم
ہوا کہ شوگرانی میزائل ساخت اور تکنیک میں پاکیشیائی میزائل سے
قطعی مختلف ہے کیونکہ شوگران نے اپنی مخصوص ضروریات کے لئے
میزائل تیار کئے ہیں جبکہ پاکیشیا نے اپنی مخصوص ضروریات کے لئے
البتہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ایکریمیا کا آٹو گراف میٹر ہمارے لئے
درست ہے لیکن ایکریمیا نے میٹر ہمیں دینے سے انکار کر دیا ہے جس
پر پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس نے اس میٹر کو حاصل کرنے کی
کوششیں شروع کیں لیکن وہ مکمل طور پر ناکام رہے تو یہ مشن اب
میں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور اب ہم نے اس ماکو جزیرے سے
یہ میٹر حاصل کرنا ہے۔ ایک میٹر ہمارے لئے بہت رہے گا چنانچہ
ہمارا یہ مشن ماکو جزیرے سے میٹر حاصل کرنا ہے اب اس مشن کا
ایک اور پہلو بھی ہے۔ اس ماکو جزیرے پر ایکریمیا نے ایسی جدید
مشینری نصب کی ہے جس کی مدد سے انہوں نے شوگران کے تمام
فوجی اڈے اور ان کی نقل و حرکت مانیٹر کرنا شروع کر دی ہے جبکہ
اس مشینری کے مقابلے میں شوگران کے چیکنگ سنٹر بیکار ہو گئے
ہیں۔ شوگران کی ایجنسیوں نے اس مشینری کو تباہ کرنے کی
کوشش کی ہے لیکن ان کی یہ کوشش ناکام رہی ہے اس لئے
حکومت شوگران نے حکومت پاکیشیا سے درخواست کی کہ وہ میٹر

کے حصول کے ساتھ ساتھ اس مشینری کی تباہی بھی اپنے مشن میں شامل کر لیں اس کے بدلے میں پاکیشیا کو شوگران سے بے پناہ مفادات حاصل ہو جائیں گے اس لئے ہم نے اسے بھی اس مشن میں شامل کر لیا ہے۔ دوسری طرف ایکریمیا نے ماکو جزیرے کے گرد مصنوعی سائنسی دھند پھیلانے کے علاوہ سمندر کی تہہ سے لے کر آسمان کی بلندیوں حتیٰ کہ خلا تک ایسی ریز پھیلا دی ہیں کہ کسی صورت بھی کوئی آدمی، کوئی مشین اس جزیرے میں بغیر ایکریمیا کی اجازت کے داخل نہیں ہو سکتی۔ اس کے علاوہ میں نے ایکریمیا میں اپنے خاص ایجنٹ کو اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کا مشن سونپا تو انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ ایکریمیا کی سب سے طاقتور ریڈ زیرو ۶ ایجنسی جس کی ذمہ داری ایکریمیا کی تمام دفاعی تنصیبات اور لیبارٹریوں کی حفاظت ہے کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ شوگران حکومت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کی ہیں چنانچہ ریڈ زیرو ۶ ایجنسی مزید الرٹ ہو گئی ہے ریڈ زیرو ۶ ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ مادام ہاپ جزیرہ نواحی میں پہنچ گئی ہے اور اسے ٹارگٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا دیا گیا ہے اس سے زیادہ وہ اس معاملے میں کوئی معلومات حاصل نہیں کر سکے۔ چنانچہ اب اس مشن میں تمہارا مقابلہ ریڈ زیرو ۶ ایجنسی سے ہو گا اور تم نے اس کے ساتھ ساتھ ماکو جزیرے میں داخل ہو کر وہاں سے آٹو گراف میٹر بھی حاصل کرنا ہے اور وہاں موجود مشینری جسے سکارف کہا جاتا ہے کو تباہ بھی کرنا

ہے۔ اوور"...... چیف نے مشن کی پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر ہم اس مشن کے لئے ہر طرح سے تیار ہیں چیف۔ اوور"...... جولیا نے بڑے با اعتماد اور مطمئن لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو ایسے ہی اعتماد کا حامل ہونا چاہئے۔ میں نے تمہیں مشن کے بارے میں اس لئے تفصیل بتا دی ہے کہ تم سب عموماً یہ شکایت کرتے ہو کہ عمران تمہیں مشن کے بارے میں بریف نہیں کرتا البتہ اب مزید تفصیلات تم نے عمران کے ساتھ طے کرنی ہیں۔ اوور"...... چیف نے کہا تو جولیا نے بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھا جب کہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"مگر چیف عمران تو اب تک ہمیں یہی کہہ رہا تھا کہ آپ اسے اب مزید کسی مشن پر نہیں بھیجیں گے۔ اوور"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کی عادت ہے ایسی باتیں کرنے کی اس طرح وہ اپنی اہمیت جتانے کی کوشش کرتا ہے۔ ویسے اگر وہ نہیں جانا چاہتا تو مجھے بتا دے میں اس کی بجائے تمہاری سرکردگی میں ٹیم بھجوا دوں گا۔ تم میں سے کوئی بھی عمران سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ اوور"۔ چیف نے کہا۔

"جناب آپ وعدہ کریں کہ میرا معاوضہ بڑھا دیں گے جناب اب بڑی مہنگائی ہو گئی ہے جناب۔ اوور"...... عمران نے روتے ہوئے

لہجے میں کہا۔

" جو کچھ تم کرتے ہو اس کے مطابق تمہیں معاوضہ مل جاتا ہے اور میرے نقطہ نظر سے یہ مناسب ہے۔ اوور"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے سر پھر میں اسی پرانی تنخواہ پر کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اوور"...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

" اوکے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر مکمل طور پر آف ہو گیا۔

" تو تم نے ہم پر رعب جمانے کے لئے یہ باتیں کی تھیں"۔ جولیا نے کہا۔

" تم پر نہیں۔ تمہارے اس پردہ نشین چیف پر لیکن مجال ہے کہ یہ رعب میں آجائے اس لئے مجبوراً پرانی تنخواہ پر ہی کام کرنا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب اس بار پوری ٹیم اس مشن پر کام کرے گی۔ میرے خیال میں بڑے طویل عرصے بعد ایسا موقعہ آرہا ہے"۔ صدیقی نے کہا۔

" ہاں اصل میں چیف نے فیصلہ کر لیا ہے کہ پوری ٹیم ہی بدل دی جائے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر

پوچھا۔

" ظاہر ہے اس مشن سے زندہ واپسی ناممکن نظر آرہی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

" شٹ اپ مشن کے آغاز میں منحوس باتیں منہ سے مت نکالا کرو۔ اب بولو ہم نے کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

" عمران صاحب اس مادام ہاپ کا کیا حدود اربعہ ہے جسے خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لایا گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" مادام ہاپ کارمن نژاد ہے۔ بڑے طویل عرصے تک کارمن سیکرٹ سروس میں کام کرتی رہی پھر ایکریمیا شفٹ ہو گئی اور ایکریمیا کی مختلف ایجنسیوں میں کام کرتی رہی حتیٰ کہ ترقی کر کے بلیک ایجنسی میں پہنچ گئی۔ وہاں سے ریڈ زیرو ایجنسی میں شامل کر لی گئی اور اس وقت ریڈ زیرو ایجنسی کی سب سے ٹاپ ایجنٹ سمجھی جاتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" لیکن اس سے پہلے تو ہمارا اس سے کبھی واسطہ نہیں پڑا۔ اس کے باوجود آپ اس کے بارے میں اتنا بہت کچھ جانتے ہیں"۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" مجھے جب چیف نے اس کے بارے میں بتایا تو میں نے ایکریمیا میں ایک معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے خصوصی طور پر اس کے بارے میں معلومات حاصل کیں کیونکہ میرے لئے بھی یہ

نام نیا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

" اس کی ذاتی خصوصیات کیا ہیں"...... صفدر نے پوچھا۔

" ظاہر ہے ٹاپ ایجنٹ میں جو خصوصیات ہو سکتی ہیں وہی اس میں ہوں گی ویسے تم اسے تنویر ثانی سمجھ سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" جس طرح تم ڈائریکٹ ایکشن کے قائل ہو اسی طرح سنا ہے کہ وہ بھی ڈائریکٹ ایکشن کی قائل ہے اور جس طرح تم عقل مند ہو اس طرح وہ بھی عقلمند ہے"...... عمران نے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" کیا مطلب اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے"...... تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں اپنے ساتھیوں کو طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" تمہارا عقلمندی کا اس سے مقابلہ کر کے ہنس رہے تھے"۔ صفدر نے بات بناتے ہوئے کہا تو عمران بھی اس کی اس خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" چلو چھوڑو جو بھی ہے اور جیسی بھی ہے سامنے آجائے گی۔ اب تمہارا پروگرام کیا ہے"...... جولیا نے موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

" ہاپ اپنے گروپ کے ساتھ نواجی جزیرے پر پہنچ چکی ہے ان لوگوں کے خیال کے مطابق ماکو جزیرہ ناقابل تسخیر ہے اس لئے

انہیں صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا ٹارگٹ دیا گیا ہے اور یہ بات بھی سن لو کہ اس ہاپ اور اس کے گروپ کو بھی ماکو جزیرے پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے اپنے طور پر ماکو جزیرے کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق ہمیں ہر صورت میں پہلے نواجی جزیرے پر جانا ہو گا وہاں سے قریب ایک اور چھوٹا جزیرہ ہے جسے کواجا کہا جاتا ہے۔ اس جزیرے سے ماکو کو سمندر کے نیچے سے ایک خصوصی راستہ جاتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہم دو گروپ بنا لیں۔ ایک گروپ تو نواجی میں اس ہاپ کو الجھائے جب کہ دوسرا گروپ اس دوران ماکو جزیرے پر پہنچنے کی کوشش کرے اس طرح وہ یہی سمجھیں گے کہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو الجھا لیا ہے جب کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس دوران اپنا مشن مکمل بھی کر چکی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب مسئلہ یہ ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ آپ کو پہچانتے ہیں اس لئے جزیرہ نواجی پر بھی آپ کا سامنے رہنا ضروری ہے اور یہ بہرحال سائنسی مشن ہے اس لئے جزیرہ ماکو پر بھی آپ کا جانا ضروری ہے پھر یہ پلان کیسے مکمل ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" میرے ذہن میں پہلے بھی یہ بات موجود تھی اس لئے میں نے سائنس دانوں سے آٹو گراف میٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ نعمانی کمپیوٹر سائنس میں

خاصا ایڈوانس علم رکھتا ہے اس طرح خاور کو بھی سائنس سے خاصی دلچسپی ہے کیونکہ وہ الیکٹرانک گیم مشینری کا ماہر ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ کیپٹن شکیل، نعمانی، خاور، چوہان اور صدیقی پر مشتمل ٹیم جس کا چیف ان میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے کو ماکو جزیرے کا مشن دیا جائے جب کہ باقی لوگ نواجی جزیرے پر اس مادام ہاپ کے خلاف مشن مکمل کریں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب ہم اس مشن کے لئے تیار ہیں لیڈر البتہ آپ منتخب کر دیں"......چوہان نے کہا۔

"کیپٹن شکیل لیڈر ہو گا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیا ہم یہاں سے ہی علیحدہ جائیں گے یا نواجی پہنچ کر علیحدہ ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں یہاں سے ہی علیحدہ جائیں گے۔ ویسے تم اپنے ساتھ ایکس دن زیرو ٹرانسمیٹر لے جانا۔ کسی اشد ترین ضرورت کے سلسلے میں تم مجھے اس پر ذاتی کوڈ میں کال کر سکتے ہو"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

نواجی خاصا بڑا جزیرہ تھا چونکہ اسے ایکریمیا کی طرف سے فری جزیرہ قرار دیا گیا تھا یعنی یہاں آنے کے لئے کسی ویزے یا پاسپورٹ کی ضرورت نہیں تھی اور پھر جزیرہ نواجی اپنی بہترین آب و ہوا اور انتہائی خوبصورت اور دلکش ماحول کی وجہ سے کسی طرح بھی جزیرہ ہوائی سے کم نہ تھا اس لئے اس جزیرے پر تقریباً پوری دنیا کے سیاحوں کی ہر وقت آمد و رفت جاری رہتی تھی سیاحت کی وجہ سے بھی اس جزیرے پر دولت کی ریل پیل تھی اور یہاں بے شمار شاندار ہوٹل، نائٹ کلب، گیم کلب اور عیاشی کا تقریباً ہر سامان مہیا کیا جاتا تھا۔ شہر کو انتہائی ماڈرن اور خوبصورت انداز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ شمالی حصے میں موجود گھنے جنگلات کو سیاحوں کی تفریح کے لئے ویسے ہی اصل حالت میں رہنے دیا گیا تھا البتہ وہاں ہر قسم کی سہولیات مہیا کر

دی گئی تھیں۔ دوسرے لفظوں میں جزیرہ نواجی پر صرف دولت ہونا شرط تھی ورنہ یہاں زندگی کی ہر سہولت مہیا تھی۔ جزیرہ نواجی کی انتظامیہ کا ہیڈ ایکریمین تھا جب کہ پولیس اور فوج مقامی لوگوں پر مشتمل تھی پولیس اور فوج کے سربراہ بھی ایکریمین تھے یہاں سیاحوں کی وجہ سے وہ پابندیاں تو نہ تھیں جو عام ملکوں میں ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود نظم ونسق برقرار رکھنے کے لئے جو پابندیاں تھیں ان پر انتہائی سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ جزیرہ نواجی کی ایک نو تعمیر شدہ کالونی کی ایک خوبصورت اور جدید تعمیر شدہ رہائش گاہ کے ایک کمرے میں ایک ایکریمین لڑکی کرسی پر بیٹھی بڑے مطمئن انداز میں ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھی کہ سامنے پڑی ہوئی سنٹرل ٹیبل پر موجود فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی۔ لڑکی نے چونک کر رسالے سے نظریں ہٹائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ہاپ بول رہی ہوں"...... اس لڑکی نے بڑے نرم سے لہجے میں کہا۔

"ڈامیر بول رہا ہوں مادام۔ پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ عمران دو عورتوں اور دو مردوں پر مشتمل گروپ کے ساتھ باچان پہنچ رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا یہ لوگ اپنی اصل شکلوں میں ہیں"...... ہاپ نے پوچھا۔

"عمران تو اصل شکل میں ہے باقی کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ یہ اطلاع ملی ہے کہ دو لڑکیوں میں سے ایک سوئس ہے

جبکہ دوسری پاکیشیائی ہے اور دونوں مرد بھی پاکیشیائی ہیں"۔ ڈامیر نے جواب دیا۔

"لیکن یہ لوگ اصل شکل میں کیوں آرہے ہیں۔ انہیں تو میک اپ میں آنا چاہئے تھا"...... ہاپ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام کہ ان کا خیال ہو کہ انہیں یہاں کون پہچانتا ہے"...... ڈامیر نے جواب دیا۔

"نہیں۔ میں نے جو کچھ عمران کے متعلق معلوم کیا ہے اس کے بعد یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ یہاں آنے سے پہلے سب حالات سے باخبر نہ ہو گیا ہو۔ اس کی عادت ہے کہ وہ مختلف ذرائع سے مکمل معلومات حاصل کرنے کے بعد کسی مشن پر روانہ ہوتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اسے بھی یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہاں ہم اس کے مقابلے کے لئے موجود ہیں"...... ہاپ نے جواب دیا۔

"آپ کی بات درست ہے مادام پھر تو یہی سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ دانستہ اپنی اصل شکل میں آرہا ہے"...... ڈامیر نے کہا۔

"ہاں اور اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ اس نے کہیں ہمیں الجھانے کے لئے گیم نہ کھیلی ہو کہ وہ اپنے چند ساتھیوں سمیت یہاں اپنی اصل شکل میں پہنچ جائے تاکہ ہم اس کے ساتھ الجھے رہیں اور اس کے باقی ساتھی خاموشی سے مشن مکمل کرنے کے لئے کام کرتے رہیں"...... ہاپ نے کہا۔

"مادام یہ بات تو طے ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لیڈ

بہر حال عمران ہی کرتا ہے اور سائنس میں یہ شخص بلا کا ذہن رکھتا ہے اس لئے لامحالہ مشن کی تکمیل اس کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ عین آخری لمحات میں اپنے خفیہ ساتھیوں کے ساتھ جا ملے" ...... ڈامیر نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ ہمیں ان کی اس وقت تک صرف نگرانی کرنی ہو گی جب تک اصل صورت حال سامنے نہ آ جائے۔ اس کے اگر دیگر ساتھی علیحدہ آ رہے ہوں گے تو وہ بھی لامحالہ اس سے رابطہ کریں گے" ...... ہاپ نے کہا۔

"مادام اگر دوسرا گروپ ہو گا تو وہ یہاں نواح میں زیادہ دیر نہیں رکے گا وہ لامحالہ یہاں سے کواجا جانے کی کوشش کریں گے کیونکہ کواجا پہنچے بغیر وہ کسی بھی صورت ماکو میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے ہمیں اس طرف سے بھی خیال رکھنا چاہئے" ...... ڈامیر نے کہا۔

"کواجا کی تم فکر مت کرو۔ میں نے وہاں مائیک کو پہنچا دیا ہے۔ وہ ویسے بھی بند جزیرہ ہے وہاں سوائے ایکریمین فوجیوں کے اور کوئی نہیں جا سکتا اور ہاں جتنے بھی فوجی ہیں ان سب کا وہاں کمپیوٹر میں مکمل ریکارڈ فیڈ شدہ ہے اس لئے وہاں کوئی اجنبی کسی بھی صورت پہنچے گا تو فوراً مارک ہو جائے گا اور مارک ہوتے ہی مائیک اس سے آسانی سے نمٹ لے گا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے بھی اطلاع مل جائے گی" ...... ہاپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جو آپ کا حکم ہو" ...... ڈامیر نے کہا۔

"حکم یہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یہاں بالکل نہ چھیڑا جائے۔ وہ یہاں جو چاہے کرتے رہیں۔ تم لوگوں نے صرف ان کی نگرانی کرنی ہے اور بس۔ اور نگرانی بھی ریڈ آئی کی مدد سے ورنہ انہیں معلوم ہو جائے گا اور پھر ان کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ یہ نگرانی کرنے والے آدمی کو پکڑ کر اس سے سب کچھ معلوم کر لیتے ہیں"۔ ہاپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام" ...... ڈامیر نے جواب دیا اور ہاپ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر رسالے پر نظریں جما دیں۔ اس کے چہرے پر ویسے ہی گہرا اطمینان موجود تھا۔

جزیرہ نواجی کے ایک خوبصورت باغ میں کیپٹن شکیل اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے۔ باغ میں اور بھی بے شمار ایکریمین اور دوسرے ملکوں کے سیاح موجود تھے۔ یہ سب باغ کے ایک کونے میں موجود کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان سب کے سامنے شراب کے جام پڑے ہوئے تھے اور وہ سب باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ ان جاموں میں سے گھونٹ لے لیتے تھے۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ماحول کے ساتھ ساتھ شراب سے بھی پوری طرح لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ چونکہ کیپٹن شکیل کو معلوم تھا کہ ایکریمن میک اپ میں ہونے کی وجہ سے اگر انہوں نے جزیرہ نواجی میں شراب سے اجتناب برتا تو وہ فوری مشکوک سمجھ لئے جائیں گے اس لئے وہ اپنے ساتھ اس دوا کی خاصی مقدار لے آئے تھے جس کی ایک گولی شراب کے جام میں ڈالنے سے اس میں سے

نشہ کا عنصر غائب ہو جاتا تھا اور وہ بس ایک تلخ سا مشروب رہ جاتا تھا۔ یہ اس تلخی کی وجہ تھی کہ وہ کافی دیر بعد اس کا گھونٹ لیتے تھے۔

"کواجا تو بند جزیرہ ہے پھر وہاں کیسے داخل ہوا جائے گا"۔ اچانک صدیقی نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے"...... کیپٹن شکیل نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے ایک ویٹر سے ویسے ہی سرسری طور پر جزیرہ نواجی کے اردگرد موجود چھوٹے جزیروں کے بارے میں پوچھا تھا تو اس نے بتایا کہ سوائے اس نواجی جزیرے کے باقی تمام چھوٹے جزیرے بند جزیرے کہلاتے ہیں۔ وہاں ایکریمین فوج رہتی ہے اور وہاں کسی بھی اجنبی کا داخلہ ناممکن ہے"...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئندہ تم کسی ویٹر سے کسی صورت اس معاملے پر بات نہیں کرو گے۔ ریڈ زیرو ایجنسی نے لامحالہ یہاں اپنا جال پھیلا رکھا ہو گا اور یہ ویٹر ٹائپ کی مخلوق اس جال کی سب سے اہم کڑی ہوتی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"لیکن وہ تو ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے ہوں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ضروری نہیں کہ وہ صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی مکمل سیکرٹ سروس سمجھیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اس بات

کو سمجھ جائیں کہ سیکرٹ سروس دو گروپوں کی صورت میں آ سکتی
ہے "۔ اس بار خاور نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
" ٹھیک ہے آئندہ محتاط رہوں گا لیکن کیا تم نے اس سلسلے میں
معلومات حاصل کی تھیں "...... صدیقی نے کہا۔
" ہاں۔ پاکیشیا سے روانگی سے پہلے میری عمران صاحب سے
تفصیلی ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے نہ صرف سائنسی فائلیں
پڑھنے کے لئے دی تھیں بلکہ مجھے ان کے بارے میں تفصیل سے بتا
بھی دیا تھا۔ اس کے علاوہ عمران صاحب نے بتایا تھا کہ صرف جزیرہ
نواچی اوپن جزیرہ ہے باقی جزیرے بند جزیرے ہیں اور خاص طور پر
کواجا پر تو ظاہر ہے انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے کیونکہ اس
سے راستہ ماکو کو جاتا ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
" تو پھر لائن آف ایکشن کیا ہو گی "...... صدیقی نے کہا۔
" ہمیں براہ راست ماکو میں داخل ہونا ہو گا "...... کیپٹن شکیل
نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
" کیا ایسا ممکن ہے "...... خاور نے کہا۔
" بظاہر تو ممکن نہیں ہے لیکن ناممکن کو بہرحال ممکن بنایا
جا سکتا ہے "...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
" تو پھر تمہارے ذہن میں کوئی خاص پلان موجود ہو گا "۔ صدیقی
نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" ہاں میں نے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی پلان بنا لیا تھا اور یہاں ہم

لوگ موجود ہی اسی پلان پر ڈسکس کرنے کے لئے ہیں "...... کیپٹن
شکیل نے جواب دیا۔
" کیا ہے پلان "...... سب نے چونک کر کہا۔
" نقشے کے مطابق جزیرہ ماکو شوگران اور باچان کے درمیان واقع
ہے لیکن ایک اور ملک بھی اس سے کافی قریب پڑتا ہے اور وہ ملک
ہے لاقین۔ لاقین میں بھی ایکریمین اڈے اور فوجیں موجود ہیں۔
سپلائی لائن بھی لاقین سے ہی ماکو اور کواجا کے درمیان قائم ہے
لیکن ظاہر ہے اس سپلائی لائن کی بے پناہ حفاظت کی جاتی ہو گی۔
یہاں اس جزیرے پر لاقین کے سمگلر کافی بڑی تعداد میں کام کرتے
ہیں۔ عمران صاحب کی مدد سے میں نے اس سمگلر گروپ سے رابطہ
کیا ہے۔ یہ رابطہ ایکریمیا کی ایک پارٹی کے ذریعے ہوا ہے۔ اس
گروپ کا نام بلیک ایگل ہے اور یہ اس سارے علاقے میں کافی موثر
گروپ ہے۔ اس گروپ کا اصل سنڈیکیٹ تو لاقین میں ہے لیکن اس
کا اڈہ یہاں موجود ہے جس کا انچارج میرٹ ہے۔ میرٹ یہاں طویل
عرصے سے رہ رہا ہے۔ اسے یہاں کے جزیروں کے بارے میں تفصیلی
معلومات حاصل ہیں۔ ہم نے اس سے ملنا ہے اور پھر آگے کا کوئی لائحہ
عمل سوچنا ہے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
" کہاں ملے گا وہ میرٹ "...... خاور نے پوچھا۔
" وہ روزانہ اس وقت اسی باغ میں آ جاتا ہے۔ یہ ان کا خاص اڈہ
ہے اور میرٹ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک ٹانگ سے

لنگڑا ہے اس لئے وہ بیساکھی کے سہارے چلتا ہے۔یہی اس کی خاص نشانی ہے اور مجھے دراصل اس کا ہی انتظار ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ یہاں کیا کرنے آتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"وہی کام جو ہم یہاں کر رہے ہیں۔وہ بھی یہاں اپنے گروپ کے آدمیوں سے رپورٹیں لیتا ہے اور احکامات دیتا ہے۔یہ انتہائی محفوظ جگہ ہے"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ باغ کے گیٹ سے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر چونک پڑے۔اس کے جسم پر انتہائی قیمتی سوٹ تھا لیکن اس کی ایک بغل میں بیساکھی دبی ہوئی تھی اور وہ اس بیساکھی کی مدد سے چلتا ہوا آ رہا تھا اور پھر وہ ان سے کچھ فاصلے پر ایک خالی میز کے گرد کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں اس سے بات کرتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں مسٹر میرٹ"...... کیپٹن شکیل نے ایکریمی لہجے میں کہا تو میرٹ نے چونک کر اسے غور سے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"آپ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر یہاں بیٹھنا چاہتے ہیں کیا کوئی خاص بات ہے"...... میرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ہم دراصل آپ کا ہی انتظار کر رہے تھے اور یہاں آپ

کا کوئی نہ کوئی ساتھی آ جائے گا اس لئے پہلے آپ سے چند باتیں کرنا چاہتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اپنا تعارف نہیں کرایا اور یہ بھی نہیں بتایا کہ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں جبکہ میں آپ کو پہلی بار دیکھ رہا ہوں"...... میرٹ نے اس بار قدرے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا نام رافیل ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا کارڈ نکالا جو کسی امپورٹ ایکسپورٹ کمپنی کا عام سا بزنس کارڈ تھا۔ایکریمین کمپنی تھی۔کیپٹن شکیل نے کارڈ میرٹ کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ کیا ہے"...... میرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کارڈ کو ایکریمیا میں گرین کارڈ بھی کہا جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... میرٹ نے چونک کر کہا اور کارڈ اٹھا کر اس نے اسے غور سے دیکھا اور پھر ایک کونے کے گرد پڑے ہوئے دائرے کو دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔دائرے کے ایک کونے کو انگریزی حرف ڈبلیو سے کاٹ دیا گیا تھا۔

"ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں یہ واقعی گرین کارڈ ہے لیکن"...... میرٹ نے کہا۔

"ہم آپ سے تفصیلی بات چیت کرنا چاہتے ہیں کسی محفوظ ترین جگہ پر"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ دو گھنٹے بعد گرین فال نامی کلب میں پہنچ جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ صرف میرا نام لیں گے آپ کو ایک تہہ خانے میں پہنچا دیا جائے گا۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ وہ کلب میرا ذاتی ہے لیکن میں اسے اپنے گروپ کے لئے استعمال نہیں کرتا"...... میرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے شکریہ"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اٹھ کر واپس اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا"...... صدیقی نے بے چین سے لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل نے اس سے ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی۔

"میرا خیال ہے کیپٹن شکیل تم اکیلے اس سے جا کر ملو۔ ہم باہر ہی رہیں گے۔ پورے گروپ کا جا کر ملنا مشکوک بھی ہو سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے البتہ میرے ساتھ خاور رہے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کو اپنے ساتھیوں سمیت جزیرہ نواجی آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا۔ انہوں نے جزیرہ نواجی کے ایک شاندار ہوٹل میں کمرے بک کرائے ہوئے تھے۔ اس وقت بھی وہ سب ایک کمرے میں موجود تھے۔ وہ سب اصل شکلوں میں تھے لیکن ان میں عمران شامل نہیں تھا۔ وہ صبح سے کہیں گیا ہوا تھا اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔

"اس آدمی کے ساتھ کام کرنے میں یہی عذاب ہے کہ آدمی بے بس ہو کر رہ جاتا ہے"...... تنویر نے عصیلے لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آرہی کہ ہم اپنی اصل شکلوں میں یہاں آکر کیا کارنامہ سرانجام دے لیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہمارا مقصد ریڈ زیرو ایجنسی کو الجھانا ہے اس لئے ہمارا اصل شکلوں میں آنا ضروری تھا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا اس طرح ہمارے کمرے میں بند ہو کر بیٹھ جانے سے وہ الجھ جائے گی"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تنویر۔ عمران خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا عادی نہیں ہے۔ وہ لازماً کسی اہم کام میں مصروف ہو گا"...... صفدر نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ یا اہالیان ہوٹل جزیرہ نواجی"۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب آپ صبح سے غائب ہیں ہم سارے ساتھی یہ سوچ کر الجھ رہے تھے کہ کیا ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ یہاں ہوٹل کے کمروں میں بند ہو کر بیٹھے رہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کمال ہے۔ اس قدر خوبصورت جزیرہ ہے۔ میں تو سارا دن گھومتا پھرتا رہا اور حقیقت یہ ہے کہ مجھے تو وقت گزرنے کا احساس تک نہیں ہوا۔ میں نے جزیرہ ہوائی بھی دیکھا ہے لیکن وہ جزیرہ نواجی کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ تم لوگ کیوں بدذوقوں کی طرح کمروں میں بند ہو۔ گھومو پھرو، تفریح کرو، ہنسو کھیلو"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا اور تنویر کا چہرہ یکلخت بگڑ سا گیا جبکہ صالحہ اور صفدر دونوں مسکرا دیئے۔

"آپ یہی بات صبح کہہ کر جاتے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہہ کر جاتا۔ کیا مطلب۔ کیا میں نے تمہارے پیروں میں بیڑیاں ڈال رکھی ہیں۔ تم عاقل و بالغ ہو اپنا برا بھلا خود سمجھ سکتے ہو۔ مجھے کیا ضرورت تھی کہ تم جیسے سمجھدار لوگوں کو سمجھاتا"...... عمران نے کہا۔

"وہ اس ریڈ زیرو ایجنسی کا کیا ہو گا"...... جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"اس کے آدمی ہماری نگرانی کر رہے ہیں۔ کرتے رہیں ہم نے کون سے غلط یا خلاف قانون کام کرنے ہیں جو ہمیں فکر ہو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر یہ بات تھی تو یہاں آنے کا فائدہ"...... تنویر نے کہا۔

"فائدہ کیوں نہیں۔ سرکاری خرچ پر تفریح ہو گی۔ واہ اصل مزہ ہی سرکاری خرچ پر تفریح کرنے میں آتا ہے۔ اب بھلا اپنے خون پسینے کی کمائی سے بھی بھلا تفریح ہوتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب ان کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"چلو پھر اٹھو۔ ہم خواہ مخواہ بیٹھے یہاں بور ہوتے رہے۔ اب عمران کمرے میں رہے گا اور ہم تفریح کریں گے"...... تنویر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ تنویر۔ عمران جو کچھ کہتا ہے اس کا وہی مقصد نہیں

ہوتا۔ یہ لامحالہ صبح سے کسی خاص چکر میں ہوگا اور اب اسے بتانا ہوگا"...... جولیا نے کہا تو تنویر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چکر کیا ہونا ہے مس جولیا۔ اسی مادام ہاپ کا چکر تھا۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ اس کے متعلق معلومات حاصل کروں لیکن جس سے بھی ملتا وہ یہی بتاتا تھا کہ وہ بے حد بدصورت، تلخ مزاج اور سفاک طبیعت عورت ہے لیکن مجھے یقین نہ آتا تھا کہ اس قدر خوبصورت جزیرے میں ایسی عورت رہ ہی نہیں سکتی۔ بڑی مشکل سے خدا خدا کر کے ایک آدمی ملا جس سے معلوم ہوا کہ وہ تو خوبصورت اور نازک سی عورت ہے اور بڑے نرم اور دھیمے لہجے میں بات کرتی ہے۔ پھر جاکر دل کو تسلی ہوئی اور میں واپس آیا"۔ عمران نے کہا تو صفدر اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑے۔

"واپس اکیلے کیوں آئے ہو اسے بھی ساتھ لے آنا تھا"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری طرف سے اجازت ہے۔ گڈ شو ابھی میں اسے یہاں بلوالیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا سفید رنگ کا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے جب کہ باقی ساتھیوں کے چہروں پر تجسس کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران نے نمبر پریس کرنے کے بعد لاؤڈر کا بٹن بھی خود ہی آن کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی تو جولیا سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"محترمہ مادام ہاپ کی خدمت میں علی عمران سلام عرض کرتا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں میرا ڈائریکٹ نمبر آخرکار مل ہی گیا حالانکہ مجھے صبح سے اطلاعات مل رہی تھیں کہ تم میرا ڈائریکٹ نمبر تلاش کرتے پھر رہے ہو"...... دوسری طرف سے اسی طرح نرم لہجے میں کہا گیا۔

"اگر تمہیں اطلاعات مل رہی تھیں تو پھر تم نے خواہ مخواہ مجھے سارا دن بھٹکائے رکھا۔ خود ہی نوازش کر دیتی تھی۔ میں تو یہاں آیا ہی اس لئے تھا کہ تم جیسی ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ سے ملاقات کا شرف حاصل کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران یہ ٹھیک ہے کہ تم سے پہلے ملاقات نہیں ہو سکی لیکن میں تمہارے بارے میں بہت کچھ جانتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ یہاں کس مشن پر آئے ہو اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم نے دو گروپس بنائے ہیں جن میں سے ایک گروپ ماکو جزیرے پر کام کرے گا جبکہ تم اپنے ساتھیوں سمیت یہاں اس لئے موجود ہو تاکہ میں یہی سمجھتی رہوں کہ تم یہاں موجود ہو"...... مادام ہاپ نے اسی طرح نرم لہجے میں کہا۔

"ارے کمال ہے۔ حیرت ہے۔ میں نے زندگی میں پہلی بار

خوبصورتی اور عقلمندی کو ایک ہی پیکر میں اکٹھے دیکھا ہے۔ ویسے مادام ہاپ ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم اپنے گروپ سمیت ہمیں ساتھ لے جا کر ما کو جزیرے کی سیر کرا دو۔ میرا وعدہ ہے کہ ہم صرف سیر کر کے واپس چلے جائیں گے۔ دراصل ہمارے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے چیف کو رپورٹ دینی پڑتی ہے تب ہی ہمیں معاوضہ ملتا ہے۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ اس رپورٹ میں یہ لکھا جا سکتا ہے کہ ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ مادام ہاپ اس قدر عقلمند ہے کہ اس کے سامنے کسی دوسرے کی عقلمندی کا چراغ جل ہی نہیں سکتا اور جب چراغ نہیں جل سکتا تو پھر ظاہر ہے روشنی نہیں ہو سکتی اور روشنی کے بغیر کوئی پروانہ نہیں آ سکتا اور پروانہ نہ آئے گا تو باب عشق ظاہر ہے ادھورا رہ جائے گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"مجھے تمہارے دوسرے گروپ کی تلاش ہے جس وقت مجھے اس کے بارے میں اطلاع ملی اس کے بعد تم سے تفصیلی ملاقات ہو جائے گی فی الحال تم اطمینان سے جزیرے کی سیر کر سکتے ہو۔ گڈ بائی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"دیکھا تم نے۔ اب تو اجازت مل گئی ہے۔ اب تم اطمینان سے تفریح کر سکتے ہو"...... عمران نے رسیور رکھ کر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسے کس نے کہا ہے کہ ہمارا کوئی دوسرا گروپ بھی یہاں کام کر رہا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم جب اصل شکلوں میں یہاں آئیں گے اور یہاں آنے کے بعد اطمینان سے بیٹھ جائیں گے تو پھر لامحالہ وہ یہی سمجھیں گے کہ کوئی دوسرا گروپ اصل مشن سرانجام دے رہا ہے اور یہی ہماری اصل کامیابی ہے کہ وہ اس فرضی گروپ کو تلاش کرتے رہیں گے اور ہم اس دوران اپنا کام کر لیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ عمران کی بات سمجھ گئے تھے کہ ان کی بات چیت لازماً کیچ کی جا رہی ہو گی اس لئے انہیں اس دوسرے گروپ کے بارے میں اعتراف نہیں کرنا چاہئے۔

"تو پھر چلو اٹھو باہر نکلیں"...... جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے البتہ عمران اسی طرح بیٹھا رہا۔

"میں تو سارا دن گھوم پھر کر اب تھک گیا ہوں اس لئے میں تو آرام کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں ہمارے ساتھ چلنا ہو گا۔ چلو اٹھو"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ظاہر ہے آپ پیدل تو نہ چلتے رہے ہوں گے۔ آپ کے بغیر تفریح کا لطف نہیں آتا"...... صفدر نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے جس طرح ڈرامے میں ایک جوکر ہوتا ہے جس کے بغیر ڈرامے میں تفریح کا عنصر داخل نہیں ہو سکتا اس طرح

میری حیثیت تمہارے گروپ میں جوکر جیسی ہے اس لئے اب کیا کیا جا سکتا ہے"....... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر نکلے اور پیدل ہی سڑک پر چلنے لگے۔ شام کا وقت تھا اور سڑکوں پر اس وقت بے پناہ رش تھا۔ مقامی افراد تو خال خال ہی نظر آتے تھے۔ ہر طرف غیر ملکی سیاحوں کے گروپ ہی چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔

"یہاں قریب ہی ایک خوبصورت باغ ہے وہاں چلتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن ابھی وہ چند ہی قدم آگے بڑھے تھے کہ اچانک دس کے قریب لمبے تڑنگے ایکریمیوں نے انہیں گھیر لیا۔

"مادام ہاپ آپ سے ملاقات کرنا چاہتی ہیں مسٹر علی عمران اس لئے خاموشی سے ہمارے ساتھ چلے چلیں"....... ان میں سے ایک نے قدرے سرد لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے اتنی جلدی اثر ہو گیا۔ ابھی چند منٹ پہلے تو ان سے فون پر گفتگو ہوئی ہے"....... عمران نے چونک کر کہا۔

"پلیز عمران صاحب"....... اس آدمی نے بظاہر تو مہذب الفاظ استعمال کئے تھے لیکن اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے وہ دھمکی دے رہا ہو۔

"چلو بھئی چلو۔ ہمیں کیا اعتراض ہے ہم نے تو تفریح ہی کرنی ہے۔ باغ میں نہ سہی گوشہ جاناں میں سہی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس آدمی نے ہاتھ اٹھا کر ہوا میں لہرایا۔

دوسرے لمحے ایک بڑی سی سٹیشن ویگن ان کے قریب آ کر رکی اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس ویگن میں سوار کر دیا گیا۔ چار ایکریمی بھی ان کے ساتھ ہی ویگن میں بیٹھ گئے اور دوسرے لمحے ویگن آگے بڑھ گئی۔ ویگن مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک نو تعمیر شدہ کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک شاندار لیکن جدید تعمیر شدہ کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ ڈرائیور نے مخصوص انداز میں چار بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا اور ڈرائیور ویگن اندر لے گیا۔ عمارت کے سامنے کے رخ پر جانے کی بجائے وہ ویگن کو سائیڈ پر لے گیا اور پھر سائیڈ سے گزر کر ویگن عقبی طرف ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔

"آیئے مادام ادھر ہیں"....... ایک ایکریمی نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ ویگن سے نیچے اتر گیا۔ اس کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی بھی ویگن سے نیچے اترے اور پھر انہیں ایک کمرے میں لے جا کر بٹھا دیا گیا جو سٹنگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا اور وہ غیر ملکی باہر چلا گیا۔

"یہ اتنی جلدی مادام ہاپ نے فیصلہ کیوں بدل دیا"....... تنویر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو اب ملاقات ہو گی تب پتہ چلے گا"....... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی چھت پر سے ان سب پر سرخ

رنگ کی تیز روشنی کی دھاریں سی پڑیں اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں سے توانائی یکلخت غائب ہو گئی ہو۔ ان کے جسم کرسیوں پر ہی ڈھلک سے گئے۔ روشنی غائب ہو گئی تھی لیکن ان کے جسم حرکت کرنے سے معذور ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ایکریمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر شیشی کا ڈھکن کھولا اور پھر شیشی عمران کی ناک سے لگا دی۔ شیشی کا دہانہ جیسے ہی عمران کی ناک سے لگا عمران نے اپنا سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ وہ ایسا نہ کر سکا۔ اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تیزی سے تاریک بادل پھیلتے چلے گئے۔

سٹنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں کیپٹن شکیل خاور کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان دونوں کی نظریں دروازے کی طرف لگی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور لنگڑا میرٹ بیساکھی کے زور پر چلتا ہوا اندر داخل ہوا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"تشریف رکھیں جناب"...... میرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی ان کے ساتھ ہی ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ بیساکھی اس نے ایک سائیڈ پر رکھ دی تھی۔

"اب آپ کھل کر بتائیں کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں"۔ میرٹ نے کیپٹن شکیل اور خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مسٹر میرٹ آپ کا تجسس بجا لیکن اتنی بات تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ یہ سب کچھ بتایا نہیں جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے

جواب دیا تو میرٹ نے ایک طویل سانس لیا۔
"اس کا مطلب ہے کہ آپ بہرحال ایکریمین نہیں ہیں لیکن مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ جس آدمی کی ٹپ لے کر آئے ہیں اس ٹپ کی وجہ سے میں اخلاقی طور پر اس کا پابند ہوں کہ جہاں تک ہو سکے آپ کی مدد کروں لیکن صاف اور واضح بات یہ ہے کہ جزیرہ ماکو میں داخلے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس کے گرد سمندر کی تہہ سے لے کر آسمان تک ایسے سائنسی حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں کہ انسان تو انسان کوئی پرندہ بھی وہاں نہیں جا سکتا"۔ میرٹ نے کہا۔
"اس جزیرے پر انسان رہتے ہیں اور انسانوں کو بہرحال خوراک اور دیگر اشیاء کی ضرورت لاحق رہتی ہے اس لئے اس جزیرے پر سپلائی کا کوئی نہ کوئی انتظام بہرحال ہوگا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔
"جی ہاں۔ لیکن یہ سپلائی ایک جزیرہ کواجا پر پہنچتی ہے۔ کواجا سے ماکو کے درمیان سمندر میں ایک خاص ٹنل قائم کی گئی ہے۔ سپلائی اس ٹنل کے ذریعے کی جاتی ہے لیکن کواجا پر ایکریمین فوجیوں کا قبضہ ہے اور وہاں بھی کسی صورت کوئی اجنبی نہیں جا سکتا۔ جہاں تک وہاں سپلائی کا تعلق ہے تو اس کے لئے بھی ایک خاص طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ سپلائی سے بھرا ہوا چھوٹا جہاز جزیرہ کواجا سے دو بحری میل دور سمندر میں لنگر انداز ہو جاتا ہے اور پھر کاشن دے دیا جاتا ہے اس کے بعد اس جہاز میں موجود تمام لوگ موٹر بوٹوں کے ذریعے باہر چلے جاتے ہیں۔ یہ موٹر بوٹیں قریب ہی ایک چھوٹے سے

ٹاپو میں جا کر رکتی ہیں اس کے بعد خصوصی سائنسی ریز کی مدد سے اس جہاز کو کواجا جزیرے سے چیک کیا جاتا ہے۔ جب ان کی تسلی ہو جاتی ہے کہ جہاز پر کوئی انسان موجود نہیں ہے اور سپلائی میں کوئی خطرناک یا خلاف معمول چیز موجود نہیں ہے تو پھر چند فوجی خصوصی ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر اس جہاز پر اترتے ہیں اور اس جہاز کو جزیرے پر لے جاتے ہیں وہاں سپلائی اتار لی جاتی ہے اور جہاز کو واپس اسی جگہ لے آیا جاتا ہے اور اس کے بعد ہیلی کاپٹر واپس چلا جاتا ہے اور پھر جزیرہ نما ٹاپو پر موجود جہاز کے عملے کو واپسی کا خصوصی کاشن دیا جاتا ہے تو وہ لوگ جہاز پر جاتے ہیں اور اسے واپس لے جاتے ہیں اور یہ سپلائی مہینے میں ایک بار جاتی ہے اور اس سارے معمول پر انتہائی سختی سے عمل کیا جاتا ہے"...... میرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم کواجا جزیرے پر جانے کی بجائے براہ راست اس ٹنل میں داخل ہو جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"نہیں۔ اس ٹنل میں باہر سے کسی صورت بھی داخل نہیں ہوا جا سکتا۔ دوسری بات یہ کہ اس ٹنل کے اندر بھی انتہائی جدید ترین حفاظتی انتظامات موجود ہیں"...... میرٹ نے جواب دیا۔
"آپ کو اس ساری تفصیل کا کیسے علم ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔
"میں اس سمگلنگ کے پیشے میں آنے سے پہلے جزیرہ کواجا میں کام کرتا رہا ہوں۔ میں وہاں سیکورٹی اسسٹنٹ تھا پھر ایک حادثے کی

وجہ سے میری ٹانگ کٹ گئی اور مجھے وہاں سے جواب مل گیا تو میں
نے یہ پیشہ اختیار کر لیا۔ مجھے نوکری سے نکلے ہوئے چار سال ہو گئے
ہیں"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"ماکو میں جو لوگ ہوں گے وہ بہرحال چھٹیاں منانے تو وہاں
سے ایکریمیا جاتے رہتے ہوں گے۔ اس کا کیا انتظام ہے"...... کیپٹن
شکیل نے کہا تو میرٹ بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ واقعی بے حد ذہین آدمی ہیں لیکن ماکو جزیرے کا اپنا نظام
ہے۔ وہ لوگ کواجا کبھی نہیں آئے اس لئے کسی کو بھی نہیں معلوم
کہ یہ لوگ وہاں سے کیسے جاتے ہیں اور کس ذریعے سے جاتے
ہیں"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"کواجا جزیرے پر کتنے فوجی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"تقریباً ایک ہزار کے قریب فوجی ہیں۔ وہاں باقاعدہ چھاؤنی بنی
ہوئی ہے"...... میرٹ نے کہا۔

"اس کے گرد تو کوئی حفاظتی انتظامات نہیں ہیں"...... کیپٹن
شکیل نے پوچھا۔

"اس کے گرد تو کوئی انتظام نہیں ہے لیکن اس فوجی چھاؤنی میں
باقاعدہ چیکنگ کے جدید ترین آلات نصب ہیں اور باقاعدہ ایک بڑا
آپریشن روم ہے جہاں سے اس جزیرے کے گرد علاقے کو باقاعدہ
چیک کیا جاتا رہتا ہے اور کوئی مچھلی بھی ان کی نظروں سے اوجھل
نہیں ہو سکتی"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ آپ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں
کر سکتے"...... کیپٹن شکیل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"میں تو آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں لیکن جو صحیح صورت حال ہے
وہ میں نے آپ کو بتا دی ہے۔ اب آپ بتائیں کہ میں کیا مدد کر سکتا
ہوں"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"آپ کواجا جزیرے پر رہے ہیں آپ کے ظاہر ہے وہاں کسی نہ
کسی سے تعلقات ہوں گے۔ کیا ان تعلقات کو کسی طرح استعمال
نہیں کیا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ کو معلوم نہیں ہے کہ کواجا جزیرے پر موجود تمام لوگ
صرف ایک سال کے لئے آتے ہیں ایک سال بعد پوری نفری بدل
جاتی ہے اور یہ ٹرانسفر ہر سال کے پہلے مہینے میں ہوتی ہے اور اس
لحاظ سے ابھی یہاں موجود نفری کے ٹرانسفر میں آٹھ ماہ باقی رہتے ہیں
اور میرا اس وقت ان میں سے کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہے"۔
میرٹ نے جواب دیا۔

"جس ٹاپو کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ تو چیکنگ رینج میں نہیں ہو
گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جی ہاں وہ رینج میں نہیں ہے لیکن وہاں پہنچ کر بھی آپ کیا کریں
گے۔ وہاں تک تو میں آپ کو آسانی سے پہنچا سکتا ہوں"...... میرٹ
نے کہا۔

"آپ سمگلنگ کرتے ہیں۔ یہ سمگلنگ کن علاقوں میں ہوتی

ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باچان کے ساحلی علاقوں میں"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"کیا آپ کے جہاز نواحی جزیرے کے قریب سے نہیں گزرتے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جہاز نہیں بلکہ چھوٹے سٹیمروں پر مال لے آیا اور لے جایا جاتا ہے اور یہ بہرحال کواجا اور ماکو سے کافی فاصلے سے گزرتے ہیں"۔ میرٹ نے جواب دیا۔

"اوکے پھر آپ سے مزید بات چیت کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم کوئی اور راستہ تلاش کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھیں ایک منٹ بیٹھیں"...... میرٹ نے کہا تو کیپٹن شکیل بیٹھ گیا۔

"اگر میں آپ کو ماکو تو نہیں البتہ کواجا جزیرے تک پہنچنے کی ایک ٹپ دے دوں تو آپ مجھے کیا دیں گے"...... میرٹ نے کہا۔

"پہلے آپ اس کی وضاحت کریں اس کے بعد ہی فیصلہ ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باچان میں ایک گروپ ہے جسے چانگو گروپ کہا جاتا ہے چانگو اس گروپ کا سربراہ ہے یہ گروپ کواجا جزیرے پر انتہائی خفیہ طریقے سے عورتیں بھجواتا رہتا ہے۔ یہ عورتیں ایک سٹیمر پر وہاں بھجوائی جاتی ہیں اور پھر یہ سٹیمر واپس چلا جاتا ہے۔ ایک ماہ بعد یہ

سٹیمر نئی عورتوں کو لے کر وہاں جاتا ہے اور پہلے سے موجود عورتوں کو واپس لے جاتا ہے یہ چانگو کا خاص دھندہ ہے اور چانگو میرا بہترین دوست ہے۔ اگر میں چاہوں تو چانگو آپ کو اس سٹیمر کے ذریعے کواجا پہنچا سکتا ہوں لیکن آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس کے لئے آپ کو کتنی رقم خرچ کرنی پڑے گی"...... میرٹ نے کہا۔

"کیا کواجا میں موجود فوجی اتنی رقم چانگو کو دے سکتے ہیں کہ وہ اس طرح سٹیمر بھر کر ہر ماہ نئی عورتیں وہاں لے جائے۔ وہ تو ظاہر ہے تنخواہ دار لوگ ہوں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ نے درست سوچا ہے۔ میں ایک بار پھر آپ کی ذہانت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ چانگو ان سے رقم نہیں لیتا۔ کواجا جزیرے پر قدرتی طور پر ایک خاص قسم کی جھاڑی پائی جاتی ہے جس کا سرخ رنگ کا چھوٹا سا پھل ہے۔ یہ پھل وہاں کثیر تعداد میں ملتا ہے۔ یہ پھل کینسر کی ادویات میں استعمال ہوتا ہے اور اس پھل کی باچانی کمپنیاں بے حد گراں قیمت دیتی ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ چانگو یہ پھل فروخت کرنے کے لئے حاصل کرتا ہے اسے ڈارٹ کہتے ہیں"۔ میرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایکریمز کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میرے خیال میں انہیں معلوم نہیں ہے ورنہ لامحالہ ایکریمیا خود اس پھل کو حاصل کرتا"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"کیا آپ یہاں سے چانگو سے رابطہ کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں وہاں پہنچانے کی ذمہ داری لیتا ہے اور کتنا معاوضہ لے گا اور وہ اس بات پر رضامند ہو جاتا ہے تو پھر معاوضے کی بات ہو سکتی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ دولت کا پجاری ہے جناب۔ آپ اس سے جو چاہے کام لے سکتے ہیں بہرحال میں بات کر لیتا ہوں"...... میرٹ نے کہا اور اس نے جیب سے ایک کارڈلیس فون پیس نکالا اور اسے آن کر کے اس پر موجود بٹن پریس کرنے لگا۔

"اس پر لاؤڈر کا بٹن موجود ہے وہ بھی پریس کر دیں تاکہ ہم بھی آپ دونوں کی گفتگو سن سکیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو میرٹ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگ گئی تھی اس لئے کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ میرٹ نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا ہے۔ پھر رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنائی دی۔

"چانگو کلب"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ باچانی ہی تھا۔

"میرٹ بول رہا ہوں نواجی سے چانگو سے بات کراؤ"...... میرٹ نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو چانگو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی اس کا لہجہ بھی باچانی تھا۔

"میرٹ بول رہا ہوں چانگو"...... میرٹ نے کہا۔

"ہاں بولو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... چانگو نے کہا۔

"تمہارے لئے ایک کام ہے میرے پاس، معاوضہ تمہاری مرضی کا مل سکتا ہے"...... میرٹ نے کہا۔

"اوہ اچھا کیا کام ہے جلدی بتاؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آسٹر پر ایک گروپ کو پہنچانا ہے۔ خفیہ طور پر"۔ میرٹ نے کہا۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو یہ کیسے ممکن ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ممکن تو ہے۔ تمہارا سٹیمر بہرحال آسٹر جاتا رہتا ہے"۔ میرٹ نے کہا۔

"ہاں جاتا تو رہتا ہے لیکن اگر انہیں معلوم ہو گیا کہ یہ کام میں نے کیا ہے تو تم جانتے ہو کہ میرا کتنا نقصان ہو گا"...... چانگو نے جواب دیا۔

"انہیں کیسے معلوم ہو سکے گا۔ وہ تو اس وقت آپریشن روم کو آف کر دیتے ہیں تاکہ تمہارے سٹیمر کی فلم ایکریمیا تک نہ پہنچ سکے"۔ میرٹ نے کہا۔

"کتنے آدمیوں کا گروپ ہے"...... چانگو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو میرٹ نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا۔

"پانچ"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پانچ افراد ہیں"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"دس لاکھ ڈالر دے سکتے ہو تو میں رسک لے لیتا ہوں لیکن

میری کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی کہ ان کے ساتھ وہاں کیا ہوتا ہے اور کیا نہیں"...... چانگو نے کہا تو میرٹ نے ایک بار پھر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن کام فول پروف ہونا چاہیئے"۔ میرٹ نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ آسٹر پر ان کے پہنچانے کا ذمہ میرا ہو گا اور بس۔ معاوضہ پیشگی ہو گا"...... چانگو نے کہا۔

"کب تک یہ کام ہو سکے گا"...... میرٹ نے پوچھا۔

"اتفاق سے کل سٹیمر وہاں جا رہا ہے"...... چانگو نے کہا۔

"تو پھر تم ایسا کرنا کہ سٹیمر کو ٹاپو پر روک لینا۔ میرے آدمی وہاں سے سوار ہو جائیں گے اور معاوضہ بھی وہیں مل جائے گا۔ بولو کس وقت وہاں پہنچو گے"...... میرٹ نے کہا۔

"کل دوپہر بارہ بجے"...... چانگو نے جواب دیا۔

"اوکے پھر طے ہو گیا"...... میرٹ نے کہا۔

"اوکے ڈن"...... چانگو نے کہا اور میرٹ نے گڈ بائی کہہ کر فون آف کر دیا۔

"وہ ہمیں وہاں کس طرح پہنچائے گا"۔ کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"سٹیمر وہاں چار گھنٹوں کے لئے رکتا ہے۔ تاکہ نئی عورتیں جزیرے پر جا سکیں اور سابقہ عورتیں اور پھل سٹیمر پر لادا جا سکے اس دوران آپریشن روم آف رہتا ہے۔ آپ کو سٹیمر کے نچلے حصے سے باہر نکال دیا جائے گا۔ آپ غوطہ خوری کے لباس ساتھ رکھ لیں اور

خاموشی سے جزیرے کے شمالی حصے سے اندر داخل ہو جائیں۔ پھر ان چار گھنٹوں میں آپ جو کچھ کرنا چاہیں کر لیں کیونکہ سٹیمر کی واپسی کے ساتھ ہی آپریشن روم آن ہو جائے گا اور اس کے بعد آپ ایک لمحے میں نہ صرف چیک کر لئے جائیں گے بلکہ آپ کو پلک جھپکنے میں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔ وہاں موجود ہر آدمی کے بارے میں کمپیوٹر میں فیڈنگ موجود ہوتی ہے اس لئے سوائے عورتوں کے کوئی مرد وہاں چھپا نہیں رہ سکتا"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"اب آپ بتائیں کہ آپ کیا معاوضہ لیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"صرف ایک لاکھ ڈالر"...... میرٹ نے جواب دیا۔

"آپ ہمیں اس ٹاپو پر کیسے پہنچائیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اپنے ایک خصوصی سٹیمر کے ذریعے۔ میں آپ کے ساتھ جاؤں گا اور آپ کو چانگو کے حوالے کر کے اور اسے معاوضہ ادا کر کے پھر میں واپس آجاؤں گا"...... میرٹ نے کہا۔

"تو ہمیں کہاں پہنچنا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"آپ صبح چھ بجے جزیرے کے جنوبی ساحل پر واقع ایک ہوٹل اسکر پر پہنچ جائیں۔ آپ کاؤنٹر پر پہنچ کر کاؤنٹر مین سے میرا نام لیں گے تو آپ کو مجھ تک پہنچا دیا جائے گا"...... میرٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کا معاوضہ اور چانگو کا معاوضہ ہم آپ کو ہوٹل

آسکر پر اکٹھا ہی دے دیں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ مجھے آپ پر مکمل اعتماد ہے اس لئے کہ آپ جس ٹپ پر آئے ہیں مجھے اس پر بھی مکمل اعتماد ہے"...... میرٹ نے کہا تو کیپٹن شکیل خاور کے ساتھ اس سے مصافحہ کر کے کمرے میں باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ باہر موجود اپنے دیگر ساتھیوں کے پاس پہنچ گئے اور پھر وہ سب ایک ہوٹل کے ہال میں کونے کی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔

"لیکن اتنا بھاری معاوضہ کیسے ادا کیا جائے گا"...... چوہان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ خاور الیکٹرک گیم مشینری کے ذریعے اس سے دس گنا زیادہ دولت حاصل کر سکتا ہے۔ ہم نے کنویں کی مٹی کنویں میں ہی لگانی ہے اور نہ صرف گیارہ لاکھ ڈالر گیموں سے کما کر انہیں دینے ہیں بلکہ ہم نے ضروری انتظامات اور اسلحہ کے لئے بھی رقم حاصل کرنی ہے اور یہاں جزیرہ نواجی پر اس کے وسیع مواقع موجود ہیں"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"رقم کی تم فکر نہ کرو یہ میرے لئے معمولی بات ہے۔ صرف ایک گھنٹے میں یہ پوری ہو جائے گی۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہاں جا کر ہم نے کیا کرنا ہے۔ اس سلسلے میں ہمیں مکمل اور فول پروف پلاننگ بنانی ہو گی کیونکہ وہاں ایک ہزار تربیت یافتہ فوجی ہیں اور اس کے ساتھ لامحالہ دو ڈھائی سو عورتیں ہوں گی۔ اتنی بڑی تعداد کا

نہ قتل عام کیا جا سکتا ہے اور نہ انہیں کنٹرول کیا جا سکتا ہے"۔ خاور نے کہا۔

"ہم نے فوری طور پر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس اس طرح فائر کرنی ہے کہ وہاں موجود تمام افراد بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد ہم نے اس آپریشن روم کا کنٹرول حاصل کر لینا ہے اور پھر اس شٹل کا جائزہ لے کر ہم نے ماکو جزیرے پر پہنچنے کی کوشش کرنی ہے لیکن یہ سب کچھ وہاں جا کر حالات کے مطابق ہو گا۔ یہاں بیٹھ کر صرف باتیں کرنے سے کچھ نہیں ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیپٹن کیا تمہیں یقین ہے کہ چانگو یا یہ میرٹ ہمارے خلاف کوئی سازش تو نہیں کریں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ان کی طرف سے سازش کا خطرہ موجود ہے اس لئے ہم بہر حال اپنے طور پر چوکنا رہیں گے۔ ویسے تو جو لوگ دولت کے پجاری ہیں انہیں صرف دولت سے غرض ہوتی ہے اس لئے زیادہ امکان تو نہیں ہے کہ یہ لوگ کوئی خاص قسم کی سازش کریں لیکن اس کے باوجود ہمیں الرٹ رہنا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مادام ہاپ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف اس طرح نظریں جمائے ہوئے تھی جیسے ابھی فون میں سے کوئی مافوق الفطرت قوت نکلنے والی ہو۔ وہ لاشعوری طور پر مسلسل ہونٹ چبا رہی تھی کہ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام ہاپ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... مادام ہاپ نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیری بول رہا ہوں مادام۔ کام بے داغ طریقے سے اوکے ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مادام ہاپ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تفصیل بتاؤ"...... مادام ہاپ نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ہوٹل سے نکل کر پیدل جا رہے تھے کہ آپ کے حکم پر ہم نے انہیں گھیر لیا اور پھر ہم نے عمران کو پیغام دیا کہ مادام ہاپ ان سے فوری ملاقات کی خواہش مند ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی اس پر فوراً تیار ہو گئے اور انہیں سٹیشن ویگن میں بٹھا کر پوائنٹ سکس پر لے گئے اور پھر سپیشل روم میں انہیں بٹھا دیا گیا۔ اس کے بعد انہیں ریڈ ریز سے بے حس کر دیا گیا اور پھر انہیں گیس کی مدد سے بے ہوش کر کے ہم نے انہیں آپ کے حکم کے مطابق سپیشل پوائنٹ کے زیرو روم میں پہنچا دیا ہے اور اب میں وہیں سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے میں آ رہی ہوں"...... مادام ہاپ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھی اور تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار خاصی تیز رفتاری سے جزیرے کے شمال مغربی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہاں علیحدہ ایک عمارت تھی جو پہلے مقامی پولیس کے کنٹرول میں تھی لیکن مادام ہاپ نے اسے پولیس سے حاصل کر لیا تھا۔ اس کے تہہ خانے میں ٹارچنگ کا جدید ترین سامان پہنچا دیا گیا تھا اور ضروری انتظامات کر لئے گئے تھے۔ مادام ہاپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی گرفتاری کا فیصلہ فوری طور پر کیا تھا کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ بجائے دوسرے گروپ کی تلاش میں وقت ضائع کرنے کے کیوں نہ ان سے ہی اس گروپ کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی جائیں اور اس طرح انہیں بھی اور

دوسرے گروپ کو بھی ختم کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ وہ یہ نہ چاہتی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی اس طرح یہاں آزاد پھرتے رہیں اور ان کی یہاں اس طرح موجودگی کی رپورٹیں ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک پہنچ جائیں۔ اسے معلوم تھا کہ ایکریمیا کے ایجنٹس یہاں بھی موجود ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ ان رپورٹوں سے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام اس نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں کہ ریڈ زیرو ایجنسی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر پا رہی۔ اس طرح نہ صرف اس کی شہرت کو نقصان پہنچے گا بلکہ ایجنسی کی ساکھ بھی خراب ہو گی۔ یہی ساری باتیں سوچ کر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی فوری گرفتاری کا حکم دیا تھا اور اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یہی سوچ کر کہ مادام ہاپ انہیں نہ چھیڑے گی کوئی جارحانہ ردعمل ظاہر نہیں کریں گے اور اس کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اپنی مرضی سے چیری اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ آ کر ان کی گرفت میں آ گئے تھے۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو جیسے ہی احساس ہوا کہ ان کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے وہ فوراً جارحانہ ردعمل پر اتر آئیں گے لیکن اس نے سپیشل پوائنٹ کے ٹارچنگ روم میں جو انتظامات کرائے تھے ان کی وجہ سے اسے مکمل یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی چاہے کچھ بھی کر لیں وہ نہ ہی سچوئیشن بدل سکیں گے اور نہ کسی طرح فرار ہو سکیں گے۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سپیشل پوائنٹ کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی۔ اس

نے جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس پر دو بٹن پریس کر دیئے۔ دوسرے لمحے اس آلے پر سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ہاپ کالنگ۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام چیری اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... آلے میں سے چیری کی آواز سنائی دی۔

"میں سپیشل گیٹ ایکس ٹی پر موجود ہوں۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"اوکے مادام۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ہاپ نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کیا۔ اس نے دراصل چیری کے ساتھ یہاں کے لئے باقاعدہ نظام بنایا تھا تاکہ کوئی غلط آدمی اس پوائنٹ پر داخل ہی نہ ہو سکے۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور مادام ہاپ کار اندر لے گئی۔ پورچ میں کار روک کر وہ نیچے اتری تو ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی آگے بڑھ آیا۔ یہ چیری تھا مادام ہاپ کا نمبر ٹو۔

"کیا پوزیشن ہے چیری"...... مادام نے چیری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"آل از اوکے مادام"...... چیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی تلاشی لے لی ہے"...... مادام نے پوچھا۔

"یس مادام"...... چیری نے جواب دیا اور مادام نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک وسیع و عریض تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک دیوار کے ساتھ رکھی ہوئی لوہے کی کرسیوں پر عمران اور اس کے چار ساتھی موجود تھے۔ ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ ان کے ہاتھ عقب میں کر کے کرسی کے ساتھ منسلک خصوصی کڑوں میں جکڑے گئے تھے۔ ان کے پیر کرسی کے پایوں کے ساتھ منسلک کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان کے جسموں کے گرد باقاعدہ لوہے کے راڈز موجود تھے اور ان سب راڈز اور کڑوں کے کھلنے اور بند ہونے کا نظام ایک سوئچ پینل سے منسلک تھا جو سائیڈ کی دیوار پر تھا اور خفیہ تھا۔ بظاہر دیوار برابر اور صاف نظر آتی تھی۔ تہہ خانے میں چار چھوٹی بڑی مشینیں بھی موجود تھیں اور ایک طرف کی دیوار کے ساتھ مختلف سائز کے خنجروں کے ساتھ ساتھ چند خصوصی ساخت کے کوڑے بھی لٹکے ہوئے تھے۔ ایک طرف ایک لوہے کی بڑی سی الماری تھی جس میں اسلحہ کے علاوہ دوسرا ضروری سامان موجود تھا۔ ان کرسیوں کے سامنے کافی فاصلے پر دو خالی کرسیاں موجود تھیں جن میں سے ایک پر مادام ہاپ بیٹھ گئی جبکہ دوسری کرسی پر چیری بیٹھ گیا۔ کمرے میں دروازے کے ساتھ چار مسلح ایکریمی کھڑے تھے جن میں سے تین کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں جبکہ ایک خالی ہاتھ تھا۔

"اس عمارت کے گرد اپنے آدمی پھیلا دو ایسا نہ ہو کہ ان کی نگرانی وہ دوسرا گروپ کر رہا ہوں اور وہ یہاں اچانک پہنچ جائے"۔

مادام ہاپ نے چیری سے کہا۔

"میں نے اس کا پہلے ہی انتظام کر رکھا ہے مادام۔ آپ بے فکر ہیں یہاں اگر پوری فوج بھی آجائے تو ایک بھی زندہ اندر داخل نہ ہو سکے گا"...... چیری نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اب انہیں ہوش میں لے آؤ"...... مادام نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"لوئس"...... چیری نے خالی ہاتھ کھڑے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اس میں سے ایک باکس نکالا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک بڑی سی شیشی نکالی اور الماری بند کر کے وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

کیپٹن شکیل اپنے ساتھیوں سمیت میرٹ کی ایک موٹر بوٹ کے ذریعے ٹاپو پر پہنچ چکا تھا۔ میرٹ ان کے ساتھ آیا تھا۔ ٹاپو ایک چھوٹا سا غیر آباد جزیرہ تھا جس پر نہ ہی کوئی پینے کے پانی کا چشمہ تھا اور نہ ہی کوئی پھل دار درخت البتہ پورے جزیرے پر خود رو جھاڑیاں نظر آتی تھیں یہی وجہ تھی کہ اس ٹاپو کو صرف تھوڑی دیر رکنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ یہاں کسی کی رہائش نہیں تھی۔ کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھی ٹاپو کے ساحل پر کھڑے ہوئے تھے۔ چانگو بھی ان کے ساتھ تھا۔ کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں نے اپنی پشت پر تھیلے لاد رکھے تھے اور چوہان کے ہاتھ میں بھی ایک بڑا سا تھیلا موجود تھا جس میں غوطہ خوری کے جدید لباس موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ایک سٹیمر ٹاپو کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس پر ایکریمیا کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔

"یہ تو ایکریمین سٹیمر ہے"...... کیپٹن شکیل نے میرٹ سے مخاطب ہو کر کہا تو میرٹ مسکرا دیا۔

"چانگو جب باچان سے روانہ ہوتا ہے تو اس کے سٹیمر پر باچان کا جھنڈا لہراتا ہے اور جب وہ بین الاقوامی سمندر میں داخل ہوتا ہے تو اس پر ایک بین الاقوامی شپ کمپنی کا مخصوص جھنڈا لہرا دیا جاتا ہے اور جب وہ اس علاقے میں داخل ہوتا ہے تو پھر سٹیمر پر ایکریمیا کا جھنڈا لگا دیا جاتا ہے"...... میرٹ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد سٹیمر ٹاپو سے کچھ فاصلے پر رک گیا اور اس میں سے ایک موٹر بوٹ کو باہر نکالا گیا اور پھر موٹر بوٹ تیزی سے ٹاپو کی طرف بڑھنے لگی۔ موٹر بوٹ پر چار آدمی سوار تھے۔ چند لمحوں بعد موٹر بوٹ ٹاپو کے ساتھ آلگی تو اس میں سے تین آدمی اتر کر ساحل پر آگئے۔ ان میں سے ایک درمیانے قد کا باچانی تھا جب کہ باقی تین قدرے لمبے قد کے تھے۔ درمیانی قد والے نے سفید رنگ کا سلکی سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"ہیلو چانگو"...... میرٹ نے آگے بڑھتے ہوئے اس سوٹ والے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلو میرٹ میں نے صرف تمہاری وجہ سے یہ رسک لیا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ یہ میرے لئے کتنا بڑا رسک ہے"...... اس درمیانے قد والے نے غور سے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے میرٹ سے کہا۔

"تو پھر تم دس لاکھ ڈالر لئے بغیر کام کرو گے" ...... میرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو چانگو بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیوں" ...... چانگو کا چہرہ یکلخت بدل سا گیا تھا۔

"تم ابھی تو کہہ رہے ہو کہ تم نے مجھ پر احسان کیا ہے"۔ میرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے بزنس تو بزنس ہے۔ ویسے تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید میں ایک کروڑ ڈالر میں بھی یہ کام نہ کرتا۔ کیا یہی پانچ آدمی ہیں" ...... چانگو نے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ...... میرٹ نے جواب دیا۔

"لیکن یہ لوگ وہاں جا کر کیا کریں گے۔ وہاں ان کے لئے سوائے موت کے اور تو کچھ بھی نہیں ہے" ...... چانگو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مسٹر چانگو جو بھاری رقم لیتا ہے وہ ان باتوں کے بارے میں غور نہیں کیا کرتا" ...... کیپٹن شکیل نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے واقعی ان باتوں پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ رقم دو اور چلو میرے ساتھ" ...... چانگو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل نے اپنی پشت پر موجود بیگ اتارا۔ اس کی زپ کھولی اور اس کے اندر موجود ایک سیاہ رنگ کا تھیلا نکال کر اس نے میرٹ کی طرف بڑھا دیا۔ میرٹ نے تھیلا لے کر اس کی زپ

کھولی ایک نظر اندر جھانکا اور پھر تھیلا چانگو کی طرف بڑھا دیا۔ چانگو نے تھیلا کھول کر اندر موجود گڈیاں باہر نکالیں اور انہیں باقاعدہ گننے اور چیک کرنے کے بعد واپس تھیلے میں ڈال دیں۔

"مسٹر میرٹ یہ آپ کے لئے" ...... کیپٹن شکیل نے بیگ میں سے ایک دوسرا چھوٹا تھیلا نکال کر میرٹ کو دے دیا۔

"شکریہ" ...... میرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تھیلا اپنے ساتھ کھڑے ہوئے اپنے ایک ساتھی کو دے دیا۔

"آؤ میرے ساتھ" ...... چانگو نے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں سے کہا اور کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھی میرٹ سے مصافحہ کر کے چانگو کے ساتھ اس کی موٹر بوٹ کی طرف بڑھ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سٹیمر کے نچلے حصے میں پہنچ گئے۔ یہاں مال برداری کے لئے دو بڑے ہال نما کمرے بنے ہوئے تھے جن میں کرسیاں بھی موجود تھیں۔

"تم نے یہاں رہنا ہے۔ اوپر نہیں آنا۔ اوپر عورتیں ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ کسی کو معلوم ہو سکے کہ میں نے تمہیں جزیرے پر پہنچایا ہے کیونکہ یہ عورتیں تمہیں پکڑوا دیں گی" ...... چانگو نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم ہمیں جزیرے پر کیسے پہنچاؤ گے" ...... کیپٹن شکیل نے چانگو سے کہا۔

"تمہارے پاس غوطہ خوری کے لباس تو ہوں گے" ...... چانگو

نے کہا۔

"ہاں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم انہیں پہن کر سمندر میں اتر جانا اور جس طرف سٹیمر موجود ہو اس کی مخالف سمت سے ساحل پر پہنچ جانا کیونکہ جب عورتیں وہاں پہنچتی ہیں تو جزیرے پر موجود تمام فوجی اس طرف آ جاتے ہیں تاکہ عورتوں کو چھانٹ کر اپنے ساتھ لے جائیں۔کافی دیر تک وہاں دھماچوکڑی رہتی ہے اس دوران وہاں پہلے سے موجود عورتیں سٹیمر پر سوار ہوتی رہتی ہیں۔جب یہ سب طے ہو جاتا ہے تو میں سٹیمر لے کر واپس چلا جاتا ہوں لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے تمہیں اپنی حفاظت کا خاص طور پر خیال رکھنا ہو گا"...... چانگو نے کہا۔

"ٹھیک ہے وہ ہم کر لیں گے لیکن یہ عورتیں یہاں آنے کے لئے تیار کیسے ہو جاتی ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"پہلی بات تو یہ کہ ان عورتوں کا تعلق قحبہ خانوں سے ہے۔ دوسری بات یہ کہ انہیں ان کے تصور سے بھی زیادہ معاوضہ دیتا ہوں اور تیسری بات یہ کہ فوجی بھی انہیں قیمتی تحفے دیتے ہیں اس لئے یہ یہاں نہ صرف اپنی خوشی سے آتی ہیں بلکہ مجھے سفارش کرتی ہیں کہ انہیں یہاں بھیجا جائے"...... چانگو نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور چانگو کمرے سے باہر نکل کر لوہے کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والے حصے کی طرف

بڑھ گیا۔ہال نما کمرے میں پہنچتے ہی اسٹیمر حرکت میں آ گیا تھا۔

"مجھے چانگو کی نیت میں فرق نظر آتا ہے"...... چوہان نے اچانک کہا تو کیپٹن شکیل اور دوسرے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس نے رقم لے لی ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ لالچی آدمی ہمارے متعلق جزیرے والوں کو اطلاع کر دے کیونکہ وہ بار بار اپنے اس کاروبار کے رسک کی باتیں کر رہا ہے اور ظاہر ہے اب وہ اتنا احمق بھی نہیں ہے کہ یہ سمجھ نہ سکے کہ ہم جزیرے پر خیر سگالی کے طور پر نہیں جا رہے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"ہونہہ۔ تمہاری بات درست ہے واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے تو پھر ایسا ہے کہ ہم غوطہ خوری کے لباس ابھی پہن لیں اور اس سے پہلے کہ سٹیمر رکے ہم خود ہی سمندر میں اتر جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ سٹیمر کی رفتار لامحالہ جزیرے کے قریب پہنچنے پر آہستہ ہو جائے گی اس طرح ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ جزیرہ قریب آ گیا ہے"...... چوہان نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور انہوں نے بڑے بیگ میں سے غوطہ خوری کے لباس نکالے اور انہیں پہننا شروع کر دیا۔ سٹیمر ابھی تک اسی رفتار سے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا اس لئے وہ لباس پہن لینے کے باوجود ویسے ہی بیٹھے رہے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سٹیمر کو جھٹکا سا لگا اور اس کی رفتار تیزی سے

کم ہونے لگ گئی۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور وہ سب تیزی سے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں سے انہیں بوٹ کے ذریعے سٹیمر کے نچلے حصے میں لایا گیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ سٹیمر رکتا وہ ایک ایک کر کے سمندر کے اندر اترتے چلے گئے۔ سٹیمر آگے بڑھ گیا تھا اور وہ تیزی سے ایک دوسری کے پیچھے تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں پانی کے اندر جزیرے کا سایہ سا نظر آنے لگ گیا۔ سب سے آگے کیپٹن شکیل تھا اور چونکہ انہیں سطح پر موجود سٹیمر کا سایہ بھی نظر آ رہا تھا کیپٹن شکیل جزیرے کی سائیڈ سے گھومتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ واقعی سٹیمر کی سمت سے جزیرے کی مخالف سمت میں پہنچ گئے۔

"تم ابھی یہیں رکو میں اوپر جا رہا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے ہیلمٹ میں موجود ٹرانسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اوپر سطح کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے سطح کے قریب پہنچ کر رک گئے جب کہ کیپٹن شکیل سطح پر ابھرا اور اس نے ہیلمٹ اتار دیا سامنے ہی جزیرے کا ساحل نظر آ رہا تھا جس پر گھنے درخت تھے۔ کیپٹن شکیل تیزی سے آگے بڑھا اور پھر وہ دونوں ہاتھوں کی مدد سے اٹھتا ہوا ساحل پر چڑھ گیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا وہاں کوئی آدمی موجود نہیں تھا کیپٹن شکیل نے ہیلمٹ سر پر چڑھایا۔

"آ جاؤ ادھر معاملات درست ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور ہیلمٹ ایک بار پھر سر سے اتار دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے ساتھی سطح پر ابھرے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ساحل پر پہنچ گئے۔

"یہ لباس اتار کر یہاں رکھ دو ہم نے آگے بڑھنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور غوطہ خوری کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس کیوں نہ فائر کر دی جائے"۔ چوہان نے کہا۔

"نہیں ابھی وہ سٹیمر موجود ہو گا اور وہ عورتیں بھی"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ غوطہ خوری کے لباس اتار کر انہوں نے انہیں جھاڑیوں میں چھپائے اور پھر پشت پر موجود سیاہ بیگوں میں سے انہوں نے مطلوبہ اسلحہ نکال کر ہاتھوں میں پکڑا اور جھاڑیوں کی آڑ لے کر آگے بڑھنے لگے لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ اچانک ایک درخت سے انہیں چٹک کی آواز سنائی دی اور لاشعوری طور پر انہوں نے سر اٹھائے ہی تھے کہ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے انہیں انتہائی تیزی سے گھومتے ہوئے لٹو پر بٹھا دیا ہو۔ کیپٹن شکیل نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے تیزی سے گھومتے ہوئے ذہن پر تیزی سے تاریکی کی چادر کی طرح پھیلتی چلی گئی اور اس کے تمام احساسات جیسے اس چادر کے نیچے پہنچ کر غائب ہو گئے۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہو گیا کہ اس کا جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر پا رہا تھا اور پھر اس کا شعور پوری طرح جاگ گیا اور اس نے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دو افراد کو دیکھ لیا جن میں سے ایک ایکریمین عورت تھی جبکہ دوسرا مرد تھا۔ ان کے پیچھے دو مسلح آدمی دیوار کے ساتھ لگے ہوئے کھڑے تھے۔ عمران نے گردن گھمائی تو اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی اسی طرح کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور ایک ایکریمی سب سے آخر میں موجود صفدر کے قریب موجود تھا۔ اس نے اس کی ناک سے کوئی بوتل لگا رکھی تھی۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک لوہے کی کرسی پر موجود تھا۔ اس کے دونوں بازو عقب میں کڑوں میں بندھے ہوئے تھے۔ اسی طرح اس کی دونوں ٹانگیں بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ جکڑی ہوئی تھیں

اور جسم کے گرد لوہے کے راڈز موجود تھے۔

"میرا نام ہاپ ہے علی عمران"...... اچانک اس عورت نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ کیا نام رکھا ہے تم نے۔ اچھا خاصا نام تھا ہوپ یعنی امید۔ ہاپ کا مطلب تو ناامیدی ہی ہو سکتا ہے اور اس بھرپور جوانی میں ناامیدی کچھ دل کو نہیں لگتی اس لئے تم پہلا کام تو یہ کرو کہ اپنا نام ہوپ رکھ لو اور اگر اخبار میں تصحیح نامے کے اشتہار کا خرچہ تمہارے پاس نہ ہو تو وہ میں ادا کر دوں گا"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی تھی۔

"یہ میرا خاندانی نام ہے اس لئے یہ تبدیل نہیں ہو سکتا"۔ مادام ہاپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے کیوں نہیں ہو سکتا۔ تم خاندان ہی تبدیل کر لو۔ ایسے خاندان کا کیا فائدہ جس میں سرے سے ہوپ کا گمان ہی نہ ہو حالانکہ عقلمند لوگ کہتے ہیں کہ ہوپ پر دنیا قائم ہے اور میں چاہتا ہوں کہ دنیا کے ساتھ ساتھ تم بھی قائم رہو"...... عمران نے جواب دیا تو مادام ہاپ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہو علی عمران۔ میں نے تمہیں فون پر بتایا تھا کہ میں تمہارے بارے میں کافی کچھ جانتی ہوں۔ گو ملاقات اب ہو رہی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ ملاقات ان حالات

میں ہو رہی ہے اور مجھے یقین ہے کہ چاہے تم اس کا اظہار کرو یا نہ کرو تمہیں بہرحال مجھ پر غصہ ضرور ہو گا کہ میں نے تمہیں اس انداز میں گرفتار کیا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ میں نے سوچا کہ بجائے تمہارے سیکنڈ گروپ کو میں اور میرے آدمی تلاش کرتے رہیں کیوں نہ اس کے بارے میں تم سے پوچھ لیا جائے۔ ویسے میرا وعدہ کہ اگر تم اپنے سیکنڈ گروپ کے بارے میں تفصیلات بتا دو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو زندہ واپس بھجوا دوں گی"...... مادام نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ہم نے اس طرح تمہارے پاس آکر اور تمہاری دعوت قبول کر کے تم پر کوئی احسان نہیں کیا مادام ہاپ۔ مجھے دراصل تم سے شرف ملاقات کا بے حد شوق تھا کیونکہ میں نے ریڈ زیرو ایجنسی اور اس کی ٹاپ ایجنٹ مادام ہاپ کی عقلمندی اور خوبصورتی کی بے حد تعریفیں سن رکھی تھیں اور مجھے خوشی ہے کہ تمہاری تعریفیں سن کر جو کچھ میں نے اپنے ذہن میں تمہارا خاکہ بنایا تھا تم اس سے بھی کہیں بڑھ کر خوبصورت بھی ہو اور عقلمند بھی لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ تم نے سیکنڈ گروپ کی رٹ کیوں لگا رکھی ہے۔ کیا تمہارے پاس اس سلسلے میں کوئی خاص اطلاع ہے"۔ عمران نے کہا تو مادام ہاپ بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم مجھے عقلمند بھی کہہ رہے ہو اور اس کے باوجود تم چاہتے ہو کہ عقل کی بجائے حماقت کا مظاہرہ کروں تمہارا اور تمہارے

ساتھیوں کا یہاں اصل شکلوں میں آنا ہی ظاہر کرتا ہے کہ تم نے مجھے الجھانے اور مشن مکمل کرنے کے لئے دو گروپ بنائے ہیں"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ویسے تو کئی گروپ ہیں لیکن اس مشن پر کام کرنے کے لئے ہمارے گروپ کو یہاں بھیجا گیا ہے۔ جہاں تک ہمارے اصل شکل میں یہاں آنے کی بات ہے تو اصل بات یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہے کہ ماکو جزیرے پر داخلہ کسی طور پر ممکن نہیں ہے اس لئے ہم نے سوچا کہ ہم یہاں گھوم پھر کر واپس چلے جائیں گے اور حکومت کو رپورٹ دے دیں گے کہ ماکو جزیرے پر داخلہ ناممکن ہے۔ اس کے بعد حکومت جانے اور اس کا کام"۔ عمران نے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو عمران۔ تمہیں خود احساس ہو رہا ہو گا کہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو یہ کھلی بات ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کبھی اس انداز میں واپس نہیں جا سکتی اس لئے اب تمہیں اصل بات بتانی پڑے گی ورنہ تمہاری باری تو بعد میں آئے گی تمہارے ساتھ یہ دو عورتیں ہیں ان کو عبرتناک عذاب سے گزرنا پڑے گا"۔ مادام ہاپ کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تھا۔ اس دوران عمران اپنے آپ کو چھڑوانے کے بارے میں کافی غور کر چکا تھا لیکن جس انداز میں انہیں جکڑا گیا تھا اس سے نجات پانا ناممکن نظر آ رہا تھا۔ ان کی ٹانگیں بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ جکڑ دی گئی تھیں اس لئے ایک لحاظ سے

اسے واقعی بے بس کر دیا گیا تھا۔

"دیکھو مادام ہاپ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا کوئی سیکنڈ گروپ نہیں ہے لیکن اگر تم نے ہم پر تشدد کیا تو پھر میں سمجھوں گا کہ تمہارے اور ایک عام مجرم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کے بعد ریڈ زیرو ایجنسی کے چیف کو یہ شکایت کرنے کا حق حاصل نہیں ہو گا کہ اس کی ٹاپ ایجنٹ کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا گیا"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیری اس سوئس عورت سے اصل بات اگلواؤ"...... مادام ہاپ نے ساتھ بیٹھے ہوئے ایکریمین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... چیری نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس آدمی کی طرف مڑا جو چیری کے ساتھ خالی ہاتھ کھڑا ہوا تھا۔

"لوئس"...... چیری نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... لوئس نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اس سوئس لڑکی کے چہرے پر تیزاب کے قطرات ڈالنے شروع کرو لیکن جب یہ بتانے پر آمادہ ہو جائے تو رک جانا"...... چیری نے کہا۔

"یس باس"...... لوئس نے کہا اور مڑ کر ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا تم واقعی ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ہو"...... اچانک جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں تمہیں اس بارے میں کوئی شک ہے"...... مادام ہاپ نے چونک کر کہا۔

"ہاں شک اس لئے ہے کہ تمہارا رویہ ٹاپ ایجنٹوں جیسا نہیں ہے۔ کیا ٹاپ ایجنٹ اس انداز میں کام کرتے ہیں"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو کس طرح کام کرتے ہیں۔ تم بتاؤ"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"اگر تمہاری جگہ میں ہوتی تو میں تیزاب ڈالنے جیسا عامیانہ تشدد نہ کرتی۔ اگر تم واقعی کچھ پوچھنا چاہتی ہو تو اس کے اور بھی بہت سے طریقے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"کون سے طریقے ہیں تم بتا دو"...... مادام ہاپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لوئس کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا جو الماری سے تیزاب کی بوتل نکال کر اب جولیا کی طرف بڑھ رہا تھا اور مادام ہاپ کے اشارے پر وہ وہیں رک گیا۔

"اگر میں تمہیں سیکنڈ گروپ کے متعلق بتا دوں تو تمہارا ردعمل کیا ہو گا"...... جولیا نے کہا تو مادام ہاپ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیسا ردعمل۔ میں تمہاری بات سمجھی نہیں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"اس وقت ہم جس پوزیشن میں ہیں اس پوزیشن میں ہم مکمل طور پر بے بس ہیں۔ اگر ہم تمہیں بتا دیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ہمیں ہلاک کر دو پھر ہمیں بتانے کا کیا فائدہ"...... جولیا نے کہا تو عمران

اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا اپنی ذہانت سے مادام ہاپ کو ٹریپ کر رہی ہے۔

"اگر میں وعدہ کر لوں کہ تمہیں رہا کر دیا جائے گا تب"۔ مادام ہاپ نے عمران کی توقع کے عین مطابق جواب دیا۔

"تو پھر سن لو کہ ہمارا دوسرا گروپ یہاں موجود ہے لیکن وہ کس حلیے میں ہے اور کیا کر رہا ہے اس کا واقعی ہمیں علم نہیں ہے البتہ ہمارے سامان میں ایک ایکس ون زیرو ٹائپ ٹرانسمیٹر موجود ہے۔ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے اس سے رابطہ ہو سکتا ہے اور رابطہ کرنے کے بعد ہی یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ کس پوزیشن میں ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"ایکس ون زیرو ٹائپ ٹرانسمیٹر تمہیں مہیا کیا جا سکتا ہے۔ کیا تم رابطہ کرو گی ان سے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"میرا نام جولیا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"تو مس جولیا میرا وعدہ کہ اگر تم ایکس ون زیرو ٹرانسمیٹر پر اس گروپ سے رابطہ کر کے ان سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرو تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو رہا کر دوں گی لیکن فوراً نہیں بلکہ تمہارے اس دوسرے گروپ کی گرفتاری کے بعد"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں۔ دوسرا گروپ اپنی حفاظت کا خود ذمہ دار ہے اس لئے ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ تمہارے قابو میں آتا ہے یا نہیں"...... جولیا نے کہا۔

"چیری ایکس ون زیرو ٹرانسمیٹر لے آؤ"...... مادام نے چیری سے کہا۔

"لیکن مادام اس گروپ کو چیک کرنے کے لئے ایکس ون زیرو کا لنک سپیشل چیکنگ مشین سے کرنا ہو گا"...... چیری نے کارمن زبان میں کہا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً اس زبان سے واقف نہ ہوں گے لیکن ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی اس زبان کو نہ صرف اچھی طرح سمجھتے تھے بلکہ اسے روانی سے بول بھی لیتے تھے۔

"تو پھر تو اس عورت کو وہاں لے جانا پڑے گا"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام"...... چیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دو اور اسے لے چلو"...... مادام ہاپ نے کہا اور پھر وہ جولیا سے مخاطب ہو گئی۔

"چیری نے کارمن زبان میں بات کی ہے اس کا خیال ہو گا کہ تم لوگ یہ زبان نہیں جانتے لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ کارمن میں مشن مکمل کرتے رہتے ہو اس لئے لامحالہ تم یہ زبان جانتے ہو گے اس لئے مجھے اپنی اور چیری کے درمیان ہونے والی گفتگو

دوہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے اسے نہ صرف سن لیا ہو گا بلکہ اچھی طرح سمجھ بھی لیا ہو گا۔ ہم تمہارے دوسرے گروپ کو ٹریس کرنا چاہتے ہیں اس لئے ایکس دن زیرو ٹرانسمیٹر کا لنک سپیشل مشین سے کرنا ہو گا اور اس صورت میں ٹرانسمیٹر یہاں نہیں لایا جا سکتا۔ تمہیں ہمارے ساتھ وہاں جانا ہو گا اور تمہارے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی جائیں گی۔ کیا تمہیں یہ سیٹ اپ قبول ہے"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"اگر تم وعدے پر قائم ہو تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"او کے چیری اسے کھولو اور پھر اس کے دونوں ہاتھوں کو عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال کر اسے لے چلو"...... مادام ہاپ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور چیری اٹھ کر سر ہلاتا ہوا اس الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم دونوں یہاں رکو گے اور پوری طرح ہوشیار رہو گے۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اگر تمہیں احساس بھی ہو کہ یہ کوئی غلط حرکت کر رہے ہیں تو تمہیں مکمل اجازت ہے کہ تم انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... مادام ہاپ نے دروازے کے قریب کھڑے مسلح آدمیوں سے کہا۔

"یس مادام"...... ان دونوں نے کہا اس دوران چیری نے لوہے کی الماری سے ایک کلپ ہتھکڑی نکال لی۔

"لوئس تم جا کر تھرڈ سوئچ پریس کر دو اور تم دونوں ادھر آ جاؤ اور اس لڑکی کے دونوں اطراف میں گنیں تان لو تاکہ یہ کوئی غلط حرکت نہ کر سکے"...... چیری نے پہلے لوئس سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر ان دونوں مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ تیزی سے آگے بڑھے اور پھر وہ جولیا کی کرسی کے دونوں اطراف میں کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ہاتھوں میں موجود مشین گنیں جولیا کے جسم سے لگا دیں۔ عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے۔ چونکہ عمران کے نقطہ نظر سے جولیا کا ڈرامہ تیزی سے کامیابی کی طرف بڑھ رہا تھا اس لئے اس نے جان بوجھ کر کوئی بات نہ کی تھی تاکہ مادام ہاپ کسی بات پر چونک نہ جائے۔ لوئس نے سائیڈ کی دیوار پر ایک جگہ ہاتھ مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار کا ایک چھوٹا سا حصہ ایک طرف کو ہٹ گیا۔ اب وہاں باقاعدہ سوئچ پینل نظر آ رہا تھا۔ لوئس نے ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی نہ صرف جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز ہٹ گئے بلکہ اس کے ہاتھوں اور پیروں کے گرد موجود کنڈے بھی کھل کر کرسی میں غائب ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی جولیا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اپنے ہاتھ پیچھے کر لو"...... چیری نے کہا۔

"ایک منٹ میں کہیں بھاگ تو نہیں جا رہی۔ مجھے کلائیاں مسلنے دو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے باری باری اپنی کلائیاں مسلنا شروع کر دیں۔ اس کے اطراف میں موجود دونوں

مشین گن بردار اس کی سائیڈ میں کھڑے ہوئے چیری اور کرسی سے اٹھ کر کھڑی ہوئی مادام ہاپ سب اس طرح چوکنا نظر آ رہے تھے۔ ان کا انداز ایسے تھا جیسے جولیا کہیں اچانک غائب نہ ہو جائے۔

"یہ لو اب ڈال لو ہتھکڑی"...... جولیا نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے دونوں بازو عقب میں کر لئے تو چیری نے جلدی سے کلپ ہتھکڑی اس کی کلائیوں میں ڈالی اور اسے بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی سب نے اس طرح اطمینان بھرے طویل سانس لئے جیسے ان کے کاندھوں سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"لے آؤ اسے"...... مادام ہاپ نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی جبکہ جولیا اس کے پیچھے چل پڑی اور اس سے پیچھے چیری چل رہا تھا اور چیری کے پیچھے لوئس تھا۔ وہ دونوں مسلح افراد دوبارہ دروازے کے قریب جا کر کھڑے ہو گئے اور چند لمحوں بعد وہ تینوں دروازے سے باہر نکل گئے۔

"مس جولیا نے موقع سے فائدہ نہیں اٹھایا"...... صالحہ نے پاکیشیائی زبان میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ دونوں مسلح افراد یقیناً پاکیشیائی زبان سے آشنا نہ ہوں گے۔

"ابھی موقع کہاں آیا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مس جولیا ان دونوں ٹاپ ایجنٹس کو کور کر لیں گی"۔ صفدر نے بھی قدرے تشویشناک لہجے میں کہا۔

"وہ سپر ٹاپ ایجنٹ ہے۔ تم تماشہ دیکھنا۔ کلپ ہتھکڑی کھولنا اس کے لئے کوئی مسئلہ نہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ عمران کا انداز بتا رہا تھا کہ اسے جولیا کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے۔ پھر کافی دیر گزر گئی لیکن نہ ہی جولیا واپس آئی اور نہ وہ مادام ہاپ اور نہ ہی چیری کی واپسی ہوئی تو عمران کے چہرے پر بھی بے اختیار تشویش کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے لیکن پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اچانک دروازہ کھلا اور مادام ہاپ اندر داخل ہوئی۔ اس کے پیچھے چیری تھا جس کے کاندھے پر جولیا بے ہوشی کے عالم میں لدی ہوئی تھی۔

"اس احمق عورت کو کرسی پر بٹھا کر جکڑ دو۔ اس نے ہمیں احمق سمجھ لیا تھا"...... مادام ہاپ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... چیری نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے بے ہوش جولیا کو کرسی پر بٹھایا اور پھر خود وہ اس سوئچ پینل کی طرف بڑھ گیا۔ لوئس ان کے ساتھ نہ آیا تھا۔

"مجھے افسوس ہے عمران تمہاری اس لڑکی نے اپنی موت کو یقینی بنا دیا ہے۔ اس نے میری آدمی لوئس کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں اسے یہاں اس لئے لے آئی ہوں کہ تمہارے سامنے اس سے اقرار کرا کر اسے ہلاک کر دوں"...... مادام ہاپ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی لیکن اس سے پہلے کہ چیری سوئچ دباتا کرسی پر ڈھلکی ہوئی جولیا یکلخت کھسکی اور کرسی کے نیچے فرش پر ڈھیر ہو گئی۔

"اوہ پھر کھسک گئی۔ ٹھہرو میں اسے تھامتی ہوں پھر تم سوئچ آن کرنا ...... مادام ہاپ نے اٹھ کر جولیا کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جولیا کو اٹھانا ہی چاہا تھا کہ دوسرے لمحے وہ چیختی ہوئی ہوا میں کسی گیند کی طرح اچھلی اور ایک دھماکے سے دروازے کی سائیڈ پر کھڑے ہوئے دونوں مشین گن برداروں سے جا ٹکرائی اور پھر جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح جولیا نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ایک آدمی کے ہاتھوں سے نکلنے والی مشین گن موجود تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مادام ہاپ اٹھتی یا سوئچ پینل کے قریب حیرت بھرا چہرہ لئے کھڑا چیری یا وہ دونوں آدمی سنبھلتے کمرہ ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور وہ دونوں مسلح آدمی اور چیری تینوں گولیاں کھا کر نیچے گرے اور بری طرح تڑپنے لگے۔ اسی لمحے جولیا نے اچھل کر ایک طرف ہٹنا چاہا کیونکہ مادام ہاپ جو اس دوران تقریباً اٹھ کھڑی ہوئی تھی اس پر چھلانگ لگا دی تھی۔ جولیا اس کی چھلانگ سے بچنے کے لئے ایک طرف ہٹی تھی لیکن مادام ہاپ نے راستے میں ہی اپنا رخ بدل لیا تھا اس لئے وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گریں لیکن دوسرے لمحے مادام ہاپ ایک بار پھر چیختی ہوئی عقبی دیوار سے ایک دھماکے سے ٹکرائی اور پھر وہ کسی چھت سے گرنے والی چھپکلی کی طرح ایک دھماکے سے نیچے گری ہی تھی کہ جولیا الٹی قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی

اس کی لات حرکت میں آئی۔ مادام ہاپ نے نیچے گرتے ہی تیزی سے کروٹ بدلی تھی لیکن جولیا نے واقعی انتہائی مہارت سے اس کی کروٹ کا پہلے سے اندازہ لگاتے ہوئے لات ماری تھی اس لئے لات پوری قوت سے مادام ہاپ کی پسلیوں پر پڑی۔ مادام ہاپ نے چیخ کر ایک بار پھر اچھلنا چاہا تھا لیکن دوسرے لمحے جولیا اس پر جھپٹتی ہوئی نظر آئی اور اس کے ساتھ ہی مادام ہاپ ہوا میں اٹھتی ہوئی قلابازی کھا کر نیچے گری اور پھر چند لمحے تڑپنے کے بعد اس کا جسم ساکت ہو گیا تو جولیا نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے سر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر مادام ہاپ کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑی۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسکراہٹ تھی۔

"ویل ڈن جولیا۔ تم نے مادام ہاپ کو زندہ چھوڑنے اور پھر اس جیسی ٹاپ ایجنٹ کو اس انداز میں بے ہوش کر کے واقعی یہ ثابت کر دیا ہے کہ تم سپر ٹاپ ایجنٹ ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا نے واقعی کمال کر دیا ہے ورنہ یہ مادام ہوپ شاید مجھ سے بھی اتنی آسانی سے تسخیر نہ ہوتی"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے سوئچ پینل پر موجود بٹن پریس کرنے شروع

کر دیئے اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں سے آزاد ہو گئے۔

"باہر کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے اٹھتے ہی کہا۔

"باہر پانچ مسلح افراد موجود ہیں اس لئے مجھے وہاں ضرب بھی کھانی پڑی اور بے ہوش بھی ہونا پڑا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تنویر اور صفدر تم دونوں جولیا کے ساتھ جاؤ اور ان پانچوں کا خاتمہ کر دو"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھے اور صفدر نے ایک مشین گن اٹھا لی جبکہ جولیا نے بھی ایک مشین گن اٹھائی اور تیزی سے صفدر کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔ تنویر ان کے پیچھے تھا۔

"صالحہ میں اس مادام ہاپ کو کرسی پر بٹھاتا ہوں تم سوئچ پینل پر بٹن آن کر دو"...... عمران نے صالحہ سے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی دیوار کی طرف بڑھ گئی اور پھر چند لمحوں بعد مادام ہاپ بھی اسی طرح کرسی میں جکڑی گئی جس طرح اب تک وہ سب جکڑے ہوئے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر اور جولیا واپس آ گئے۔

"عمران صاحب اس عمارت میں تو بڑے سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی یہاں جدید ترین مشینری بھی ہے اور اسلحہ کا سٹور بھی ہے"...... صفدر نے اندر آ کر رپوٹ دیتے ہوئے کہا۔

"عمارت کے باہر کا چکر لگا کر آؤ تاکہ معلوم ہو کہ باہر کا ماحول

لیا ہے لیکن خیال رکھنا ہو سکتا ہے کہ باہر بھی لوگ موجود وں"...... عمران نے کہا۔

"تنویر نے چیک کر لیا ہے باہر کوئی نہیں ہے اور یہ عمارت بھی بادی سے ہٹ کر علیحدہ بنی ہوئی ہے اور تنویر باہر ہی رک گیا"۔ فدر نے جواب دیا۔

"او کے تم صالحہ کے ساتھ باہر کی نگرانی کرو میں اور جولیا اب س مادام ہاپ سے چند باتیں کر لیں"...... عمران نے مسکراتے ئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا بیرونی طرف کو بڑھ گیا جبکہ صالحہ نے لیا کے ہاتھ سے مشین گن لی اور پھر وہ بھی کمرے سے باہر چلی ی۔

"باہر کیا ہوا تھا۔ تم نے ایکشن میں کافی دیر لگا دی تھی۔ اتنی دیر نہیں چاہئے تھی"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں سے جاتے ہوئے میرا خیال تھا کہ باہر جا کر ان کو کور کر ں گی کیونکہ یہاں بہرحال دو مسلح آدمی تھے اور مجھے یہ خطرہ تھا کہ ں ان میں سے کوئی تم لوگوں پر فائر نہ کھول دے لیکن مشین م میں پہنچتے ہوئے مادام ہاپ نے ایک مسلح آدمی کو وہیں بلوا لیا اب مجھے مزید موقع نہ مل سکتا تھا اس لئے میں نے کلپ ہتھکڑی ل لی لیکن میں موقع کے انتظار میں رہی اور پھر موقع ملتے ہی میں اس مسلح آدمی اور اس لوئس کو بے ہوش کر دیا لیکن اس مادام پ اور چیری دونوں نے مجھے کور کر لیا اور میں دانستہ بے ہوش ہو

گئی۔ میرا خیال تھا کہ میرے بے ہوش ہوتے ہی یہ تھوڑے سے
مطمئن ہوں گے تو میں ان پر ایک بار پھر حملہ کر دوں گی لیکن باقی
مسلح افراد شاید آوازیں سن کر اندر آگئے۔ اسی لمحے اس مادام ہاپ نے
چیری کو کہا کہ وہ مجھے اٹھا کر ٹارچنگ روم میں لے چلے تاکہ وہاں جا
کر مجھے سب کے سامنے ہلاک کیا جائے جس پر میں نے اداکاری جاری
رکھنے کا سوچ لیا۔ لوئس کی کنپٹی پر چونکہ کلپ ہتھکڑی پڑی تھی اس
لئے وہ تو ختم ہو گیا تھا جبکہ دوسرے مسلح آدمی کو وہ لوگ اٹھا کر لے
گئے تھے۔ وہ صرف بے ہوش تھا اور پھر یہ لوگ مجھے یہاں لے آئے او
اس کے بعد جو کچھ ہوا تمہارے سامنے ہوا"۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اس بار تو شاید قسمت سے تم بچ گئی ہو۔ آئندہ محتاط رہنا یہ
مزاج عورتیں اچانک فائر بھی کھول دیا کرتی ہیں"...... عمران نے
قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور میں اس کے لئے پوری طرح تیار تھی"۔ جولیا
نے جواب دیا۔

"اوکے اب اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے ماکو جزیرے کے
بارے میں بات چیت ہو سکے"...... عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی
ہوئی کرسی سے اٹھی اور سامنے کرسی میں جکڑی ہوئی مادام ہاپ کی
طرف بڑھ گئی۔ اس نے مادام ہاپ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے
بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب مادام ہاپ کے جسم میں حرکت کے
تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹائے اور واپس آکر عمران

کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گئی۔ کمرے میں دونوں مسلح افراد کی لاشوں
کے ساتھ ساتھ چیری کی گولیوں سے چھلنی لاش ویسے ہی پڑی ہوئی
تھی اور پھر چند لمحوں بعد مادام ہاپ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول
دیں۔

"میں نے تو تمہیں مشورہ دیا تھا کہ ہوپ نام رکھ لو تاکہ امید
قائم رہے لیکن تم نے میرا مشورہ نہ مانا"...... عمران نے بڑے سادہ
سے لہجے میں کہا تو مادام ہاپ نے چونک کر سامنے بیٹھے ہوئے عمران
اور جولیا کی طرف دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لیا۔

"تمہاری یہ جولیا واقعی اچھی ایجنٹ ہے۔ اصل میں میرا خیال تھا
کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں چونکہ کوئی غیر ملکی عورت نہیں ہو
سکتی اس لئے لامحالہ یہ تمہاری گرل فرینڈ ہو گی جسے تم نے تھوڑی
بہت تربیت دے کر اپنے ساتھ رکھا ہوا ہو گا لیکن اب مجھے احساس
ہو رہا ہے کہ میرا خیال غلط تھا۔ بہرحال اس پیشے میں تو ایسا ہوتا ہی
رہتا ہے"...... مادام ہاپ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ تم واقعی ٹاپ ایجنٹ ہو مادام ہاپ ورنہ تمہاری جگہ کوئی
اور ہوتا تو اس کا ردعمل کچھ اور ہوتا"...... عمران نے تحسین بھرے
لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کیا اس لئے مجھے
یقین ہے کہ تم بھی ایسا نہیں کرو گے ویسے اگر تم ایسا کرو گے بھی
تو بہرحال مجھے برداشت کرنا ہے۔ میرے یہاں موجود سارے

ساتھی یقیناً ہلاک ہو چکے ہوں گے لیکن اب تم کیا چاہتے ہو"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"ہم نے مشن مکمل کرنا ہے مادام ہاپ اور یہ مشن جزیرہ نواجی میں نہیں بلکہ جزیرہ ماکو میں ہے اور ہمیں بتایا گیا تو یہی گیا ہے کہ جزیرہ ماکو کو ناقابل تسخیر بنا دیا گیا ہے لیکن بہرحال تمہارا رابطہ وہاں کے انچارج سے ہو گا اس لئے اب تم نے ہمارے وہاں پہنچنے کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرنا ہے صرف پہنچنے کا اس کے بعد کیا ہوتا ہے تمہاری ذمہ داری نہ ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال غلط تھا کہ تمہارا کوئی دوسرا گروپ بھی ہے ورنہ تم خود وہاں جانے کی بات نہ کرتے لیکن پھر تم اصل شکلوں میں کیوں یہاں آئے تھے"...... مادام ہاپ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم سمجھی ہو یہی کچھ سمجھانا مقصود تھا تاکہ تم دوسرے گروپ کے چکر میں پڑی رہو اور ہم تمہارے آدمیوں کو کور کر کے وہاں تک پہنچنے کے لئے کوئی راستہ نکال سکیں اور تم نے دیکھا کہ تم خود اسی لائن پر چل پڑیں جس پر ہم تمہیں لے جانا چاہتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو مادام ہاپ نے ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ میں نے تمہارے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا لیکن جہاں تک ماکو جزیرے کا تعلق ہے یہ حقیقت ہے کہ میرا اس

سے نہ ہی کوئی تعلق ہے اور نہ کوئی رابطہ اور نہ اس کی ضرورت سمجھی گئی ہے۔ میرے لئے مشن صرف تمہارا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ تھا۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں اور مجھے اعتراف ہے کہ میں اپنے مشن کے پہلے ہی مرحلے میں بری طرح ناکام رہی ہوں"...... مادام ہاپ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے محسوس کر لیا کہ مادام ہاپ درست کہہ رہی ہے اس کا واقعی کوئی تعلق اس جزیرے ماکو سے نہیں ہے ورنہ اس کا لہجہ مختلف ہوتا۔

"اوکے مجھے یقین آگیا ہے کہ تم درست کہہ رہی ہو لیکن اس صورت میں اب تمہاری زندگی ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتی"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایک گولی مار کر میری زندگی ختم کر سکتے ہو کر دو"...... مادام ہاپ نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ تم واقعی آہنی اعصاب رکھتی ہو۔ تمہاری ان باتوں نے تمہاری قدر میرے دل میں بڑھا دی ہے اس لئے اب نہ صرف تم زندہ رہو گی بلکہ تمہیں رہا بھی کر دیا جائے گا اور اس کے بعد بھی تم پر کوئی پابندی نہیں ہو گی کہ تم ہمارے خلاف کیا ایکشن لیتی ہو لیکن اتنی بات بتا دوں کہ میں ایسا فیصلہ بار بار نہیں کیا کرتا۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمارا اب جزیرہ نواجی پر رہنا فضول ہے ہم تو یہاں آئے ہی اس لئے تھے کہ تمہارے ذریعے ماکو جزیرے تک پہنچ سکیں ورنہ ہم براہ راست وہاں پہنچ جاتے"...... عمران نے کہا اور کرسی سے

اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جولیا بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"جولیا جا کر سوئچ آف کر دو تاکہ مادام ہاپ اس کرسی کے راڈز سے نجات حاصل کر سکے"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اس دیوار کی طرف بڑھ گئی جس میں سوئچ پینل تھا۔ عمران آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے مادام ہاپ کی کنپٹی پر پڑا اور مادام ہاپ کے حلق سے چیخ نکلی۔ عمران کا ہاتھ دوسری بار گھوما اور اس بار مادام ہاپ کے حلق سے چیخ بھی نہ نکل سکی اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اسے زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے عمران"...... جولیا نے جو سوئچ پینل کے قریب جا کر رک گئی تھی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اس کے جسم میں روستال فون نصب کرنا چاہتا ہوں۔ یہ لامحالہ ہمارے پیچھے ماکو جزیرے جانے کی کوشش کرے گی اور اس کے لئے لامحالہ اس نے کسی نہ کسی سے معلومات حاصل کرنی ہیں اور یہی معلومات ہمارے کام آئیں گی"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سوئچ بورڈ پر آن اکلوتے بٹن کو آف کر دیا۔

کیپٹن شکیل کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہونے لگیں اور اس درد کی شدت نے ہی اس کے ذہن کو پوری طرح بیدار کر دیا تھا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسی سے باندھ دیا گیا ہے۔ اس نے ادھر ادھر نظریں گھمائیں تو اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی اسی طرح کرسیوں پر رسیوں سے جکڑے ہوئے بیٹھا پایا جبکہ ایک فوجی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے چوہان کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا جبکہ باقی ساتھی جو اس کے بعد کرسیوں پر موجود تھے ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ اس کے جسم میں دوڑنے والے درد کی لہریں

اس ہوش میں لانے والے انجکشن کی وجہ سے ہیں۔ اس نے اب کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ یہ ایک لکڑی کا بڑا سا کیبن تھا اور اس میں ان کرسیوں کے علاوہ چار پانچ اور کرسیاں بھی موجود تھیں۔ اس کے علاوہ اس میں اور کوئی چیز نہیں تھی۔ لکڑی کے کیبن کی وجہ سے کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ وہ اور اس کے ساتھی جزیرہ پر ہی موجود ہیں۔ اس نے اب اپنے جسم کے گرد موجود رسی کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ فوجی جب کسی کو رسی سے باندھتے ہیں تو وہ کیا طریقہ اختیار کرتے ہیں اس لئے اس نے اپنے دونوں بازو جو عقب میں کر کے علیحدہ رسی سے باندھے گئے تھے کو آزاد کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ ان کی انگلیوں نے مڑ کر وہ مخصوص گانٹھ تلاش کرنا شروع کر دی اور چند لمحوں کی کوشش کے بعد وہ رسی کا وہ چھوٹا سا سرا تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا جو فوجیوں کی مخصوص گانٹھ کا نتیجہ ہوتا تھا۔ اس نے رسی کو دو انگلیوں کے درمیان اچھی طرح پکڑا اور پھر انگلیوں کو مخصوص انداز میں جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ چند جھٹکوں کے بعد ہی اس کی کلائیوں پر موجود رسی ڈھیلی پڑ گئی تو اس نے تیزی سے اپنی کلائیوں کو ایک دوسرے کی مخالف سمت میں حرکت دینی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد اس کے دونوں ہاتھ رسی کی بندش سے آزاد ہو چکے تھے۔ فوجی اب سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے صدیقی کے بازو میں انجکشن لگانے میں مصروف تھا اس لئے اس کی کیپٹن شکیل کی طرف پشت تھی جبکہ کیپٹن شکیل کے ساتھ بیٹھے

ہوئے چوہان کے جسم میں اب حرکت کے تاثرات نظر آنے لگ گئے تھے۔ اس نے تیزی سے اپنے دونوں بازوؤں کو ذرا سا سائیڈ میں کیا اور پھر ایک ہاتھ کو موڑ کر اس نے اوپر کی طرف اٹھایا اور چند لمحوں بعد ہی وہ اس گانٹھ کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا جس سے اس کے جسم کے گرد رسی باندھی گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ گانٹھ کھولتا انجکشن لگانے والا مڑا اور کیپٹن شکیل نے اپنے بازوؤں کو ساکت کر دیا تاکہ اسے احساس نہ ہو سکے کہ کیپٹن شکیل کیا کارروائی کر چکا ہے۔

"مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ تم لوگ۔ تم نے یہاں آکر اپنی موت کو یقینی بنا لیا ہے"...... اس فوجی نے کیپٹن شکیل کو ہوش میں دیکھ کر اس سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے کیبن کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ مسٹر"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ دروازے کے قریب رک گیا۔

"ہمیں تو اس چانگو نے بتایا تھا کہ جب وہ عورتیں لے کر آتا ہے تو یہاں کا حفاظتی نظام آف کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہمیں کیسے بے ہوش کر دیا گیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس نے تمہاری آمد کے متعلق ٹرانسمیٹر پر پہلے ہی کمانڈر جوزف کو بتا دیا تھا اور کمانڈر جوزف چونکہ تم سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے حکم دیا تھا کہ تمہیں بے ہوش کر کے جزیرے پر لے آیا

جائے لیکن پھر معلوم ہوا کہ تم پہلے ہی غوطہ خوری کے لباس میں سمندر میں اتر گئے ہو تو کمانڈر جوزف نے اسٹیمر سے سپلائی روک دی اور آپریشن روم آن کر دیا اس طرح تم سب جیسے ہی جزیرہ پر پہنچے تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لا کر باندھ دیا گیا۔اس کے بعد آپریشن روم آف کر کے اسٹیمر سے سپلائی کی کارروائی مکمل کی گئی اور اب چونکہ کمانڈر جوزف اس سپلائی سے فارغ ہونے والے ہیں اس لئے انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم لوگوں کو ہوش میں لے آؤں۔ ابھی کمانڈر جوزف یہاں آئیں گے اور تم سے پوچھ گچھ کریں گے"...... اس فوجی نے جواب دیا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔اس کے باہر جاتے ہی کیپٹن شکیل کے ہاتھوں نے تیزی سے حرکت کرنی شروع کر دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ ہاتھ ہو گیا ہے"......چوہان نے کہا۔

"ہاں لیکن میں نے اپنے ہاتھ کھول لئے ہیں اور اب میں رسی بھی کھول لوں گا۔ہمیں فوری حرکت میں آنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے گانٹھ کھولنی شروع کر دی اور چند لمحوں بعد ہی وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔اس کے ساتھ ہی رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں اور کیپٹن شکیل نے تیزی سے رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد سب ساتھی بھی ان رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے۔

"ہمارا سامان ان لوگوں کے پاس ہے اور یہاں ایک ہزار تربیت

یافتہ فوجی موجود ہیں اس لئے ہم بغیر کسی اسلحہ کے یہاں کچھ نہیں کر سکتے۔میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس کمانڈر جوزف کو قابو میں کر کے اس کی مدد سے اسلحہ اور اپنا سامان حاصل کرنا چاہئے"۔صدیقی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک دروازے کے باہر بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ سب تیزی سے کیبن کے دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا فوجی اندر داخل ہوا۔اس کے پیچھے دو اور فوجی تھے۔وہ چونکہ انتہائی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے اندر آئے تھے اس لئے اس سے پہلے کہ وہ کرسیوں کو خالی دیکھتے وہ تینوں اندر پہنچ چکے تھے۔

"یہ کیا۔کیا مطلب"...... ان تینوں نے ہی یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور اسی لمحے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں نے ان تینوں پر چھلانگیں لگا دیں اور دوسرے لمحے وہ تینوں ہی ان کے بازوؤں کی گرفت میں تھے۔ان کے منہ انہیں پکڑنے والوں نے بند کر رکھے تھے۔انہوں نے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے جدوجہد کرنی چاہی تو صدیقی، کیپٹن شکیل اور نعمانی تینوں نے ان کی گردنوں کے گرد موجود بازوؤں کو مخصوص انداز میں جھٹکے دیئے تو ان تینوں کے جسم ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔

"انہیں لٹا دو۔ہمیں پہلے اس کنٹرول روم پر قبضہ کرنا ہے۔میں باہر دیکھتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"باہر مت جاؤ کیپٹن۔ ہو سکتا ہے باہر ان کی چیکنگ مشینری موجود ہو۔ انہی سے ساری بات پوچھی جا سکتی ہے"...... چوہان نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمیں کم از کم یہ تو دیکھنا پڑے گا کہ اس کیبن کی پوزیشن کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ایک آواز دے کر یہیں سے اپنے ساتھیوں کو بلوا لیں۔ میں دور نہیں جاؤں گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے سر باہر نکال کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"انہیں کرسیوں پر باندھ دو"...... صدیقی نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر ان تینوں کو کرسیوں پر بٹھا کر انہی رسیوں سے باندھ دیا گیا۔ اسی دوران کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا۔

"یہ کیبن علیحدہ جگہ پر ہے۔ قریب کوئی اور کیبن وغیرہ نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر انہیں ہوش میں لے آیا جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"اصل مسئلہ تو یہاں کنٹرول کرنے کا ہے۔ وہ کس طرح ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ان کے لباس پہن لینے سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ یہاں ہر آدمی کے کوائف کمپیوٹر میں فیڈ ہیں اور کمپیوٹر فیڈنگ ایسی ہوتی ہے کہ میک اپ کے باوجود آدمی چیکنگ سے نہیں بچ سکتا"۔ صدیقی نے جواب دیا۔

"ایک ہی صورت ہے کہ انہیں زندہ رکھنے کے وعدے پر ان سے ہی معلوم کیا جائے کہ ہم کس طرح بچ سکتے ہیں"...... چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ ان تینوں میں سب سے آگے تھا اس لئے یہ کمانڈر ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے ایک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے قدرے بارعب چہرے والے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور چوہان نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو چوہان پیچھے ہٹ گیا۔

"ان کے پاس اسلحہ نہ ہونے پر بھی مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ انہیں باندھتے ہوئے میں نے ان کی تلاشی لی ہے لیکن ان کے پاس پسٹل تک نہیں ہے"...... صدیقی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تمہارا نام جوزف ہے اور تم اس جزیرے کے کمانڈر ہو"۔ کیپٹن شکیل نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ آدمی چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تم۔ تم کیسے بندشوں سے آزاد ہو گئے۔ کیا انتھونی نے غداری

کی ہے۔ اس نے تمہیں ہوش میں لانے کے ساتھ ساتھ آزاد بھی کر دیا تھا"۔ اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ یہ اس آدمی کی بات کر رہا ہے جس نے انجکشن لگا کر انہیں ہوش دلایا تھا۔

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... کیپٹن شکیل نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں میرا نام جوزف ہے اور میں کمانڈر ہوں لیکن یہ سن لو کہ تم چاہے مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کیوں نہ کر دو تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے۔ یہاں قدم قدم پر تمہاری موت کے سامان موجود ہیں اور تم اب تک زندہ بھی اس لئے رہے ہو کہ میں تم سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا تھا ورنہ اب تک تمہاری لاشیں مچھلیاں چٹ کر چکی ہوتیں"...... کمانڈر جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔ وہ اب پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"تمہیں ہمارے متعلق چانگو نے کیا بتایا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو کمانڈر جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ اس نے کیا بتانا تھا۔ اس نے بھاری رقم لینے کے لئے تمہیں ساتھ لیا اور ساتھ ہی مجھے اطلاع بھی دے دی۔ ظاہر ہے تم دشمن ایجنٹ ہو اور کون ہو سکتے ہو"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"اگر ہم دشمن ایجنٹ ہوتے تو کیا ہمارا دماغ خراب ہو گیا تھا کہ ہم اس انداز میں یہاں آتے۔ ہمیں معلوم نہیں ہے کہ جو شخص یہاں

دولت کے لالچ میں عورتیں سپلائی کرتا ہے اور یہاں سے پھل معاوضے میں لے جاتا ہے وہ تھوڑی سی دولت کی وجہ سے اپنا یہ مستقل کاروبار ہی ختم کر دے گا اور کیا اس کرایہ کے آدمی پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور کمانڈر جوزف کے چہرے پر پہلی بار حیرت کے تاثرات ابھرے۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ کون ہو تم"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"کمانڈر جوزف تم جیسا احمق کمانڈر ہم نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ کیا تمہیں اتنا خیال نہیں آیا کہ یہاں عورتوں کی سپلائی کی رپورٹ سے ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو یہ خدشہ نہیں پیدا ہو سکتا کہ ان عورتوں میں دشمن ایجنٹ بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ کیا ریڈ زیرو ایجنسی ان رپورٹوں کے باوجود بھی خاموش رہتی"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو کمانڈر جوزف کی آنکھیں پھیلنے لگیں۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پہلی بار قدرے خوف کے تاثرات بھی نمودار ہو گئے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم دشمن ایجنٹ نہیں ہو بلکہ تمہارا تعلق ریڈ زیرو ایجنسی سے ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"اب تم نے عقل استعمال کرنی شروع کر دی ہے کمانڈر جوزف۔ ہم نے ثبوت حاصل کرنا تھا اس لئے ہم نے خاص طور پر چانگو سے کام لیا تھا۔ اس کے علاوہ ہمارے سامان میں تم نے بے

ہوش کر دینے والی گیس کے خصوصی گن پسٹل دیکھے ہوں گے۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ ہم یہاں یہ گیس پھیلا کر تم سب کو ان عورتوں سمیت بے ہوش کر دیتے اور پھر اعلیٰ حکام کو ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی جاتی اور اس کے بعد اعلیٰ حکام خود یہاں آکر تمہیں اور ان عورتوں کو دیکھتے۔ اس کے بعد کیا ہوتا اس کا اندازہ بہرحال تمہیں ہو گا"۔ کیپٹن شکیل واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں بات کر رہا تھا۔

"لیکن تمہارا لہجہ تو ایکریمین نہیں ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو کیا تمہارا خیال ہے کہ ریڈ زیرو ایجنسی میں صرف ایکریمین ہی بھرتی کئے جا سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم ایکریمین نہیں ہو۔ تو پھر تم میک اپ میں ہو لیکن تمہیں ایکریمین میک اپ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ مجھے پہلے اندازہ تھا کہ دشمن ایجنٹ بہرحال ایکریمین نہیں ہو سکتے اس لئے میں یہاں آیا تھا کہ تم سے پوچھ گچھ کرنے کے بعد اگر ضرورت پڑے تو تمہارے میک اپ بھی چیک کئے جائیں"۔ کمانڈر جوزف نے کہا۔

"اگر ہم ایکریمین میک اپ میں نہ ہوتے تو چانگو کبھی بھی ہمیں یہاں نہ لاتا۔ ہمیں کام کرنے کے دوران بہت کچھ دیکھنا پڑتا ہے کمانڈر جوزف"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو کمانڈر جوزف کے چہرے

مایوسی اور خوف کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"یہ۔ یہ عورتوں والا سلسلہ تو ہمارے یہاں آنے سے پہلے کا چل رہا ہے۔ کمانڈر میگی جاتے ہوئے مجھے سب کچھ بتا گیا تھا"...... کمانڈر جوزف نے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

"ہمیں معلوم ہو گیا ہے لیکن وہ تو ثبوت سمیت نہیں پکڑا گیا لیکن تم ثبوت سمیت پکڑے جا سکتے ہو اور اتنی بات تو تمہیں بھی معلوم ہو گی کہ باقی فوجیوں کی نسبت بطور کمانڈر تمہارا انجام زیادہ عبرتناک ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن کیا تم میرے ساتھ رعایت نہیں کر سکتے۔ جو چاہو تمہیں مل سکتا ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"تم کیا رعایت چاہتے ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی کہ تم اعلیٰ حکام کو رپورٹ نہ دو۔ میں ان عورتوں کو فوری طور پر واپس بھجوا دیتا ہوں اور تم جتنی دولت چاہو تمہیں مل سکتی ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"دولت تمہارے پاس کہاں سے آ گئی"...... کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جو پھل چانگو لے جاتا ہے اس میں میرا بھی حصہ ہوتا ہے۔ میں چانگو کو کال کر کے ان عورتوں کو بھی واپس بھجوا دوں گا اور اسے کہہ کر دولت بھی منگوا لوں گا"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم ایسا ہی کر دو گے۔ یہ بھی

تو ہو سکتا ہے کہ ہم تمہیں رہا کر دیں اور تم الٹا ہمیں ہی ہلاک کر د
اور پھر ہماری یہاں آمد سے ہی انکار کر دو"..... کیپٹن شکیل نے کہا

"تم جس طرح چاہو میں تمہیں گارنٹی دے سکتا ہوں مجھ پر یقین
کرو۔ مجھے اپنی زندگی عزیز ہے"..... کمانڈر جوزف نے کہا۔ وہ جس
طرح آسانی سے ٹریپ ہو گیا تھا اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ اس
کا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے نہیں ہے ورنہ وہ اتنی آسانی سے قابو میں
نہ آجاتا۔

"ایک حل ہو سکتا ہے کہ تم ہمارا سامان یہاں منگواؤ۔ ہم یہاں
بے ہوش کرنے والی گیس پھیلا دیں گے پھر تم اس چانگو کو کا
کرو۔ ان عورتوں کو اس بے ہوشی کے عالم میں واپس کر دو اور ہمیں
ہماری مطلوبہ دولت دو اس کے بعد ہماری یہاں سے روانگی
بندوبست کرو۔ اس کے بعد تم اپنے ساتھیوں سے کچھ بھی کہہ
ہو۔ ہمارے پاس بہرحال تمہارے خلاف کوئی ثبوت نہیں رہے
اس لئے ہم پھر کوئی رپورٹ نہیں کریں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا

"ٹھیک ہے۔ میری جیب میں خصوصی ٹرانسمیٹر موجود ہے اسے
نکال کر میری بات کراؤ"..... کمانڈر جوزف نے کہا تو کیپٹن شکی
کے اشارے پر صدیقی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ا
کی اندرونی جیب سے ایک فکسڈ فریکونسی کا لوکل ٹائپ ٹرانسمیٹ
نکال چکا تھا جس پر انٹرکام کی طرح بٹن موجود تھے۔

"کس کو کال کرو گے اور کیا کال کرو گے"۔ کیپٹن شکیل نے

انسمیٹر صدیقی سے لے کر اسے الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتے ہوئے
یا۔

"تمہارا سامان سپیشل سٹور میں ہے۔ میں سٹور انچارج کیپٹن
کم کو کال کر کے کہوں گا کہ وہ تمہارا سامان یہاں پہنچا دے۔
انڈر جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو بات لیکن خیال رکھنا اگر تم نے اسے کوئی غلط
شارہ کیا تو ہم تو بہرحال بچ ہی جائیں گے لیکن تم دوسرا سانس نہ
لے سکو گے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جب تمہارے ساتھ معاملہ طے ہو گیا ہے تو پھر میں ایسی
کت کیوں کروں گا"..... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"کون سے نمبر ہیں سپیشل سٹور کے"..... کیپٹن شکیل نے
انڈر جوزف کے قریب ہوتے ہوئے کہا تو کمانڈر جوزف نے نمبر بتا
یئے۔ کیپٹن شکیل نے نمبر پریس کئے اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر کے اس
تے اسے کمانڈر جوزف کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو کمانڈر جوزف کالنگ۔ اوور"..... کمانڈر جوزف نے تیز اور
مانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر، کیپٹن مالکم اٹنڈنگ یو۔ اوور"..... ٹرانسمیٹر سے ایک
ز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیپٹن مالکم آنے والوں کا سامان لے کر خود سائیڈ کیبن میں آ
ابھی اور اسی وقت۔ اوور"..... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"یس سر۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جلدی آؤ اور تمام سامان لے کر آؤ۔ اوور اینڈ آل"۔ کمانڈر جوزف نے کہا تو کیپٹن شکیل نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب مجھے چھوڑ دو تاکہ میں ان سے سامان لے لوں"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"وہ ہم لیں گے فکر مت کرو ہم نے جو معاہدہ تم سے کیا ہے وہ اپنی طرف سے اسے ہر حالت میں پورا کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور کمانڈر جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کتنی دیر لگے گی اس یہاں تک آنے میں"...... کیپٹن شکیل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دس منٹ"...... کمانڈر جوزف نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جب یہ کیپٹن مالکم آئے تو کمانڈر جوزف کا منہ بند ہونا چاہئے مائیکل"...... کیپٹن شکیل نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... چوہان نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل دروازے کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا جبکہ باقی ساتھی بھی اس کے ساتھ کر کھڑے ہو گئے۔ البتہ چوہان کمانڈر جوزف کے قریب کھڑا ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد باہر قدموں کی آواز سنائی دی تو کیپٹن شکیل نے اشارہ کیا تو چوہان نے تیزی سے کمانڈر جوزف کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک آدمی تھیلے پشت پر لادے، دونوں

بغلوں میں لٹکائے اور دونوں ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے اندر داخل ہوا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا کیپٹن شکیل کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور آنے والا تھیلوں سمیت چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل گرا ہی تھا کہ صدیقی کی لات حرکت میں آئی اور نیچے گر کر اٹھتا ہوا کیپٹن مالکم ایک بار پھر چیخ مار کر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا تو کیپٹن شکیل نے دروازہ بند کر دیا جبکہ چوہان نے کمانڈر جوزف کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا اور باقی ساتھیوں نے تھیلے کیپٹن مالکم کے جسم سے ہٹانے شروع کر دیئے۔

"اس کیبن کے باہر کہاں تمہاری چیکنگ مشینری نصب ہے"...... کیپٹن شکیل نے کمانڈر جوزف سے پوچھا جو منہ بند ہونے کی وجہ سے اب مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"چیکنگ مشینیں ساحل کے ساتھ ساتھ ہیں۔ اندر نہیں ہیں۔ اندر چیکنگ کی کیا ضرورت ہے"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا چیکنگ سنٹر یہاں سے کتنے فاصلے پر ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"وہ جزیرے کے درمیان میں ہے یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر ہو گا"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"اور رہائشی علاقہ کس طرف ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس سنٹر کے گرد رہائشی بارکیں ہیں"...... کمانڈر جوزف نے

جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"تم لوگ بے ہوش کر دینے والی گنیں لے کر باہر جاؤ اور کام مکمل کرو۔ میں یہیں رہوں گا"...... کیپٹن شکیل نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"ہم ٹھیک پانچ منٹ بعد فائر کھول دیں گے"۔ چوہان نے کہا۔

"اوکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور چوہان اور دوسرے ساتھی بیگز میں سے نکالے گئے مخصوص پسٹل اٹھائے ایک ایک کر کے دروازے سے باہر چلے گئے۔ کیپٹن شکیل نے ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھا۔

"جس وقت میں کہوں تم نے بھی اپنا سانس روک لینا ہے کمانڈر جوزف"...... کیپٹن شکیل نے کمانڈر جوزف سے کہا تو کمانڈر جوزف نے اثبات میں سرہلا دیا۔ کیپٹن شکیل کے اس فقرے سے اس کے ستے ہوئے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید کیپٹن شکیل کے اس فقرے سے اسے یقین ہو گیا تھا کہ یہ لوگ اپنی بات پر قائم ہیں۔

"سانس روک لو"...... کیپٹن شکیل نے پانچ منٹ گزرتے ہی کمانڈر جوزف سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی سانس روک لیا۔ اسے معلوم تھا کہ جو گیس وہ استعمال کے لئے ساتھ لے آئے ہیں وہ خصوصی گیس ہے جو انتہائی زود اثر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت جلد اپنا اثر ختم کر دیتی ہے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اسے

کھلی جگہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ سانس روکے ہوئے مسلسل گھڑی دیکھتا رہا اور جب دو منٹ پورے ہو گئے تو اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر کھل کر سانس لینے لگا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے کمانڈر جوزف کی طرف دیکھا تو اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا اور اس کی حالت تباہ ہو رہی تھی۔

"سانس لے لو اثر ختم ہو چکا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو کمانڈر جوزف نے جلدی سے سانس لینا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح تیزی سے سانس لے رہا تھا جیسے اسے صدیوں بعد سانس لینے کا موقع ملا ہو۔ تھوڑی دیر بعد چوہان واپس آگیا لیکن باقی ساتھی نہیں آئے تھے۔

"باقی ساتھی کہاں ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"وہ چیکنگ کے لئے گئے ہیں"...... چوہان نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ سب واپس آگئے۔

"سب بے ہوش ہو چکے ہیں۔ عورتیں بھی اور مرد بھی"۔ صدیقی نے اندر آکر کیپٹن شکیل سے کہا۔

"کمانڈر جوزف اب تم بتاؤ کہ ماکو جزیرے پر جانے کے لئے کیا طریقہ استعمال کیا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کمانڈر جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب ماکو جزیرے پر مگر کیوں۔ تم۔ تم"...... کمانڈر

جوزف نے بے اختیار چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایک بار
پھر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" مطلب یہ کمانڈر جوزف کہ ہم نے ماکو جزیرے میں داخل ہونا
ہے اس لئے اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو ہمیں وہاں پہنچنے کا کوئی
محفوظ راستہ بتا دو یا پھر یہ بتا دو کہ شٹل سے کس طرح محفوظ طریقے
سے گزرا جا سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" تو تم ریڈ زیرو ۶ ایجنسی کے آدمی نہیں ہو"...... کمانڈر جوزف
نے کہا۔

" ریڈ زیرو ۶ ایجنسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ اس طرح یہاں
آئے۔ اس کے آدمی براہ راست ہیلی کاپٹر پر بھی تو یہاں اچانک پہنچ
سکتے تھے۔ تم جیسا احمق کمانڈر میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔
تم حد درجہ سادہ لوح آدمی ہو"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" لیکن یہاں سے ماکو جزیرے پر تو کوئی نہیں جا سکتا اور جہاں
تک شٹل کی بات ہے تو شٹل تین ماہ میں ایک بار یہاں تک لنک کی
جاتی ہے تاکہ ضروری سپلائی اس شٹل کے راستے بھجوائی جا سکے اور
ابھی دو ہفتے پہلے یہ سپلائی بھجوائی جا چکی ہے اور اس لئے اب یہ شٹل
تین ماہ بعد لنک ہو گی اس سے پہلے تو نہیں ہو سکتی"...... کمانڈر
جوزف نے کہا۔

" شٹل کے لنک ہونے کا کیا مطلب"...... کیپٹن شکیل نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شٹل مسلسل اس جزیرے سے لنک نہیں رہتی بلکہ اسے واپس
کھینچ لیا جاتا ہے اور جب وہ لوگ چاہتے ہیں کسی مشینری کے ذریعے
اسے بچھا کر اس جزیرے سے لنک کر دیتے ہیں لیکن تین ماہ بعد اس
سے پہلے کسی صورت میں بھی نہیں"۔ کمانڈر جوزف نے جواب دیا۔

" لیکن ہم نے ہر صورت میں اس جزیرے میں داخل ہونا ہے"۔
کیپٹن شکیل نے کہا۔

" چاہے تم مجھے کیا میرے تمام لوگوں کو مار ڈالو لیکن ہم تمہیں
کوئی راستہ بتا ہی نہیں سکتے کیونکہ حقیقتاً کوئی راستہ ہے ہی
نہیں"۔ کمانڈر جوزف نے کہا تو کیپٹن شکیل سمجھ گیا کہ کمانڈر
جوزف درست کہہ رہا ہے۔

" اس جزیرے پر کیسے حفاظتی انتظامات ہیں"...... کیپٹن شکیل
نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم کیونکہ میں کبھی وہاں نہیں گیا اور نہ ہی میرا
کوئی آدمی گیا ہے اور نہ ہمیں وہاں جانے کی اجازت ہے"...... کمانڈر
جوزف نے کہا۔

" وہاں کا انچارج کون ہے"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

" مجھے نہیں معلوم کیونکہ ہمارا ان سے کسی قسم کا کوئی رابطہ ہی
نہیں ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

" ہونہہ۔ ٹھیک ہے میں تمہارا آپریشن روم چیک کر لوں اس
کے بعد بات ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور دروازے کی طرف

مڑ گیا۔

"اسے بھی بے ہوش کر دو چوہان"...... کیپٹن شکیل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے چوہان سے کہا اور پھر وہ باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوسرے ساتھیوں سمیت اس آپریشن روم میں پہنچ گیا لیکن وہاں ایک کمپیوٹر اور چیکنگ مشینری کے علاوہ اور کوئی ایسی مشین نہیں تھی جس سے وہ ماکو جزیرے پر کسی طرح رابطہ کر سکتا۔

"یہاں کی تلاشی لو شاید کوئی ڈائری یا کوئی فون بک ایسی مل جائے جس سے ہمیں کوئی مدد مل سکے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو آپریشن روم کی تلاشی شروع ہو گئی لیکن مکمل چھان بین کے باوجود کوئی چیز نہ مل سکی۔

"اب کیا کیا جائے"...... کیپٹن شکیل نے باقی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں موٹر بوٹ موجود ہے اس میں سوار ہو کر اس طرف چل پڑتے ہیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... نعمانی نے کہا۔

"نہیں اس طرح وہاں جانا سوائے خودکشی کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں عمران سے رابطہ کرنا چاہئے عمران کا ذہن قدرت نے خصوصی ساخت کا بنایا ہے کہ وہ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل نکال ہی لیتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"ہاں میرا خیال ہے کہ اب واقعی عمران صاحب سے رابطہ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ سامان میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہے وہ لے

آؤ"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہیں چلے چلتے ہیں"...... باقی ساتھیوں نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور صفدر برآمدے میں موجود تھے جبکہ جولیا اور صالحہ دونوں کمرے کے اندر مادام ہاپ کے ساتھ موجود تھیں۔ یہ وہی عمارت تھی جس میں مادام ہاپ نے انہیں بے ہوشی کے دوران پہنچایا تھا۔ عمران نے اس عمارت کو ہی اپنا ہیڈ کوارٹر بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ مادام ہاپ کے یہاں موجود ساتھی ہلاک ہو گئے تھے جبکہ عمران نے مادام ہاپ کو بے ہوش کر دیا تھا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ مادام ہاپ کے جسم میں روسٹال فون نصب کر دے گا۔ چنانچہ یہ فون صفدر جا کر ہوٹل کے کمرے میں موجود اپنے سامان سے لے آیا تھا اور جولیا اور صالحہ اسے مادام ہاپ کی ران میں آپریشن کر کے نصب کرنے میں مصروف تھیں۔ صفدر عمران کے کہنے پر ہوٹل میں موجود سامان میں سے ایکس ون زیرو ٹرانسمیٹر بھی لے آیا تھا جس سے کیپٹن شکیل وغیرہ سے رابطہ ہو سکتا تھا۔ عمران کا خیال تھا کہ اسے اس کے

پاس رہنا چاہئے کیونکہ کسی بھی وقت یا تو کیپٹن شکیل کی طرف سے کال آ سکتی تھی یا پھر اسے کال کرنے کی ضرورت پڑ سکتی تھی اس لئے اس نے اسے منگوا لیا تھا کیونکہ جب وہ ہوٹل سے نکلے تھے تو ان کے ذہن میں یہ خیال ہی نہ تھا کہ انہیں ان حالات سے گزرنا پڑے گا۔ اس وقت تو ان کے ذہن میں صرف سیر کرنے کا خیال تھا۔

"عمران صاحب میرے خیال کے مطابق ہماری لائن آف ایکشن درست نہیں ہے"...... صفدر نے اچانک کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں دو گروپوں کی بجائے سب کو مل کر اس مشن پر کام کرنا چاہئے تھا اس طرح ہم زیادہ تیزی سے کام کر سکتے تھے البتہ یہ ہو سکتا تھا کہ ایک گروپ دوسرے کی نگرانی کرتا اور دوسری بات یہ کہ میرا خیال ہے کہ اس مادام ہاپ کو بھی ماکو جزیرے کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی یہ معلوم کر سکے گی بلکہ اسے زندہ چھوڑ کر اپنے لئے مسئلہ پیدا کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"دو گروپوں کا آئیڈیا میرے ذہن میں اس لئے آیا تھا کہ میں واقعی اس مادام ہاپ کو اٹھا کر دوسرے گروپ کو کام کرنے کا موقع دینا چاہتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ کیپٹن شکیل جیسے پاور ایجنٹ کی سربراہی میں ہمارے ساتھی کافی آگے بڑھ گئے ہوں گے۔ کیپٹن

شکیل ان معاملات میں خاصی تیز رفتاری سے کام کرتا ہے اور ہم نے مادام ہاپ کو الجھا بھی لیا ہے اور اب میں اسے اس لئے زندہ چھوڑ رہا ہوں کہ یہ بہرحال ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ہے اور ریڈ زیرو ایجنسی ایکریمیا کی تمام دفاعی لیبارٹریوں، سٹوروں اور تنصیبات کی حفاظت کرتی ہے اس لئے لامحالہ مادام ہاپ ہمارے پیچھے اور ہمارے دوسرے گروپ کو روکنے کے لئے اب اس ماکو جزیرے میں اس سے ملحقہ کواجا جزیرے کو اپنا مرکز بنائے گی اور اس سلسلے میں گو اسے واقعی معلومات نہیں ہیں لیکن وہ لامحالہ اپنے چیف سے معلومات حاصل کرے گی اور چیف لامحالہ اپنی ٹاپ ایجنٹ کو یہ سب کچھ بتا دے گا اس طرح ہمیں بھی کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اچانک عمران کی جیب سے ہلکی ہلکی ٹوں ٹوں کی آواز سنائی دینے لگی تو عمران اور صفدر دونوں بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ دونوں ہی سمجھ گئے تھے کہ ایکس ون زیرو ٹرانسمیٹر پر کال آ رہی ہے اور لامحالہ یہ کال کیپٹن شکیل کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سی ایس کالنگ۔ اوور"...... کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ گو لہجہ ایکریمین تھا لیکن عمران اس کے باوجود کیپٹن شکیل کی آواز پہچان گیا تھا اور پھر کیپٹن شکیل نے اپنے نام کا کوڈ بولا تھا حالانکہ ایکس ون زیرو ٹرانسمیٹر محفوظ ٹرانسمیٹر تھا اس لئے عمران

سمجھ گیا کہ کیپٹن شکیل کسی وجہ سے خاص طور پر محتاط ہے۔

"یس پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے بھی بدلے ہوئے لہجے میں کہا لیکن اس نے بھی لہجہ ایکریمین ہی رکھا تھا۔

"پرنس نمبر ٹو لینڈ سے بول رہا ہوں۔ ہم نے یہاں مکمل کنٹرول کر لیا ہے لیکن نمبر ون لینڈ سے لنک کسی طرح بھی نہیں ہو رہا اس لئے آپ کو کال کی ہے تاکہ آپ اس سلسلے میں ہماری راہنمائی کریں۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا واقعی نمبر ٹو پر کنٹرول مکمل ہے۔ اوور"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن شکیل کا نمبر ٹو سے مطلب کواجا جزیرہ ہے اور عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ کواجا جزیرہ ایکریمین فوجیوں کی تحویل میں ہے اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے اس نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"یس پرنس۔ اوور"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"اوکے پھر ہم وہیں آ رہے ہیں وہاں میٹنگ کر کے اس بزنس پر مزید بات ہو گی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جولیا اور صالحہ باہر آ گئیں۔

"اب کیا کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیپٹن شکیل اپنے گروپ سمیت کواجا جزیرے پر پہنچ گیا ہے اور اس نے وہاں مکمل کنٹرول بھی کر لیا ہے اس لئے اب ہمیں فوری وہاں پہنچنا ہے تاکہ مشن مکمل کیا جا سکے اب یہاں رہنے کا کوئی فائدہ

نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ہم نے خواہ مخواہ اتنی محنت کی اور روستال فون لگایا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اسے رہنے دو۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے اور سنو اب ہم نے فوری طور پر یہاں کی کسی کمپنی سے ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"ہیلی لاپٹر یہاں کیسے مل سکتا ہے۔ یہاں ہیلی کاپٹر پر سیر کرنے کا کیا جواز ہے"...... صفدر نے کہا۔

"یہاں میک اپ کا سامان تو ہو گا کیونکہ اب یہاں سے باہر جانے سے پہلے ہمیں میک اپ کرنا ہو گا ورنہ اس مادام ہاپ کا گروپ ہمیں دیکھ کر چونک پڑے گا۔ جہاں تک ہیلی کاپٹر کا تعلق ہے وہ بہرحال مل جائے گا کیونکہ میں نے یہاں ایک کمپنی کا بورڈ دیکھا تھا۔ یہ کمپنی ہیلی کاپٹر سروس کرائے پر چلاتی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً تین گھنٹوں بعد وہ پانچوں ایک ہیلی کاپٹر میں بیٹھے کواجا جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر انہیں آسانی سے مل گیا تھا کیونکہ یہاں ہیلی کاپٹر کرائے پر دینے والی ایک نہیں کئی کمپنیاں موجود تھیں کیونکہ یہاں کے لوگ اکثر ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر سمندر میں موجود دور دراز واقع ایسے جزیروں پر جاتے تھے۔ جہاں انہیں مکمل تنہائی میسر ہوتی تھی۔ ایسے چھوٹے چھوٹے غیر آباد جزیرے اس علاقے میں عام تھے اس لئے

ان جزیروں پر وقت گزارنا بھی تفریح کے ہی زمرے میں آتا تھا۔ چونکہ ہیلی کاپٹر پائلٹ کے بغیر کرائے پر نہ مل سکتا تھا اس لئے عمران نے پائلٹ والی شرط بھی منظور کر لی تھی البتہ یہ بات دوسری تھی کہ ایک چھوٹے جزیرے پر عمران نے ہیلی کاپٹر اتارا اور پھر اس نے پائلٹ کو بے ہوش کر کے وہیں چھوڑا اور خود ہیلی کاپٹر لے کر کواجا جزیرے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے انہیں اس پائلٹ کی زندگی بچانے کے لئے وہاں سے روانہ ہوتے وقت ہیلی کاپٹر ٹرانسمیٹر پر کمپنی سے رابطہ کر کے انہیں بتا دیا تھا کہ ان کا پائلٹ اچانک شدید بیمار ہو گیا ہے اور ساتھ ہی اس جزیرے کا محل وقوع بتا دیا۔ عمران نے انہیں کہا تھا کہ چونکہ وہ اب یہاں پائلٹ کے بغیر پھنس گئے ہیں اس لئے کمپنی دوسرا ہیلی کاپٹر بھیج کر انہیں یہاں سے نکالے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ دوسرا ہیلی کاپٹر یہاں آکر پائلٹ کو لے جائے گا اور تب تک وہ کواجا جزیرے پر اتر چکے ہوں گے اس لئے کمپنی ان تک نہ پہنچ سکے گی۔ چونکہ عمران کے نقطہ نظر سے پائلٹ بے گناہ تھا اس لئے اس نے اس کی زندگی بچانے کے لئے اتنا کچھ کیا تھا۔ کواجا جزیرے پر پہنچنے سے پہلے عمران نے ہیلی کاپٹر کو قریب ہی ماکو پر اتار دیا تھا۔

"یہاں کیوں ہیلی کاپٹر اتارا ہے آپ نے عمران صاحب"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے اس ماکو جزیرے نے اس کواجا جزیرے کو بھی

چیک کیا جاتا ہو اور فوجی ہیلی کاپٹر تو وہاں اتر سکتا ہے لیکن پرائیویٹ کمپنی کا ہیلی کاپٹر اترنے پر وہ لوگ چونک سکتے تھے اس لئے میں نے اسے ماکو پر اتار دیا ہے۔ اب کیپٹن شکیل سے بات ہو گی پھر آگے بڑھنے کا کوئی فیصلہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایکس ون زیرو ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو پرنس کالنگ سی ایس۔ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس سی ایس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔

" ہم سیر و تفریح کرتے ہوئے نمبر ٹو لینڈ سے قریب شمال کی طرف ٹاپو پر پہنچ چکے ہیں۔ کیا نمبر ٹو لینڈ تک تمہارے پاس کوئی بحری ذریعہ ہے کیونکہ ایئر بس خطرناک بھی ہو سکتی ہے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

" اوہ یس۔ میں موٹر بوٹ بھیج رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" او کے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" اب اس ہیلی کاپٹر کا کیا ہو گا۔ ہو سکتا ہے وہ کمپنی اس سارے علاقے کا سروے کرائے اور انہیں یہ یہاں نظر آ جائے"...... جولیا

نے کہا۔

" آنے دو اپنا ہی مال لے جائیں گے ہمارا کیا جائے گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب اب تک تو اس مادام ہاپ کو ہوش آ چکا ہو گا۔ آپ اس روسٹال فون کو آن کر دیتے تاکہ معلوم تو ہو سکے کہ اس کی کیا مصروفیات ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" بڑی ہمت ہے تمہاری کہ صالحہ کی موجودگی کے باوجود ایسی فرمائش کر رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صفدر اور صالحہ دونوں ہی چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" صالحہ کی موجودگی میں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی کی مصروفیات معلوم کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ صالحہ بھی مسکرا دی تھی۔

" اس سے کیا فرق پڑتا ہے عمران صاحب"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیسے فرق نہیں پڑتا۔ بزرگ کہتے ہیں کہ فرق پڑتا ہے تو ضرور پڑتا ہو گا۔ اگر تمہیں یقین نہ آئے تو میں ابھی مصروفیات معلوم کرتا ہوں پھر دیکھنا جولیا کو کیسے فرق پڑتا ہے۔ کیوں جولیا فرق پڑتا ہے ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ اور صفدر دونوں

ہی ہنس پڑے۔

" مجھے کیوں فرق پڑے گا میری طرف سے تم ایک نہیں ایک ہزار لڑکیوں کی مصروفیات معلوم کرتے پھرو"...... جولیا نے کہا۔

" دیکھا اب تو تمہیں یقین آگیا کہ فرق پڑتا ہے۔ اگر فرق نہ پڑتا تو جولیا کو اتنا لمبا فقرہ بولنے کی کیا ضرورت تھی"...... عمران نے کہا۔

" لیکن مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بے شک صفدر صاحب مصروفیات معلوم کرتے رہیں میری طرف سے مکمل اجازت ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہی بات تو بتا رہی ہے کہ فرق پڑتا ہے کیوں صفدر"۔ عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

" فرق پڑتا ہو یا نہ پڑتا ہو آپ نے بہرحال فرق ڈال ہی دینا ہے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" لاحول ولا قوۃ کیا تم مجھے شیطان سمجھتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شیطان۔ کیا مطلب۔ یہ شیطان درمیان میں کہاں سے آن ٹپکا"۔ صفدر نے حیران ہو کر کہا۔ صالحہ اور جولیا کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔

" دو دلوں میں فرق ڈالنے کا کام شیطان ہی کرتا ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں بات کو دوسرے انداز میں پلٹتے ہوئے کہا تو صفدر اور صالحہ کے ساتھ ساتھ اس بار جولیا بھی بے

اختیار ہنس پڑی۔

" تم واقعی شیطان ہو۔ اس طرح بات کو پلٹ دیتے ہو کہ دوسرا اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا پہلے فرق پڑ رہا تھا اور اب فرق نہیں پڑ رہا"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو نجانے کتنے عرصے سے تمہیں سمجھاتا آرہا ہوں کہ تم بھی بات کو پلٹ دو تو خزاں میں بہار آجائے"...... عمران نے کہا۔

" میں کیا پلٹوں۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" ناں کو ہاں میں پلٹ دو"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو ٹاپو بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" عمران صاحب موٹر بوٹ آ رہی ہے"...... اچانک صفدر نے کہا اور وہ سب بے اختیار سنجیدہ ہو کر اس طرف دیکھنے لگے جدھر سے واقعی ایک موٹر بوٹ انتہائی تیز رفتاری سے ٹاپو کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔

مادام ہاپ کا چہرہ غصے اور ندامت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا وہ اس وقت آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں میز کے پیچھے گھومنے والی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ میز پر فون اور انٹر کام کے ساتھ ساتھ ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔ وہ بار بار فون کی طرف دیکھتی اور پھر ہونٹ چبانا شروع کر دیتی۔ اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو مادام ہاپ بے اختیار چونک پڑی۔

" یس کم ان "...... مادام ہاپ نے اپنے آپ کو کنٹرول کرتے ہوئے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ایکریمین لڑکی اندر داخل ہوئی تو مادام ہاپ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" انجلا تم اور یہاں۔ تم تو کارمن گئی ہوئی تھی "۔ مادام ہاپ نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو آنے والی لڑکی بے اختیار مسکرا دی۔

" تمہارا خیال تھا کہ تم انجلا کے بغیر مشن مکمل کر لوگی لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہے اس لئے مجھے تم پر رحم آ گیا اور میں سیدھی یہاں آ گئی "...... آنے والی نے کاندھے پر لٹکا ہوا پرس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ مگر مجھے تو بتایا گیا تھا کہ تم وہاں کارمن میں بے حد مصروف ہو اور کم از کم ایک ماہ تک فارغ نہ ہو سکو گی "۔ مادام ہاپ نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں تھا تو ایسا ہی۔ لیکن پھر اچانک ایک کلیو مل گیا اور نتیجہ یہ کہ معاملہ ختم ہو گیا "...... انجلا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اوہ تو یہ بات ہے۔ ویسے تمہاری یہاں آمد سے مجھے اب احساس ہو رہا ہے کہ تمہاری عدم موجودگی میرے لئے بدقسمتی کا موجب بن جاتی ہے اب تم آئی ہو تو اب دوبارہ خوش قسمتی میرے ساتھ ہو جائے گی "...... مادام ہاپ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کے چہرے پر مسرت تھی۔

" مجھے پتہ چلا ہے کہ اس بار تمہارا ٹکراؤ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پڑ گیا ہے کیا واقعی ایسا ہے "...... انجلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں "...... مادام ہاپ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر کے کسی کو شراب کے دو جام بھجوانے کا کہہ کر رسیور واپس رکھ دیا۔

"اور تم منہ اٹھائے یہاں آگئیں اور مجھے یقین ہے کہ اس مشن میں تم نے اپنی مشہور بے نیازی دکھائی ہو گی۔ کیوں میں سچ کہہ رہی ہوں"...... انجلا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا ٹرے میں شراب سے بھرے ہوئے دو جام رکھے ہوئے تھے۔ آنے والے نے ایک ایک جام دونوں کے سامنے رکھا اور ٹرے اٹھائے خاموشی سے واپس چلا گیا تو ان دونوں نے ہی اپنے سامنے رکھے ہوئے جام اٹھائے اور ایک ایک گھونٹ لے کر انہیں واپس رکھ دیا۔

"تم درست کہہ رہی ہو انجلا تمہارے آنے سے پہلے میرا غصے اور ندامت سے برا حال تھا۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے مجھے زندگی بھیک میں دی گئی ہو۔ اس عمران اور اس کے ساتھیوں نے حقیقتاً مجھے ایسی شکست دی ہے کہ میں نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ ایسا میرے ساتھ بھی ہو سکتا ہے"...... مادام ہاپ نے کہا اور ایک بار پھر جام اٹھا کر منہ سے لگا لیا تو انجلا بے اختیار ہنس پڑی۔

"مجھے معلوم ہے تمہاری عادت اور میں اس شیطان عمران کو بھی جانتی ہوں۔ اس بار تمہارا پالا انسان سے نہیں شیطان سے پڑ گیا ہے اسی لئے تو میں نے فوراً یہاں آنے کا فیصلہ کیا اور عام پرواز کی بجائے چارٹرڈ پرواز کے ذریعے یہاں پہنچی ہوں لیکن ہوا کیا ہے مجھے تفصیل تو بتاؤ"...... انجلا نے بھی شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں مشن کے بارے میں معلوم ہے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"ہاں مجھے معلوم ہے کہ ماکو جزیرے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے میزائل کا کوئی اہم پرزہ حاصل کرنا ہے اور وہاں موجود اس مشینری کو تباہ کرنا ہے جس سے شوگران کو چیک کیا جا رہا ہے"۔ انجلا نے جواب دیا۔

"ہاں ان لوگوں کا یہ مشن ہے لیکن ماکو جزیرہ تو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر ہے اس لئے چیف نے مجھے یہ مشن دیا ہے کہ میں یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دوں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہارا ان سے ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے اور وہ تمہیں شکست بھی دے چکے ہیں"...... انجلا نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں"...... مادام ہاپ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا پوری تفصیل بتاؤ"...... انجلا نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو مادام ہاپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے، سپیشل اڈے پر لے جانے، وہاں جولیا کی کارروائی اور اس کے بعد اپنی گرفتاری سے لے کر اپنے ہوش میں آنے تک کی تمام روداد تفصیل سے سنا دی۔

"وہ تمہیں بے ہوش کر کے اور زندہ چھوڑ کر چلے گئے"...... انجلا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے ہوش آیا تو میں اسی عمارت میں ایک کمرے میں کرسی

پر بیٹھی ہوئی تھی۔ میں اٹھی اور پھر میں نے پوری عمارت کا چکر لگایا وہاں ہر چیز ویسے ہی موجود تھی اور میرے آدمیوں کی لاشیں بھی ویسے ہی پڑی ہوئی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی غائب تھے میں نے وہاں موجود فون کے ذریعے اپنے آدمیوں کو بلوایا اور پھر میں یہاں آ گئی۔ اب مجھے یہاں آئے ہوئے چار گھنٹے گزر گئے ہیں میرے تمام آدمی اور مقامی پولیس ان کی تلاش میں مصروف ہے لیکن ابھی تک معمولی سی اطلاع بھی نہیں ملی اور اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں انہیں ایک لمحہ بھی زندہ رہنے کا موقع نہیں دوں گی"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"تم نے اپنی سکریننگ کی ہے"...... انجلا نے کہا تو مادام ہاپ بے اختیار چونک پڑی۔

"اپنی سکریننگ۔ کیا مطلب"...... مادام ہاپ نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ تو ممکن ہی نہیں کہ عمران تمہیں اس طرح زندہ چھوڑ کر واپس چلا جائے اس کا ہر اقدام اپنے فائدے میں ہوتا ہے جبکہ بظاہر وہ یہی ظاہر کرتا ہے کہ اس نے دوسرے کے مفاد کے لئے کام کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے تمہارے جسم میں یا لباس میں کوئی ایسا آلہ چھپا دیا ہو گا جس سے وہ تمہاری سرگرمیوں سے ساتھ ساتھ واقف ہوتا رہے اور میرا خیال ہے کہ اس وجہ سے اس کا پتہ نہیں چل رہا کیونکہ تم نے احکامات دیئے ہوں گے اور انہیں معلوم ہو گیا

ہو گا کہ تم نے کیا احکامات دیئے ہیں اس لئے انہوں نے لامحالہ اپنے تحفظ کی کارروائی مکمل کر لی ہو گی"...... انجلا نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہوتا تو مجھے احساس نہ ہوتا"...... مادام ہاپ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں احساس ہو جاتا تو پھر انہیں ایسا کرنے کا فائدہ ہی کیا تھا۔ بہرحال میں نے ایک امکانی بات کی ہے ضروری نہیں کہ ایسا ہی ہو"...... انجلا نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی چیکنگ ہونی چاہیئے۔ اس معاملے میں کوئی رسک نہیں لیا جا سکتا۔ مجھے اس بات کا پہلے خیال نہیں آیا تھا۔ ٹھیک ہے تم یہاں بیٹھو میں چیکنگ روم جا رہی ہوں مگر میری عدم موجودگی میں کوئی فون آئے تو تم اسے اٹنڈ کر لینا اور جو مناسب سمجھنا ہدایات دے دینا"...... مادام ہاپ نے کہا اور انجلا کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے اٹھی اور کمرے کے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ انجلا نے جام میں سے آخری گھونٹ لیا اور پھر جام نیچے رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سی نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابرٹ بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"انجلا بول رہی ہوں رابرٹ"...... انجلا نے کہا۔

"اوہ آپ مادام۔ فرمایئے کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے

بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

" رابرٹ میں جزیرہ نواجی سے بول رہی ہوں۔ مادام ہاپ کے مقامی ہیڈ کوارٹر سے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں ایک اہم جزیرے ماکو پر کوئی مشن مکمل کرنے آئی ہوئی ہے اور ہم نے اسے نہ صرف روکنا ہے بلکہ اس کا خاتمہ بھی کرنا ہے۔ مادام ہاپ سے میری بات ہوئی ہے مادام ہاپ کے مطابق جزیرہ ماکو ناقابل تسخیر ہے اس لئے وہ اس کی طرف توجہ نہیں دے رہی لیکن مجھے معلوم ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کوئی چیز کبھی ناقابل تسخیر نہیں رہی۔ وہ موت میں سے بھی زندگی کے راستے نکال لیتے ہیں اس لئے میں یہاں جزیرہ نواجی میں بیٹھ کر ان سے مقابلے کا انتظام کرنے کی بجائے جزیرہ ماکو یا اس کے گرد کسی جزیرے کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنانا چاہتی ہوں۔ تم مجھے ماکو جزیرہ اور اس کے گرد موجود چھوٹے بڑے جزیروں کے بارے میں معلومات مہیا کرو تاکہ ان معلومات کے مطابق میں آئندہ کا لائحہ عمل بنا سکوں" ۔۔۔ انجلا نے کہا۔

" آپ فون نمبر بتا دیں۔ میں آدھے گھنٹے کے بعد آپ کو کال کروں گا" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو انجلا نے فون پر موجود نمبر کے کارڈ سے نمبر پڑھ کر اسے بتا دیا۔

" اوکے مادام" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور انجلا نے رسیور رکھ دیا۔ انجلا بھی ریڈ زیرو ٦ ایجنسی کے ایک گروپ کی چیف تھی جو گولڈن کیٹ گروپ کہلاتا تھا لیکن ہاپ اور انجلا کے درمیان انتہائی

گہرے دوستانہ تعلقات تھے اس لئے ان میں سے کسی گروپ کے مشن کو دونوں گروپس کا ہی مشن سمجھا جاتا تھا۔ انجلا ایک خصوصی مشن پر اپنے گروپ کے ساتھ کارمن گئی ہوئی تھی اس لئے وہ مادام ہاپ کے ساتھ یہاں نہ آئی تھی لیکن جیسے ہی وہ کارمن سے واپس ولنگٹن پہنچی اسے مادام ہاپ کے مشن کا علم ہوا تو وہ فوراً چارٹرڈ طیارے کے ذریعے نواجی پہنچ گئی تھی۔ رابرٹ اس کے گروپ ہیڈ کوارٹر کا انچارج تھا اور اس کا نمبر ٹو بھی۔ تھوڑی دیر بعد مادام ہاپ اندر داخل ہوئی تو اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات موجود تھے۔

" کیا ہوا" ۔۔۔۔ انجلا نے چونک کر پوچھا۔

" انجلا میں پاگل ہو جاؤں گی۔ حقیقتاً پاگل ہو جاؤں گی۔ شاید میرا دماغ ہی خراب ہو گیا ہے تمہیں کیا بتاؤں۔ میری ران میں روستال فون نصب کیا گیا تھا اور اسے ایسی مہارت سے نصب کیا گیا تھا کہ مجھے معمولی سی کسک بھی محسوس نہ ہوئی تھی اور نہ ہی کوئی تکلیف۔ اگر چیکنگ مشین اسے چیک نہ کرتی تو مجھے زندگی بھر یقین نہ آتا" ۔۔۔۔ مادام ہاپ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" اب کیا اسے نکال لیا ہے یا آف کر دیا ہے" ۔۔۔۔ انجلا نے کہا۔

" نہیں فی الحال تو آف کر دیا ہے۔ نکلوانے کے لئے تو پھر مجھے ایک دو روز بستر پر گزارنے پڑتے اور موجودہ حالات میں ایسا نہیں ہو سکتا" ۔۔۔۔ مادام ہاپ نے کہا۔

" لیکن عمران نے ایسا کون سا طریقہ ایجاد کر لیا کہ آپریشن کے بعد

نہ ہی زخم رہا اور نہ تمہیں کوئی شک محسوس ہوا"...... انجلا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ واقعی جادوگر ہے انجلا۔ میں تو خود اپنی ران کی اس جگہ کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ وہاں معمولی سی خراش کا نشان تک نہ تھا اور نہ دبانے سے کچھ محسوس ہوتا تھا"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"ہاں وہ واقعی جادوگر ہے۔ بہرحال یہ اچھا ہوا کہ تم نے اس کا یہ حربہ آف کر دیا ورنہ وہ اطمینان سے اپنی پناہ گاہ میں بیٹھا تمہاری ساری نقل و حرکت اور تمہارے احکامات سے باخبر رہتا"...... انجلا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس شخص نے مجھے حقیقتاً اپنی کارکردگی سے حیران کر دیا ہے۔ میں نے اس کے بارے میں بہت کچھ سنا ہوا تھا اور میں نے اس کی فائل بھی پڑھی ہے لیکن مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ شخص اس حد تک ذہین اور تیز ہو گا بلکہ اب تو مجھے فکر ہو گئی ہے کہ کہیں میں بیٹھی اسے یہاں تلاش کرتی رہوں اور یہ ماکو جزیرے میں داخل ہو کر وہاں اپنا مشن ہی مکمل کر لے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"اور یہی بات تمہیں میں کہنا چاہتی تھی۔ میں نے اس عمران کے ساتھ اقوام متحدہ کے تحت ایک مشن میں کام کیا ہوا ہے۔ اس ٹیم میں پوری دنیا کے ٹاپ سیکرٹ ایجنٹ شامل تھے لیکن عمران کی صلاحیتیں اس کی کارکردگی دیکھ کر ہم سب کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے اس کے مقابلے میں ہم سکول کے طالب علم ہوں۔ میں نے

اس مشن میں اس کے ساتھ کافی وقت گزارا ہے اور چونکہ اس ساری ٹیم میں اکیلی میں ہی عورت تھی اس لئے عمران کا جھکاؤ میری طرف بہت زیادہ تھا۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ وہ ہزار جان سے مجھ پر عاشق ہو چکا ہے اور سچی بات یہ ہے کہ میں بھی اسے پسند کرنے لگی تھی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ عمران کا یہ جھکاؤ بھی اپنے مقصد کے لئے تھا اس نے مجھے اپنے مشن میں اس طرح استعمال کیا کہ مشن کا فاتح وہ کہلوایا اور ہم صرف دم چھلے بنے اس کے آگے پیچھے بھاگتے رہے اور جیسے ہی مشن مکمل ہوا عمران کی نظریں اور رویہ یکلخت بدل گیا ایسے محسوس ہونے لگا جیسے وہ مجھے سرے سے عورت ہی نہیں سمجھتا۔ تب مجھے احساس ہوا کہ یہ شخص صرف اپنے مفاد کے تحت دوسروں کو بے وقوف بناتا ہے اس کے سینے میں مرد کا دل نہیں ہے بلکہ کوئی سنگلاخ چٹان رکھی ہوئی ہے"...... انجلا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم درست کہہ رہی ہو۔ بہرحال اب کیا کیا جائے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"میں نے رابرٹ کو فون کر کے اسے بتا دیا ہے کہ وہ ہمیں ماکو اور اس کے اردگرد جزیروں کے بارے میں رپورٹ دے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ ہو یا دو بہرحال انہوں نے ماکو جزیرے میں ہی داخل ہونا ہے اس لئے ہمارا یہاں بیٹھ کر ان کے خلاف کام کرنا حماقت ہے۔ ہمیں ماکو میں نہ ہی اس کے قریب ترین کسی جزیرے کو ہیڈ کوارٹر بنانا چاہئے"...... انجلا نے جواب دیتے ہوئے

نہ اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک گھنٹی بج اٹھی تو مادام ہاپ نے رسیور اٹھالیا۔

" لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو تاکہ میں بھی سن سکوں "...... انجلا نے کہا تو مادام ہاپ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

" فریڈ بول رہا ہوں مادام "...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" یس کیا رپورٹ ہے "...... مادام ہاپ نے پوچھا۔

" مادام عمران اور اس کے ساتھی جزیرہ نواجی سے ایک ہیلی کاپٹر کرایہ پر لے کر جا چکے ہیں اور ہیلی کاپٹر کمپنی کو اپنا ہیلی کاپٹر جزیرہ کواجا کے قریب ایک چھوٹے ٹاپو پر موجود ملا ہے جبکہ پائلٹ ایک اور ٹاپو پر بے ہوش پڑا ہوا ملا تھا جب کہ عمران اور اس کے ساتھی دونوں جگہوں پر موجود نہیں تھے "...... فریڈ نے جواب دیا تو مادام ہاپ اور انجلا دونوں چونک پڑیں۔

" کیا مطلب۔ میں تمہاری بات سمجھی نہیں پوری تفصیل سے رپورٹ دو "...... مادام ہاپ نے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام ہم نے پورے جزیرے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کیا تو ہمیں اطلاع ملی کہ یہاں ایک پرائیویٹ کمپنی جو ہیلی کاپٹر سیاحوں کو کرایے پر دیتی ہے۔ وہاں ہمارے بتائے گئے قد وقامت کے افراد دیکھے گئے ہیں اور یہ گروپ تین مردوں اور دو

عورتوں پر مشتمل تھا۔ گو یہ سب ایکریمین تھے لیکن میں نے چیکنگ بہرحال ضروری سمجھی۔ چنانچہ میں خود وہاں گیا تو وہاں سے جو رپورٹ ملی اس کے مطابق سیاحوں کے اس گروپ نے ہیلی کاپٹر کرایے پر لیا۔ اس کے بعد اس گروپ کی طرف سے ٹرانسمیٹر کال آئی کہ پائلٹ اچانک بے ہوش ہو گیا ہے اور وہ اس وقت ایک چھوٹے جزیرے پر موجود ہیں اور انہیں ہیلی کاپٹر چلانا نہیں آتا جس پر کمپنی نے فوری طور پر ایک ہیلی کاپٹر وہاں بھیجا جس میں پائلٹ کے ساتھ ساتھ ایک ڈاکٹر بھی بھیجا گیا تھا یہ ہیلی کاپٹر جب وہاں پہنچا تو وہاں نہ ہی ہیلی کاپٹر تھا اور نہ یہ گروپ البتہ پائلٹ بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ پائلٹ کو ہوش میں لایا گیا تو اس نے بتایا کہ اچانک اس کے سر پر چوٹ مار کر اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا بہرحال اس ہیلی کاپٹر میں چونکہ ایک کاشنز نصب تھا اس لئے اس کاشنز کی مدد سے اسے ٹریس کرایا گیا یہ ہیلی کاپٹر جزیرہ کواجا کے قریب ایک چھوٹے سے ٹاپو پر موجود تھا اور خالی تھا۔ گروپ کا کوئی آدمی بھی وہاں موجود نہیں تھا۔ پھر ہیلی کاپٹر واپس لے آیا گیا "...... فریڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ کواجا جزیرہ ماکو کے قریب واقع ہے ناں "...... مادام ہاپ نے کہا۔

" یس مادام لیکن یہ جزیرہ ایکریمین فوج کی تحویل میں ہے اور یہاں سوائے ایکریمین فوجیوں کے اور کوئی نہیں جا سکتا "...... فریڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دیکھتی ہوں"...... مادام ہاپ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ لیکن رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو مادام ہاپ نے رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں ولنگٹن سے مادام انجلا سے بات کرنی ہے"۔ دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی تو مادام ہاپ نے رسیور انجلا کی طرف بڑھا دیا۔

"یس انجلا بول رہی ہوں"...... انجلا نے رسیور لے کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مادام جزیرہ ماکو کے گرد انتہائی سخت ترین حفاظتی انتظامات ہیں۔ وہاں کوئی انسان تو ایک طرف کوئی پرندہ تک بھی نہیں جا سکتا اور نہ ہی وہاں سوائے حکومت ایکریمیا کے خاص حکام کے کسی کا رابطہ ہو سکتا ہے جب کہ اس کی سپلائی لائن ساتھ ہی واقع جزیرہ کواجا میں ہے لیکن یہ سپلائی لائن تین ماہ بعد قائم کی جاتی ہے اور اس جزیرے پر ایک ہزار فوجی ہر وقت رہتے ہیں اور وہاں بھی انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ ان فوجیوں کا کمانڈر جوزف ہے"۔ رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر جوزف کی فریکونسی"...... انجلا نے پوچھا تو دوسری طرف سے فریکونسی بتا دی گئی۔

"اوکے ٹھیک ہے"...... انجلا نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ

دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی کواجا پہنچ چکے ہیں لیکن کس طرح ہیلی کاپٹر تو انہوں نے اس ٹاپو پر چھوڑ دیا۔ پھر کیا یہ تیر کر وہاں گئے ہوں گے اور اگر ایسا بھی ہے تب بھی وہاں ایک ہزار فوجی موجود ہیں وہ چار یا آٹھ آدمی وہاں کیا کر سکتے ہیں"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ ویسے تمہارے آدمی فریڈ کی رپورٹ کے بعد یہ بات یقینی ہو چکی ہے کہ یہ لوگ کواجا جزیرے پر پہنچ چکے ہیں"...... انجلا نے کہا۔

"مجھے سپیشل ملٹری کمانڈر سے بات کرنی پڑے گی تا کہ وہ کمانڈر جوزف کو ہمارے بارے میں بریف کر دے اور پھر اس سے بات چیت کر کے صورت حال معلوم کی جا سکے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"اگر وہاں سے بات کرنے والا کمانڈر جوزف کی بجائے عمران ہوا تب"...... انجلا نے کہا۔

"ہاں وہ واقعی کمانڈر جوزف کی آواز اور لہجے کی نقل آسانی سے کر سکتا ہے پھر"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"ٹھہرو میں معلوم کرتی ہوں میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے"...... انجلا نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابرٹ بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

طرف سے انجلا کے نمبر تو رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

" انجلا بول رہی ہوں رابرٹ ہمیں یہاں جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کواجا جزیرے پر پہنچ چکی ہے۔ ہم اس بات کی تصدیق کرنا چاہتے ہیں۔ تم کمانڈر جنرل کے سپیشل آفس سے کمانڈر جوزف کا پرسنل کمپیوٹر کوڈ معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔ لازماً وہاں کمپیوٹر میں اس کا پرسنل کوڈ فیڈ کیا گیا ہو گا اور یہ کوڈ معلوم ہو جائے تو پھر اس کمپیوٹر کی مدد سے چیک کیا جا سکتا ہے کہ وہاں کمانڈر جوزف کس پوزیشن میں ہے" ...... انجلا نے کہا۔

" مادام اگر ایسی بات ہے تو آپ اس کواجا جزیرے کے قریب موجود ٹاپو پر پہنچ کر وہاں تھرٹی سکس ریز چیکنگ مشین کی مدد سے اس کواجا جزیرے کو چیک کر لیں۔ وہاں کی صحیح صورت حال آپ کے سامنے آجائے گی" ...... رابرٹ نے کہا۔

" کیا یہ مشین یہاں موجود ہے" ...... انجلا نے رسیور پر ہاتھ رکھ ہوئے مادام ہاپ سے پوچھا۔

" میں معلوم کرتی ہوں" ...... مادام ہاپ نے کہا اور انٹرکام رسیور اٹھا کر اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" ایک منٹ ہولڈ کرو رابرٹ" ...... انجلا نے کہا اور ایک بار رسیور پر ہاتھ رکھ دیا۔

" فریڈ کیا یہاں تھرٹی سکس ریز چیکنگ مشین موجود ہے" ...... ما ہاپ نے کہا۔

" نہیں مادام ہمارے پاس تو نہیں ہے البتہ ایکریمیا سے خصوصی طیارے کے ذریعے منگوائی جا سکتی ہے" ...... فریڈ نے جواب دیا۔

" اوہ اس میں تو دو تین دن لگ جائیں گے" ...... مادام ہاپ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مادام کتنے فاصلے کی چیکنگ کرنی ہے" ...... فریڈ نے پوچھا۔

" کیوں فاصلہ کیوں پوچھ رہے ہو" ...... مادام ہاپ نے چونک کر پوچھا۔

" مادام ہمارے پاس ایم ون مشین ہے۔ یہ جزیرہ نواجی کو چیک کرنے کے لئے لائی گئی تھی۔ دس کلومیٹر کا فاصلہ ہے تو یہ آسانی سے کام کر سکتی ہے" ...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میرے خیال میں یہ کافی ہے۔ تم فوراً میرے آفس میں آجاؤ۔ ابھی اسی وقت" ...... مادام ہاپ نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے فریڈ سے ہونے والی بات چیت انجلا کو بتا دی کیونکہ انٹرکام میں لاؤڈر موجود نہیں تھا۔ اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز انجلا تک نہیں پہنچ رہی تھی۔

" ہیلو رابرٹ۔ یہ ٹاپو جزیرہ کواجا سے کتنے فاصلے پر ہے" ۔ انجلا نے پوچھا۔

" ایک منٹ بتاتا ہوں" ...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً دو منٹ بعد رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

" ہیلو مادام کیا آپ لائن پر ہے" ...... رابرٹ نے کہا۔

"یس" ...... انجلا نے کہا۔

"مادام یہ ٹاپو جزیرہ کواجا سے پندرہ بحری میل کے فاصلے پر ہے البتہ جزیرہ کواجا کے شمال مشرق میں ایک اور ٹاپو ہے جو کواجا سے صرف چھ بحری میل کے فاصلے پر ہے۔ لیکن یہ ٹاپو رات کو پانی میں ڈوب جاتا ہے صرف دن کے وقت ظاہر ہوتا ہے اور دن کے وقت بھی اس پر کچھ نہ کچھ پانی رہتا ہے اس لئے اسے عام طور پر استعمال نہیں کیا جاتا" ...... رابوٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ...... انجلا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہاپ تم اپنے ساتھ دس آدمی لو اور ساتھ ہی مشین بھی ہم نے فوری طور پر اس پانی والے ٹاپو پر پہنچنا ہے" ...... انجلا نے کہا اور مادام ہاپ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تم نے واقعی کام کیا ہے۔ ویل ڈن" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ سب اس وقت آپریشن روم میں موجود تھے۔

"آپ کی اس حوصلہ افزائی کا شکریہ۔ لیکن عمران صاحب سچی بات یہ ہے کہ یہاں پہنچنے کے بعد ہمارے پاس آگے کا کوئی راستہ نہیں تھا اور پھر سب نے یہی سوچا کہ اب آپ سے رہنمائی لی جائے۔ ہم سب کو یقین ہے کہ آپ کی ریڈی میڈ کھوپڑی ضرور ماکو جزیرے میں داخل ہونے کا کوئی نہ کوئی حل سوچ لے گی" ...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"ریڈی میڈ کھوپڑی کے بیٹری سیل آج کل کمزور ہو گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں دو چار چپتیں مار کر انہیں چارج کر دوں" ...... اچانک تنویر

نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" نہیں یہ نیک کھوپڑی ہے اس لئے شیطان کی چھتیں اس پر اثر نہیں کریں گی"...... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو ایک بار پھر آپریشن روم بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" عمران صاحب یہ ایک ہزار فوجی اور تین چار سو عورتیں ان کا کیا ہو گا۔ یہ کب تک بے ہوش رہیں گے اور اگر ان کو ہلاک کر دیا جائے تو یہ قتل عام ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

" تم ایسا کرو کمانڈر جوزف کو یہاں لے آؤ اور اسے ہوش میں لے آؤ۔ اس سے بات چیت کے بعد ہی کوئی لائحہ عمل سوچا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

" ہم نے اس سے تفصیلی بات کی ہے وہ بس ایک سیدھا سادھا سا فوجی ہے اور اس کا کوئی رابطہ جزیرہ ماکو سے نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ابھی میری کھوپڑی کے سیل اتنے بھی کمزور نہیں ہوئے کہ میں اتنی بات نہ سمجھ سکوں کہ سپلائی لائن لنک کرنے کے لئے لامحالہ جزیرہ ماکو سے یہاں کال کی جاتی ہو گی اور کوئی نہ کوئی کوڈ وغیرہ مقرر ہو گا اور میں یہی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ واقعی اس بات کا تو مجھے خیال نہیں رہا۔ میں لے آتا ہوں اسے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" میں لے آتا ہوں"...... چوہان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر آپریشن

روم سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمانڈر جوزف کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے اسے وہاں ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

" اسے ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر کمانڈر جوزف کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کمانڈر جوزف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ساتھ کھڑے ہوئے صدیقی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے سے روک دیا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ اور۔ اور یہ کون لوگ ہیں"...... کمانڈر جوزف نے کیپٹن شکیل اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" کمانڈر جوزف ہم نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تمہیں اور تمہارے ماتحت سب فوجیوں کو ہلاک کر کے سمندر میں ڈلوا دیا جائے لیکن ہم نے سوچا کہ پہلے تم سے بات کر لی جائے اگر تم چاہو تو اپنی زندگی بھی بچا سکتے ہو اور اپنے فوجیوں کی بھی"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" مم۔ مم مگر تم کون ہو"...... کمانڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام ڈیوک ہے اور میرا تعلق بھی ان لوگوں سے ہے جنہوں نے پہلے تمہارے جزیرے پر قبضہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے تو انہیں پہلے ہی سب کچھ بتا دیا ہے"...... کمانڈر جوزف نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو بتایا ہے کہ تین ماہ بعد شٹل اس جزیرے کے ساتھ لنک کی جاتی ہے اور پھر یہاں سے سپلائی ماکو جزیرے پر بھیجی جاتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میں نے سچ کہا ہے ایسا ہی ہوتا ہے اور دو ہفتے پہلے ایسا ہو چکا ہے"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیا۔

"اس ساری کارروائی کے لئے ماکو جزیرے سے کون تمہارے ساتھ رابطہ کرتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ماکو جزیرے سے رابطہ۔ نہیں وہاں سے کوئی رابطہ نہیں ہوتا۔ صرف شٹل یہاں لنک ہو جاتی ہے اور ہمیں معلوم ہو جاتا ہے۔ چونکہ سپلائی کے دن بھی مقرر ہیں اور سپلائی کا سامان بھی مقرر ہے اس لئے ہم کارروائی مکمل کر لیتے ہیں"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"لیکن آئندہ سپلائی کے لئے جو خصوصی چیزیں منگوائی جاتی ہیں اس کی لسٹ تم تیار کرتے ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو کمانڈر جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا"...... کمانڈر جوزف نے

ہکلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم احمق ہیں اور ویسے ہی منہ اٹھائے یہاں پہنچ گئے ہیں"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ لسٹ تو مجھے ٹرانسمیٹر پر لکھوائی جاتی ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"کون لکھواتا ہے اور کس طرح معلوم ہوتا ہے کہ یہ لسٹ جزیرہ ماکو سے ہی لکھوائی جا رہی ہے"...... عمران نے کہا۔

"انچارج کرنل ہارڈ لکھواتا ہے اور وہ پہلے اپنا خصوصی کوڈ بلیک ایگل تین بار دوہراتا ہے"...... کمانڈر جوزف خود ہی تفصیل سے بتا رہا تھا۔

"تم اس کوڈ کے جواب میں کیا کہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ریڈ لائن تین بار کہنا پڑتا ہے"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیا۔

"اور اگر تمہیں خود اس بلیک ایگل سے بات کرنی ہو تو پھر"۔ عمران نے کہا۔

"پھر بھی یہی کوڈ دوہرایا جاتا ہے۔ یہ مستقل کوڈ ہے"۔ کمانڈر جوزف نے کہا۔

"وہاں ماکو جزیرے میں بھی لازماً کمپیوٹر نصب ہو گا لیکن اس کمپیوٹر میں تمہاری آواز کی ڈسک کیسے فیڈ کی گئی ہو گی"...... عمران

نے کہا۔

"نہیں وہاں چونکہ سوائے سپلائی کے اور کوئی چیز نہیں جا سکتی اس لئے کوڈ سسٹم رکھا گیا ہے"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیا۔

"ٹنل میں سپلائی کیسے جاتی ہے۔ کیا طریقہ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ٹنل میں سپلائی کا سامان ایک شٹل میں رکھ دیا جاتا ہے اور شٹل واپس چلی جاتی ہے اور خالی ہو کر واپس آتی ہے اس طرح جب تک مکمل سپلائی وہاں پہنچ نہیں جاتی شٹل کام کرتی رہتی ہے۔ جب سپلائی ختم ہو جاتی ہے تو شٹل واپس نہیں آتی اور ٹنل بھی واپس چلی جاتی ہے"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماکو جزیرے سے اگر کسی کو نواجی یا ایکریمیا جانا پڑ جائے تو کیا وہ پہلے یہاں آتے ہیں یا وہاں سے براہ راست چلے جاتے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ویسے اس جزیرے کے گرد انتہائی گہری دھند ہر وقت چھائی رہتی ہے اس سپلائی کے علاوہ اس سے آج تک رابطہ نہیں ہوا"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"یہ تمہیں کوڈ وغیرہ کس نے بتائے تھے"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں آنے سے پہلے سپیشل کمانڈر آفس کے کرنل فاسٹر نے مجھے اس بارے میں باقاعدہ بریف کیا تھا۔ وہی ہمارا انچارج ہے"۔ کمانڈر جوزف نے کہا۔

"کیا اس کی کال آتی رہتی ہے یہاں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں وہ ہر ماہ ایک بار یہاں آتا ہے اور ویسے بھی ہر ہفتے اس کی کال آتی ہے۔ یہ روٹین میں شامل ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"کیا وہ ان عورتوں کی یہاں موجودگی پر اعتراض نہیں کرتا"۔ عمران نے پوچھا تو کمانڈر جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہ عورتوں کی وجہ سے ہی تو یہاں آتا ہے۔ اس کی کال آنے والی ہو گی۔ اسے معلوم ہے کہ عورتیں یہاں پہنچ گئی ہوں گی۔ ہم اس کے لئے اس کی مطلب کی دو عورتیں علیحدہ کر دیتے ہیں۔ وہ ان عورتوں کو اپنے ساتھ نواجی لے جاتا ہے اور پھر وہاں ایک ہفتہ رہ کر وہ ایکریمیا چلا جاتا ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"کیا وہ ماکو جزیرے پر جاتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرے سامنے تو کبھی نہیں گیا البتہ وہ یہاں سے ٹرانسمیٹر پر وہاں کے انتظامی انچارج کرنل ہارڈ سے بات کرتا ہے وہ اس کا دوست ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمپیوٹر کے نچلے حصے سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دینے لگی تو کمانڈر جوزف نے چونک کر کمپیوٹر کی طرف دیکھا۔

"کرنل فاسٹر کی کال ہے"...... کمانڈر جوزف نے کہا۔

"ٹھیک ہے اس سے بات کرو لیکن کوئی اشارہ نہ کرنا اور نہ اسے یہاں آنے سے روکنا ورنہ تم دوسرا سانس نہ لے سکو گے"۔

عمران نے سرد لہجے میں کہا تو کمانڈر جوزف سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمپیوٹر کی طرف بڑھ گیا اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل فاسٹر کالنگ۔ اوور"...... ایک تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"یس کرنل میں کمانڈر جوزف بول رہا ہوں۔ اوور"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیا۔

"چانگو سپلائی آئی ہے یا نہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کرنل فاسٹر نے کہا۔

"آ گئی ہے جناب۔ اوور"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے مجھے کال کیوں نہیں کیا۔ اوور"...... کمانڈر فاسٹر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کے لئے سب سے خوبصورت اور جوان دو عورتیں منتخب کرنے میں مصروف تھا اور اب میں کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ گئی۔ اوور"...... کمانڈر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں۔ میرے ہیلی کاپٹر کا خیال رکھنا۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ اوور"...... کمانڈر جوزف نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا گیا تو کمانڈر جوزف نے بھی بٹن آف کر دیا۔

"گڈ کمانڈر جوزف تم نے واقعی ہم سے تعاون کیا ہے اس لئے تمہاری زندگی بھی اب محفوظ رہے گی اور تمہارے فوجیوں کی بھی۔ یہ بتاؤ کہ کرنل فاسٹر کو ایکریمیا سے یہاں ہیلی کاپٹر پر پہنچنے میں کتنے دن لگیں گے"...... عمران نے کہا۔

"وہ ایک گھنٹے کے اندر پہنچ جائے گا جناب اسے معلوم ہوتا ہے کہ چانگو سپلائی کب آتی ہے۔ وہ اس سے پہلے ہی چھٹی لے کر ایک بحری چھاؤنی میں پہنچ جاتا ہے اور پھر وہاں سے یہاں آ جاتا ہے"۔ کمانڈر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ کرنل کسی طرح ماکو جزیرے کا حفاظتی انتظام ختم کر سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب وہ تو کسی صورت بھی ختم نہیں ہو سکتا"۔ کمانڈر جوزف نے جواب دیا۔

"سنو کمانڈر جوزف ہم نے ماکو جزیرے سے ایک پرزہ حاصل کرنا ہے اور بس اس لئے اگر وہاں داخل ہونے کا کوئی راستہ ہو تو بتا دو ورنہ دوسری صورت میں ہمیں تمہارے سمیت یہاں موجود تمام فوجیوں کو ہلاک کرنا پڑے گا تاکہ ہم یہاں ایسی مشینری لا کر نصب کر سکیں جس سے اس پورے ماکو جزیرہ کو سمندر میں غرق کر دیا جائے"...... عمران نے اسے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"جب ایسا کوئی راستہ ہی نہیں ہے تو میں کیا بتاؤں"۔ کمانڈر جوزف نے انتہائی بے بسی میں کہا۔

"ٹھیک ہے اس کرنل فاسٹر کے آنے کے بعد دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے سامنے کھڑے ہوئے کمانڈر جوزف کی کنپٹی پر پڑا تو وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات گھومی اور دوسری ضرب لگتے ہی کمانڈر جوزف کا تڑپتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"اس کمپیوٹر کو آف کر دو تاکہ اس کرنل کا ہیلی کاپٹر یہاں اتر سکے۔ اب اس کرنل سے بات چیت کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا کہ ہمیں آگے کس طرح بڑھنا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا تو خاور کمپیوٹر کی طرف بڑھ گیا۔

چھوٹے سے ٹاپو جزیرے کی زمین پر پانی کی خاصی مقدار موجود تھی جس کی وجہ سے وہاں موجود مادام ہاپ، انجلا اور مادام ہاپ کے دس آدمیوں کے پیر گھٹنوں تک پانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر کھڑا تھا جس پر ایکریمین نیوی کا نشان موجود تھا اور مادام ہاپ کے آدمی ایک قد آدم مشین کو ایک اونچے سٹینڈ پر ایڈجسٹ کرنے میں مصروف تھے۔ مادام ہاپ نے پانی کی بات سن کر یہ سٹینڈ ساتھ لے لیا تاکہ مشین پانی کی وجہ سے خراب نہ ہو جائے۔

"کارس اس مشین سے ہم نے کواجا جزیرے کو کور کرنا ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے تم نے اسے کواجا جزیرے کی سمت میں ایڈجسٹ کرنا ہے"...... مادام ہاپ نے ایک درمیانے قد اور دبلے پتلے جسم کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام" ...... کارس نے جواب دیا وہ اس مشین کا خصوصی ماہر تھا۔ تھوڑی دیر بعد کارس نے جب مشین کو سٹینڈ پر ایڈجسٹ کر لیا تو اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ مشین پر موجود نابوں کو بڑے ماہرانہ انداز میں دائیں بائیں گھما کر ان کے اوپر موجود ڈائلوں پر حرکت کرنے والی مختلف رنگوں کی سوئیوں کو ایڈجسٹ کرنے میں مصروف تھا اور مادام ہاپ اور انجلا سمیت سب افراد خاموش کھڑے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہے تھے۔

"مشین آن کر دوں مادام" ...... کارس نے مادام ہاپ کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

"کیا وہاں کی آوازیں بھی کیچ ہو جائیں گی" ...... مادام ہاپ نے پوچھا۔

"یس مادام" ...... کارس نے جواب دیا۔

"لیکن وہاں ماسٹر کمپیوٹر موجود ہے اور ایسی ریز بھی ہیں جو جزیرے کے گرد پھیلی ہوئی ہیں کیا یہ مشین انہیں کور کر سکتی ہے"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام اس میں استعمال ہونے والی ریز اور ٹائپ کی ہیں" ...... کارس نے جواب دیا۔

"اوکے آن کر دو اسے" ...... مادام ہاپ نے کہا تو کارس نے ایک بڑا سا بٹن پریس کر دیا۔ مشین میں یکلخت ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی جو فوراً ہی ختم ہو گئی لیکن مشین جیسے زندہ ہو گئی تھی اس

پر موجود بے شمار چھوٹے بڑے مختلف رنگوں کے بلب جلنے بجھنے لگ گئے۔ مشین کے درمیان موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی لیکن اس پر سمندر کا منظر تھا۔ دور دور تک پانی ہی پانی نظر آ رہا تھا۔

"یہ کیا ہوا جزیرہ تو نظر نہیں آ رہا" ...... مادام ہاپ نے چونک کر کہا انجلا کے چہرے پر بھی ہلکی سی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سمت غلط ہو گئی ہے شاید میں چیک کرتا ہوں"۔ کارس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے دو مختلف نابوں کو دائیں بائیں آہستہ آہستہ گھمانا شروع کر دیا اور سکرین پر جھماکے سے ہونے لگے لیکن سمندر کا منظر بدستور نظر آ رہا تھا پھر اچانک ایک جزیرے کا منظر سکرین پر ابھر آیا تو کارس نے ہاتھ ایک ناب سے ہٹا لیا لیکن دوسری ناب کو وہ گھماتا رہا اور جزیرے کا منظر پھیلتا چلا گیا اور پھر جزیرے پر موجود درختوں کے درمیان موجود آدمی نظر آنے لگے لیکن یہ سب فوجی تھے اور الٹے سیدھے انداز میں زمین پر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے جزیرے پر موجود تمام فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے" ...... انجلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے اس کے بغیر وہ لوگ وہاں قبضہ کیسے کر سکتے تھے"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

" زندہ آدمی تلاش کرو کارس "...... انجلا نے کارس سے کہا تو کارس نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس نے ایک اور ناب گھمانا شروع کیا تو سکرین دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ ایک حصے پر جزیرہ مکمل طور پر نظر آنے لگا جب کہ دوسرے حصے پر صرف ایک منظر تھا اور پھر منظر تیزی سے تبدیل ہونے لگ گیا اچانک رہائشی کیبن نظر آنے لگ گئے پھر ان کے ساتھ ہی ایک فوجی ہیلی کاپٹر کھڑا نظر آیا۔ اس ہیلی کاپٹر کے ساتھ ایک آدمی کھڑا تھا۔

" اوہ اوہ یہ عمران کا ساتھی ہے۔ اس کا قدوقامت وہی ہے لیکن چہرہ ایکریمی ہے شاید یہ میک اپ میں ہے "...... مادام ہاپ نے کہا۔

" ہاں یہ جو کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا ہے یہ واقعی کرنل فاسٹر ہے میں بھی اسے جانتی ہوں۔ اوہ اوہ مادام ہاپ اب بات سمجھ میں آ گئی ہے۔ یہ کرنل فاسٹر ہی اس سارے سیٹ اپ کا انچارج ہے "۔ انجلا نے کہا۔

" کارس آواز آن کرو۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ یہ تو انتہائی گڑبڑ ہے "...... مادام ہاپ نے تیز لہجے میں کہا تو کارس نے ایک بٹن دبا دیا۔

" دیکھو کرنل فاسٹر اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو تمہیں ہر قیمت پر ما کو جزیرے پر پہنچنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ہمیں بتانا پڑے گا "۔ ایک آواز سنائی دی اور مادام ہاپ اور انجلا دونوں چونک پڑیں۔

" یہ عمران کی آواز ہے۔ یہ اس کرنل فاسٹر کے سامنے کھڑا ہوا

عمران ہے یہ لوگ واقعی یہاں پہنچ چکے ہیں "...... انجلا نے کہا اور مادام ہاپ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" وہاں جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے کوئی بھی نہیں ہے کیا بتاؤں "...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

" اوکے پھر تم چھٹی کرو ہم خود ہی راستہ تلاش کر لیں گے "۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ کرنل فاسٹر کی طرف کر دیا۔

" میں صرف پانچ تک گنوں گا کرنل فاسٹر اور پھر ٹریگر دبا دوں گا "...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

" رک جاؤ رک جاؤ میں بتاتا ہوں ایک راستہ ہے لیکن اس سے جزیرے پر جانا بے حد مشکل ہے "...... کرنل فاسٹر نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم بتاؤ مشکل کو آسان ہم خود بنا لیں گے لیکن خیال رکھنا غلط بیانی نہ کرنا کیونکہ ایک تو مجھے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ بولنے والا سچ بول رہا ہے یا نہیں اور دوسرا یہ کہ تمہیں بھی ہمارے ساتھ وہاں جانا ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" میں جو کچھ بتاؤں گا سچ بتاؤں گا لیکن تمہیں وعدہ کرنا ہو گا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے۔ میں مرنا نہیں چاہتا "...... کرنل فاسٹر نے کہا۔

"یہ وعدہ میں پہلے ہی کر چکا ہوں اور میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو سنو ماکو جزیرے کے گرد جو دھند چھائی ہوئی ہے اور جس کی وجہ سے اس جزیرے کے اندر کوئی ذی روح زندہ اندر داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ دھند سائینائیڈ گیس سے تیار کی گئی ہے لیکن اس میں دوسری گیسیں اس طرح شامل کی گئی ہیں کہ ایک مخصوص حد سے باہر اس کے اثرات نہیں جاتے ورنہ تو ماکو جزیرے پر رہنے والا کوئی آدمی بھی زندہ نہ بچ سکتا لیکن اس دھند کے زہریلے اثرات اس حد تک طاقتور اور زود اثر ہیں کہ چاہے گیس ماسک پہن کر اس دھند کو کیوں نہ کراس کیا جائے۔ سائینائیڈ کے زہریلے اثرات فوراً اثر کرتے ہیں اور آدمی باوجود گیس ماسک کے مرجاتا ہے لیکن اس میں ایک خامی موجود ہے اور وہ خامی یہ ہے کہ اگر اس دھند کی دیوار کو کراس کرتے ہوئے آدمی کے جسم میں پین کلر دوا انجیکٹ کر دی جائے تو اس کا اثر اس کے جسم پر نہیں ہوتا۔ کیوں نہیں ہوتا اس کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ میں سائنسدان نہیں ہوں"۔ کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"تمہیں کس نے یہ راز بتایا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"کرنل آرنلڈ نے۔ وہ ماکو کا انتظامی انچارج ہے۔ وہ میرا بہت گہرا دوست ہے۔ ایک بار وہ ایکریمیا آیا ہوا تھا تو اس سے میری اس موضوع پر بات ہوئی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ سائینائیڈ گیس کے

اثرات بہرحال جزیرے کے رہنے والوں پر تو پڑتے ہوں گے جس کے جواب میں اس نے مجھے یہ ساری تفصیل بتائی تھی۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ دھند ایک سائنسدان ڈاکٹر مارگن نے ایجاد کی ہے لیکن ڈاکٹر مارگن باوجود کوشش کے اس خامی کو دور نہیں کر سکا لیکن چونکہ اس کا علم کسی کو نہیں ہے اس لئے کوئی بھی اسے کراس نہیں کر سکتا اور یہ انتہائی کامیابی سے ایکریمیا کی خاص خاص لیبارٹریوں کی حفاظت کے لئے استعمال کی جا رہی ہے"...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"لیکن یہ لوگ ایکریمیا کیسے آتے ہیں۔ کیا پین کلر انجکشن لگا کر یا کسی اور طریقے سے"...... عمران نے پوچھا۔

"وقتی طور پر گیس بنانے والی مشین بند کر دی جاتی ہو گی۔ بہرحال مجھے اس کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ میں نے کبھی اس بارے میں سوچا ہے"...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"تم ماکو کبھی گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میں وہاں کبھی نہیں گیا وہاں کوئی غیر متعلق آدمی کسی صورت جا ہی نہیں سکتا۔ یہ جزیرہ ٹاپ سیکرٹ جزیرہ ہے۔ وہاں ایکریمیا کا صدر بھی خصوصی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتا"۔ کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس جزیرے پر کتنے آدمی ہیں۔ فوجی کتنے ہیں اور سائنسدان کتنے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم نہ میں نے کبھی پوچھا ہے کیونکہ یہ بات پوچھنا بھی غداری کے زمرے میں آتا ہے"...... کرنل فاسٹر نے کہا۔

"اس کرنل آرنلڈ کو یہاں کواجا پر کس طرح بلوایا جا سکتا ہے۔ اس کی کوئی کمزوری بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ کسی صورت یہاں نہیں آ سکتا کیونکہ اس کے لئے اسے سپیشل سیکشن کے چیف سے اجازت لینی پڑے گی"...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"سپیشل سیکشن کا چیف کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ سپیشل سیکرٹری ہے اس کا نام جنرل ہلٹن ہے۔ وہ ریٹائر فوجی ہے"...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"تمہارا اس سے کیا تعلق ہے تم بھی تو سپیشل سیکشن سے متعلق ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ ہمارا باس ہے میں سب کمانڈر ہوں"...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"تم اس سے ٹرانسمیٹر پر بات کر سکتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں لیکن کیا بات کروں وہ تو انتہائی سخت آدمی ہے جبکہ میں چھٹی پر ہوں"...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"اس کی فریکونسی کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو کرنل فاسٹر نے فریکونسی بتا دی۔

"سنو کرنل فاسٹر تم اس جنرل ہلٹن سے بات کرو چاہے کچھ بھی

کہو مجھے اس سے مطلب نہیں ہے۔ میں صرف اس کی آواز سننا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے کراؤ بات"...... کرنل فاسٹر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ اب میں سمجھ گئی عمران کی گیم۔ یہ جنرل ہلٹن کی آواز سن کر اس آواز میں کرنل آرنلڈ کو کال کر کے اسے کواجا جزیرے پر بلوائے گا اور کرنل آرنلڈ لازماً جنرل ہلٹن کی کال پر یہاں کواجا جزیرے پر آ جائے گا اور کرنل آرنلڈ کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی وہاں پہنچ جائیں گے اور اس کے ساتھ ہی ان کا مشن مکمل ہو جائے گا"...... انجلا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ ہمیں فوری طور پر اب اس کواجا جزیرے پر ان لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ کارس یہ مشین آف کر دو اب اس کی ضرورت نہیں"...... مادام ہاپ نے کہا تو کارس نے مشین آف کر دی۔

"جانسن"...... مادام ہاپ نے ایک اور آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مادام"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم ہیلی کاپٹر پر نواجی جاؤ اور وہاں سے سائینائیڈ گیس سپر میگا بم لے کر آؤ جلدی کرو اب اس کے بغیر اس جزیرے کو کور نہیں کیا جا سکتا"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام"...... جانسن نے جواب دیا۔

"جس قدر تیز رفتاری سے ممکن ہو جاؤ اور لے آؤ۔ جلدی کرو فوراً ہم یہاں تمہارا انتظار کریں گے۔ اس کی فائرنگ گن بھی لے آنا ساتھ"۔ مادام ہاپ نے کہا اور جانسن تیزی سے مڑا اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے ان لوگوں کا صحیح حل سوچا ہے اس طرح یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے"...... انجلا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر واپس آجائے گا پھر میں دیکھتی ہوں کہ یہ لوگ دوسرا سانس کیسے لے سکتے ہیں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"تب تک انہیں چیک تو کرتے رہیں تاکہ معلوم تو ہو سکے کہ یہ کیا کرتے ہیں"...... انجلا نے کہا۔

"ہاں کارس مشین آن کر دو"...... مادام ہاپ نے کہا تو کارس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے مشین دوبارہ آن کر دی۔

عمران نے آپریشن روم کے ماسٹر کمپیوٹر میں موجود لانگ رینج اور انتہائی طاقتور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا ہی تھا تاکہ جنرل ہلٹن کی فریکونسی اس پر ایڈجسٹ کر کے کرنل فاسٹر کی اس سے بات کرائے لیکن بٹن آن ہوتے ہی عمران اور اس کے سارے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ ٹرانسمیٹر سے مادام ہاپ کی آواز سنائی دی تھی۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے انجلا کہ عمران اور اس کے ساتھی کرنل آرنلڈ کو جزیرہ کواجا پر بلوانے کی بجائے اس کرنل آرنلڈ کو جنرل ہلٹن کی آواز میں حکم دے کر یہ دھند ختم کرا دیں اور ہیلی کاپٹر پر وہاں پہنچ جائیں اس طرح تو جانسن کے سائینائیڈ سپر میگا بم لے آنے سے پہلے وہ جزیرہ کواجا سے نکل جائیں گے"...... مادام ہاپ بول رہی تھی اور اس کی آواز آپریشن روم میں واضح سنائی دے رہی تھی۔

"ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ ہمارا تو اس

جنرل ہلٹن یا اس کرنل آرنلڈ سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ہمارا رابطہ تو ریڈ زیرو ایجنسی کے چیف کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے اور اس میں تو کافی وقت لگ جائے گا"...... ایک دوسری نسوانی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ عمران نے تیزی سے ماسٹر کمپیوٹر کے مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے اور پھر جیسے ہی ایک ڈائل پر حرکت کرتی ہوئی سوئی ایک مخصوص ہندسے پر پہنچ کر رکی عمران نے جلدی سے ماسٹر کمپیوٹر کو آف کر دیا۔

"میں آرہا ہوں"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر کے اشارے سے کیپٹن شکیل کو اپنے ساتھ آنے کا کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کیبن کے دروازے سے باہر آگیا۔ کیپٹن شکیل اس کے پیچھے چلتا ہوا کیبن سے باہر آگیا۔ کچھ فاصلے پر جانے کے بعد عمران نے جیب سے تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے زمین پر پھیلا کر اس نے جیب سے قلم نکال کر اس نقشے پر ایک جگہ گول دائرہ لگا دیا پھر اس نے اس نقشے کو اٹھایا اور اس کی پشت جو صاف تھی اس پر تیزی سے لکھنا شروع کر دیا۔

"کیپٹن شکیل یہاں جزیرے پر چونکہ ہماری آواز وہاں سنی جا رہی ہے اس لئے میں لکھ کر تمہیں بتا رہا ہوں۔ جس جگہ میں نے دائرے کا نشان لگایا ہے یہ بھی کوئی ٹاپو نما جزیرہ ہے اور میں نے کمپیوٹر کی مدد سے اس کی سمت اور فاصلے کو چیک کر لیا ہے۔ مادام ہاپ اور اس کے ساتھی وہاں موجود ہیں اور وہ ہمارے جزیرے پر سائینا ئیڈ گیس

بم فائر کرا کر ہمیں ختم کرانا چاہتے ہیں۔ شاید ان کے پاس یہ بم نہ تھا۔ انہوں نے کسی کو اسے منگوانے کے لئے بھیجا ہو گا۔ تم اپنے گروپ کے ساتھ موٹر بوٹ پر سوار ہو کر پہلے اس ٹاپو کا رخ کرو جدھر سے ہم یہاں آئے تھے۔ پھر چکر کاٹ کر اس مطلوبہ ٹاپو کے قریب پہنچو۔ غوطہ خوری کے لباس اور بے ہوش کر دینے والی گیس کی گنیں ساتھ لے جانا۔ موٹر بوٹ کو ٹاپو سے کچھ فاصلے پر جہاں ان کی نظر نہ پہنچ سکے روک دینا۔ ایک آدمی بوٹ میں رہے گا جبکہ باقی غوطہ خوری کے لباس پہن کر سمندر کے اندر سے اس ٹاپو پر پہنچیں گے اور وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے ان سب کو بے ہوش کر دیں گے۔ ایکس ون زیرو ٹرانسمیٹر ساتھ لے جانا۔ جب یہ بے ہوش ہو جائیں تب مجھے کال کرنا لیکن تم نے وہیں رہنا ہے کیونکہ لازماً کوئی نہ کوئی بم لے کر وہاں آئے گا اسے بھی تم نے کور کرنا ہے"۔ عمران نے قلم سے تیزی سے لکھتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے جو ساتھ ساتھ پڑھ رہا تھا اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے نقشے کو پلٹ کر ایک بار پھر ایک اور جگہ نشان لگایا اور پھر اس نے اس نشان اور پہلے سے لگے ہوئے نشان کے درمیان لکیر ڈال دی تاکہ کیپٹن شکیل راستہ اور منزل مقصود کو اچھی طرح چیک کر لے۔

"ٹھیک ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے نقشہ تہہ کر کے اسے واپس جیب میں ڈال لیا اور پھر وہ دونوں واپس اسی آپریشن روم کی طرف بڑھ گئے۔ کیپٹن شکیل نے اپنے ساتھیوں کو

اشارے سے بلایا اور پھر وہ کیبن سے باہر چلے گئے۔

"کیا ہوا ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ ماسٹر کمپیوٹر گرم ہو رہا ہے۔ یہ ٹھنڈا ہو جائے تب اس جنرل ہلٹن کو کال کی جا سکتی ہے اور اسے ٹھنڈا ہونے میں ایک گھنٹہ لگ جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ عمران کی بات سے سمجھ گئی تھی کہ عمران اصل بات نہیں کرنا چاہتا۔

"میرا تمام جسم اکڑ گیا ہے۔ مجھے تو کھولو"۔۔۔ کرنل فاسٹر نے کہا۔

"تم فوجی آدمی ہو۔ اتنی جلدی کیسے اکڑ سکتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرنل فاسٹر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"تم باہر جاؤ اور چیک کرو کہیں یہاں موجود فوجیوں میں سے کوئی ہوش میں نہ آ جائے۔ میں یہاں موجود ہوں"۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے کیبن سے باہر چلے گئے۔ جب کہ عمران نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر پر ایکس ون زیرو کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کر دی تاکہ جب کیپٹن شکیل کی کال آئے تو وہ اٹنڈ کر سکے اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد یکلخت ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی تو عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو سی ایس کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل کوڈ میں بات کر رہا تھا شاید اسے خطرہ تھا کہ کال کہیں ماکو جزیرے پر چیک نہ کی جا رہی ہو اور اس کی اس بات سے عمران بھی چونک پڑا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ اگر وہ یہاں سے جنرل ہلٹن کو کال کرائے تو یہ کال بھی ماکو جزیرے پر سنی جا سکتی ہے۔

"یس پرنس اٹنڈنگ یو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پرنس شکار گاہ تو شکار سے بھری ہوئی تھی۔ دس نر اور دو مادہ ہرن موجود تھے۔ جو شکار کر لئے گئے ہیں۔ اس دوران ایک مرغابی بھی اڑتی ہوئی وہاں آ گئی اسے بھی شکار کر لیا گیا ہے۔ اوور"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا یہ سارا شکار ہم تک پہنچ سکتا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"او کے لے کر آ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر وہ تیزی سے کیبن سے باہر نکل گیا۔ باہر جولیا موجود تھی۔

"جولیا اب خطرہ ختم ہو گیا ہے۔ اب ہماری یہاں ہونے والی گفتگو وہاں سنی نہیں جا رہی۔ کیپٹن شکیل کی کال آئی ہے۔ اس نے مادام ہاپ اور اس کے ساتھیوں کو کور کر لیا ہے۔ وہاں شاید کوئی ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ وہ سب کو لے

کر یہاں آجائیں۔ تم صفدر اور صالحہ کو کہہ دو کہ وہ خیال رکھیں ہیلی کاپٹر اترے تو وہ اس وقت تک اوٹ میں رہیں جب تک یہ کنفرم نہ ہو جائے کہ آنے والے واقعی ہمارے ساتھی ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے "...... جولیا نے کہا اور آگے بڑھ گئی جب کہ عمران واپس کیبن میں آگیا۔ اب اس نے یہ جنرل ہلٹن والی تجویز ذہن سے نکال دی تھی کیونکہ واقعی طویل فاصلے پر ہونے والی کال ما کو جزیرے پر چیک کی جا سکتی تھی اس لئے اس نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور پھر اس سے پہلے کہ کرسی پر بندھا ہوا کرنل فاسٹر کچھ سمجھتا عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں کرنل فاسٹر کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور کرنل فاسٹر کے حلق سے صرف ایک چیخ نکلی اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے سے داخل ہونے والا ایک نوجوان تھا اور اس کے چہرے پر ایسے تاثرات موجود تھے کہ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" کرنل آرنلڈ انتہائی عجیب معاملات سامنے آئے ہیں "...... آنے والے نے پرجوش لہجے میں کہا۔

" کیسے معاملات براؤن "...... ادھیڑ عمر نے جسے کرنل آرنلڈ کہہ کر پکارا گیا تھا حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جزیرہ کو اجا پر دشمن ایجنٹوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور وہاں آپ کے دوست اور سپیشل سیکشن کے سب کمانڈر کرنل فاسٹر کی لاش بھی موجود ہے "...... براؤن نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جزیرہ کواجا پر دشمن ایجنٹوں کا قبضہ کیا مطلب یہ کیسے ہو سکتا ہے اور کرنل فاسٹر کی لاش۔ کیا تم نشے میں تو نہیں ہو"...... کرنل نے بے اختیار اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"آیئے میرے ساتھ میں آپ کو دکھاتا ہوں یہ سب کچھ"۔ براؤن نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا تو کرنل تیزی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی اور چوڑی سی مشین موجود تھی اس مشین کے سامنے ایک نوجوان سٹول پر بیٹھا ہوا تھا۔

"ہیری کرنل آرنلڈ صاحب کو پہلے ٹیپ شدہ منظر دکھاؤ"۔ براؤن نے سٹول پر بیٹھے ہوئے نوجوان سے کہا تو اس نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو مشین کے درمیان موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ ایک بڑا سا کیبن تھا جس میں ایک مشین نظر آ رہی تھی جب کہ ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی لاش صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"اوہ اوہ یہ تو واقعی کرنل فاسٹر ہے۔ لیکن"...... کرنل آرنلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھتے جائیں کرنل"...... براؤن نے کہا اور پھر سکرین پر منظر ایک جھماکے سے بدل گیا اور اس بار جو منظر نظر آیا اسے دیکھ کر

کرنل آرنلڈ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ جزیرے کے ایک حصے پر ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا جس میں سے دو بے ہوش ایکریمی عورتوں کے ساتھ ساتھ دس ایکریمی مردوں کو نیچے اتارا جا رہا تھا جب کہ عام لباس میں موجود ایک ایکریمین مرد اور دو عورتیں ہیلی کاپٹر کے قریب کھڑے ہوئے تھے۔

"یہ تو ایکریمین ہے لیکن یہاں تو فوجیوں کو ہونا چاہئے جب کہ یہاں ایک بھی فوجی نظر نہیں آ رہا"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"ہیری اب یہ منظر کرنل صاحب کو میک اپ ریز مشین کے آپریشن کے بعد دکھاؤ"...... براؤن نے مشین آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور ہیری نے مشین کے بٹن تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے اور سکرین پر ایک جھماکا سا ہوا اور پھر وہی منظر دوبارہ نظر آنے لگا لیکن اس بار منظر میں ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے ہوئے مرد اور عورتیں ایکریمین کی بجائے ایشیائی نظر آ رہے تھے۔ ان میں البتہ ایک عورت سوئس نژاد تھی۔

"اوہ اوہ یہ ایشیائی یہ کہاں سے آ گئے کواجا پر۔ کیا مطلب اور کرنل فاسٹر کی موت۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے وہاں"...... کرنل آرنلڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"کرنل آرنلڈ یہ ایشیائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں آپ کو سپیشل کمانڈر جنرل ہلٹن کی کال تو یاد ہو گی جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ما کو جزیرے کے خلاف کام کر رہی

ہے اور ریڈ زیرو ایجنسی ان کے خلاف لیکن ہمیں پھر بھی ہر لحاظ سے محتاط رہنا چاہئے"...... براؤن نے کہا۔

" ہاں لیکن ماکو جزیرے کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے۔ یہ تو کواجا پر ہیں اور پھر ریڈ زیرو ایجنسی تو انتہائی طاقتور ایجنسی ہے اس کے مقابل پسماندہ ملک پاکیشیا کے لوگ کیا کر سکتے ہیں"۔ کرنل آرنلڈ نے کہا

" میں یہاں چیف سیکورٹی آفیسر تعینات ہونے سے پہلے ایکریمیا کی ایک سیکرٹ ایجنسی میں کام کر چکا ہوں کرنل اس لئے میں ا پاکیشیائیوں کو بھی پہچانتا ہوں اور ریڈ زیرو ایجنسی کے لوگوں بھی۔ ان میں سے جو آدمی ہیلی کاپٹر کے دائیں طرف کھڑا نظر آ رہا ہے یہ دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ علی عمران ہے اور ب یقیناً اس کے ساتھی ہوں گے اور ہیلی کاپٹر سے جن دو عورتوں کو ہوشی کے عالم میں نیچے اتار گیا ہے ان میں سے ایک مادام ہاپ دوسری مادام انجلا اور یہ دونوں ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹس جاتی ہیں اور یقیناً باقی لوگ ان کے گروپ کے ہوں گے اور کرنل فاسٹر آپ کا دوست ہے اور یقیناً اسے یہاں کے حالات کے بار میں بھی علم ہو گا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ کرسی پر بندھا ہوا موجود اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس سے جزیرے کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہوں گی اس لئے ا ہلاک کر دیا گیا اور ریڈ زیرو ایجنسی ان کے خلاف کام کر رہی ہو انہیں بھی انہوں نے کنٹرول کر لیا ہے اور اب ظاہر ہے ان کا ٹارگٹ

بہرحال ماکو جزیرہ ہی ہو گا"...... براؤن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے براؤن لیکن اس سب کے باوجود ماکو جزیرے کو کیا خطرہ پیش آ سکتا ہے یہ لوگ کسی صورت بھی یہاں نہیں پہنچ سکتے اور نہ ہی یہاں یہ کوئی حرکت کر سکتے ہیں۔ تم خود چیف سیکورٹی آفیسر ہو تم اس بات کو مجھ سے بھی بہتر انداز میں سمجھ سکتے ہو"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

" کرنل صاحب۔ یہ عمران شیطانی ذہن رکھتا ہے یہ ناممکن کو بھی ممکن کر دکھاتا ہے اور میرا تجربہ ہے کہ جہاں حفاظتی انتظامات جتنے بھی سخت ہوں وہاں بہرحال کوئی نہ کوئی خلا ایسا موجود ہوتا ہے جس سے ان سارے حفاظتی انتظامات کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ان کا زندہ رہنا نہ صرف ماکو جزیرے کے لئے بلکہ پورے ایکریمیا کے لئے انتہائی خطرناک ہے"...... براؤن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہم یہاں خاموش ہو کر نہ بیٹھیں بلکہ کواجا جزیرے پر ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں لیکن کیسے۔ اگر ہم یہاں سے یہاں آدمی بھیجیں گے تو لامحالہ یہاں کے حفاظتی انتظامات ختم کرنے پڑیں گے اور یہ کام ممکن ہی نہیں ہے"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

" حفاظتی انتظامات ختم کئے بغیر بھی یہاں سے مسلح افراد وہاں جا سکتے ہیں کرنل آرنلڈ"۔ براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل آرنلڈ بے اختیار اچھل پڑا اسکے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"وہ کس طرح یہ کیسے ممکن ہے"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"میرے ساتھ آیئے میں بتاتا ہوں"...... چیف سیکورٹی آفیسر براؤن نے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر دوبارہ اس آفس میں گئے جہاں پہلے کرنل آرنلڈ موجود تھا۔

"کرنل آرنلڈ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ میرے لئے خوش بختی کا دروازہ کھول دے گا اور مجھے یقیناً ایکریمیا کی کسی طاقتور سیکرٹ ایجنسی کا چیف بنا دیا جائے گا اور میرا وعدہ کہ میں اس ایجنسی میں آپ کو بھی اعلیٰ ترین عہدہ دوں گا۔ اس طرح دنیا کی آسائشوں سے دور اس جزیرے میں پڑے رہنے سے بھی ہمیں نجات مل جائے گی اور ہماری باقی زندگی انتہائی عیش و آرام میں گزرے گی"...... براؤن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم چاہتے کیا ہو۔ یہ بات سن لو کہ چاہے قیامت بھی کیوں نہ آجائے میں حفاظتی انتظامات ختم نہیں کر سکتا"...... کرنل آرنلڈ نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ حفاظتی انتظامات تو ختم نہیں کیے جا سکتے لیکن ہم ٹنل کو تو کواجا جزیرے سے لنک کر سکتے ہیں اور ٹنل کے حفاظتی انتظامات ختم کر کے ٹنل کے ذریعے وہاں آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے اور ان کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"ہاں ایسا ہو سکتا ہے لیکن میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں کوئی ایسا کام کرنا چاہئے جس میں رسک نہ ہو۔

فرض کیا کہ وہ تم پر قابو پالیتے ہیں تو پھر وہ ٹنل کے ذریعے آسانی سے یہاں بھی پہنچ سکتے ہیں نہیں براؤن میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا"...... کرنل آرنلڈ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلیں ایسا کر لیتے ہیں کہ ہم جب ٹنل کے ذریعے کواجا پہنچ جائیں تو آپ ٹنل کو واپس کھینچ لیں پھر جب ہم ان پر قابو پالیں گے تو آپ کو ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے دیں گے اور آپ ٹنل کو دوبارہ وہاں لنک کر سکتے ہیں"...... براؤن نے کہا۔

"دیکھو براؤن ایک کام ہو سکتا ہے کہ تم ٹنل کے ذریعے وہاں پہنچ کر ان کا خاتمہ کر دو اور پھر وہیں رہو اور میں ٹرانسمیٹر پر جنرل ہلٹن کو کال کر کے ساری صورت حال بتا دوں۔ میں دوبارہ ٹنل کو وہاں لنک کرنے کا رسک نہیں لے سکتا۔ اس طرح وہ لوگ بھی یہاں پہنچ جانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"چلیے ایسے ہی سہی بہرحال میں ان لوگوں کے خاتمے کا کریڈٹ لینا چاہتا ہوں کرنل آرنلڈ آپ کو معلوم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ ان لوگوں کا خاتمہ کیا اہمیت رکھتا ہے"...... براؤن نے کہا۔

"اوکے تم تیار ہو جاؤ میں اس وقت تک آپریشن روم میں رہوں گا جب تک ٹنل واپس نہیں آجاتی"...... کرنل آرنلڈ نے کہا تو براؤن اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

بڑی سی موٹر بوٹ خاصی تیز رفتاری سے ماکو جزیرے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ موٹر بوٹ میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سارے ممبرز موجود تھے۔ مادام ہاپ اور انجلا دونوں کو انہوں نے جزیرہ کواجا میں کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا تھا لیکن وہ بدستور بے ہوش تھیں جب کہ ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ وہاں چونکہ باقاعدہ ایک چھوٹا سا ہسپتال بنا ہوا تھا تاکہ وہاں موجود فوجیوں کا علاج کیا جا سکے اس لئے انہیں پین کلر انجکشن وافر تعداد میں مل گئے تھے اور عمران اور اس کے ساتھیوں نے پین کلر انجکشن کے کئی ڈبے موٹر بوٹ میں رکھ لئے تھے اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کواجا جزیرے کے اسلحہ خانے سے مخصوص اسلحہ بھی ساتھ لے لیا تھا اور اپنے ساتھ لائی ہوئی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنے والی گنیں اور ان کا میگزین تو پہلے ہی ان کے پاس موجود تھا۔

عمران نے پلان یہ بنایا تھا کہ جزیرہ ماکو کے قریب پہنچتے ہی وہ موٹر بوٹ کو چھوڑ دیں گے اور پین کلر انجکشن لگا کر غوطہ خوری کے انداز میں آگے بڑھ کر جزیرے پر پہنچیں گے اور پھر کواجا کی طرح وہاں بھی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے وہاں اپنا مشن مکمل کریں گے اور اس کے بعد وہاں سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر باچان پہنچ جائیں گے صفدر نے موٹر بوٹ کی بجائے جزیرہ ماکو میں داخل ہونے کے لئے ہیلی کاپٹر کی تجویز پیش کی تھی لیکن عمران کا کہنا تھا کہ اس طرح جزیرہ ماکو والوں کو ان کی آمد کا علم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہاں انٹی کرافٹ گنیں موجود ہوں اور وہ نیچے اترنے سے پہلے ہی فضا میں ہٹ کر دیا جائے اس لئے اس نے ہیلی کاپٹر کی تجویز مسترد کر دی تھی۔

"عمران صاحب جزیرہ کواجا پر موجود فوجی اور وہ عورتیں وہ سب جلد ہی ہوش میں آجائیں گے کیونکہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات بہرحال لامحدود عرصے تک قائم نہیں رہتے اور پہلے بھی کافی وقت گزر چکا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"آتے رہیں ہوش میں۔ اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انہیں کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ہم ماکو جزیرے پر پہنچ چکے ہیں کیونکہ بہرحال اسے وہ ہر لحاظ سے ناممکن سمجھتے ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب اگر پین کلر انجکشنوں نے مطلوبہ اثر نہ

دکھایا تو ہم اس سائینائیڈ گیس سے ہلاک بھی ہو سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے موٹر بوٹ میں گیس ماسک اور آکسیجن سلنڈر رکھوا لئے ہیں۔ ہم دونوں کا استعمال کریں گے"۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ماکو جزیرہ نظر آنے لگا۔ اس کے گرد غبار کی صورت میں سفید رنگ کی انتہائی گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔

"بس موٹر بوٹ روک دو اب یہاں سے ہمیں تیر کر آگے بڑھنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ دیوار بہرحال جزیرے سے کچھ فاصلے پر ہی ہو گی اس لئے کیوں نہ ہم اسے موٹر بوٹ سمیت کراس کریں اس طرح ہم انتہائی تیز رفتاری سے اسے کراس کر جائیں گے"...... تنویر نے کہا۔

"نہیں اس طرح انہیں موٹر بوٹ کی آمد کا علم ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر موٹر بوٹ کی رفتار آہستہ کر دی گئی اور پھر تھوڑے فاصلے کے بعد وہ سمندر کی سطح پر ہی رک گئی اور ان سب نے تیاری شروع کر دی۔ عمران نے پین کلر انجکشن سب ساتھیوں کو انجکٹ کر دیا اور خود بھی اس نے پین کلر انجکشن لگوایا اور اس کے بعد ضروری اسلحہ لے کر اور اپنے کاندھوں پر آکسیجن سلنڈر فٹ کر کے اور چہروں پر گیس ماسک لگا کر وہ ایک ایک کر کے سمندر کی تہہ میں اترتے چلے گئے۔ عمران سب

سے آگے تھا۔ چونکہ انہوں نے مخصوص ہیلمٹ کی بجائے گیس ماسک لگائے ہوئے تھے اس لئے وہ ایک دوسرے سے بات نہ کر سکتے تھے لیکن صفدر نے آگے بڑھ کر عمران کو اشارہ کیا کہ وہ آگے جائے گا جب کہ عمران اس کے پیچھے رہے تو عمران نے اسے اشارے سے منع کر دیا اور وہ تیزی سے تیرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ سمندر کی تہہ تک سفید دھند کی دیوار نظر آ رہی تھی۔ عمران چونکہ آگے تھا اس لئے اس نے ایک لمحے کے لئے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اس دھند میں سے گزرتا چلا گیا۔ اس نے سانس بھی روک لیا تھا اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ اس دھند کو کراس کر کے دوسری طرف پہنچ گیا تو اس نے بے اختیار سانس لیا اور پھر چند لمحے وہیں رک کر وہ اپنا جائزہ لیتا رہا لیکن جب اس نے اپنے ذہن پر اور جسم پر اس دھند کا کوئی اثر محسوس نہ کیا تو اس کی تسلی ہو گئی وہ واپس پلٹا اور ایک بار پھر اس نے دھند کراس کی اور ساتھیوں کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب دھند کو کراس کر کے جزیرے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن پھر جیسے ہی وہ جزیرے کے قریب پہنچے اچانک جیسے سمندر کے پانی میں پارہ سا دوڑتا ہوا نظر آیا۔ یہ سب کچھ صرف ایک لمحے کے لئے انہوں نے دیکھا دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہن پر پارے کی چمک چھا گئی ہو اور اس کے بعد یکلخت یہ تیز روشنی جیسے بجھ گئی اور ان کے ذہنوں پر اندھیرا پھیلتا چلا

گیا۔ پھر جس طرح گھرے سیاہ بادلوں میں بجلی کی لہریں سی کوندتی ہیں اس طرح عمران کے ذہن میں بھی روشنی کی لکیریں سی پھیلتی چلی گئیں اور اس کی آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔ ایک لمحے کے لئے تو اس کا ذہن باوجود روشن ہونے کے ماؤف سا رہا لیکن پھر جیسے ہی اس کے ذہن میں سمندر کے پانی میں پارہ دوڑنے کا منظر گھوما اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنا چاہا لیکن دوسرے لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کا جسم معمولی سی حرکت بھی نہیں کر رہا صرف اس کا سر گردن تک حرکت کر رہا تھا۔ باقی جسم مکمل طور پر بے حس ہو چکا تھا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے جسم کو کسی چیز سے باندھا نہ گیا تھا البتہ اس کے پیٹ کے گرد چمڑے کی موٹی سی بیلٹ اس کے دونوں بازوؤں کے درمیان بندھی ہوئی تھی۔ عمران نے گردن گھمائی تو اس کے سارے ساتھی اسی حالت میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن ان کرسیوں کے علاوہ وہاں اور کوئی چیز موجود نہیں تھی کمرے کی چھت سے روشنی نکل رہی تھی عمران نے دیکھا کہ اس کے جسم پر غوطہ خوری کا لباس موجود نہیں تھا اور نہ ہی وہ گیس ماسک اور سلنڈر وغیرہ موجود تھے وہ عام لباس میں تھا۔ اسی لمحے اچانک اس کے ذہن میں ایک اور جھماکہ سا ہوا اس نے ایک بار پھر گردن موڑی اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس کے سارے ساتھی اصل چہروں میں موجود تھے۔ پہلی بار اسے اس

کا احساس ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس ماحول کے بارے میں مزید کچھ سوچتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا اس کے جسم پر سوٹ تھا اس کے پیچھے ایک مسلح آدمی تھا لیکن مشین گن اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی تھی اور اس نے ہاتھ میں ایک ڈبہ پکڑا ہوا تھا۔

" ارے اسے خود بخود ہوش آ گیا یہ کیسے ممکن ہے"...... اس ادھیڑ عمر نے عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے سوچا کہ تمہارے ساتھ مکمل تعارف کے لئے ہم میں سے کسی کو تو ہوش میں ہونا ہی چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارا نام علی عمران ہے اور تم دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہو"...... اس ادھیڑ عمر نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرا نام واقعی علی عمران ہے۔ لیکن تمہاری دوسری بات غلط ہے۔ میں اگر خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہوتا تو اس طرح کرسی پر بے بس بیٹھا ہوا ہوتا۔ لیکن تم نے اپنا تعارف نہیں کرایا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا نام کرنل آرنلڈ ہے اور میں نے تمہیں اب تک اس لئے زندہ رکھا ہوا ہے کہ میں تم سے یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ تم اس زہریلی دھند کو پار کر لینے کے باوجود زندہ کیسے رہ گئے ہو"...... کرنل آرنلڈ

نے کہا۔

"تم نے خود ہی تو یہ راز اپنے دوست کرنل فاسٹر کو بتایا تھا اور کرنل فاسٹر نے از راہ عنایت مجھے بتا دیا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے تو تم نے کرنل فاسٹر کو کرسی پر باندھ کر اس سے یہی بات معلوم کی تھی۔ ہونہہ اب بات واضح ہو گئی ہے"۔ کرنل آرنلڈ نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں نے کرنل فاسٹر کو کرسی پر باندھ کر اس سے پوچھ گچھ کی ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"کواجا جزیرے پر تم نے جو کارروائی کی ہے وہ میں نے چیک کر لی تھی چیف سیکورٹی آفیسر براؤن تمہاری سرکوبی کے لئے شٹل کے ذریعے کواجا جزیرے پر گیا ہے لیکن وہ وہاں پہنچا ہے اور تم یہاں آگئے ہو۔ جیسے ہی تم نے دھند کراس کی تم یہاں بھی چیک ہو گئے اور میں نے تمہیں بے ہوش اور بے حس کر کے سمندر سے نکال لیا ہم اگر چاہتے تو تم وہیں سمندر کے اندر ہی ختم ہو سکتے تھے لیکن میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ تم اس دھند کو پار کرنے کے باوجود زندہ کیسے رہے اور ہمارے پاس ایسی مشینیں بھی موجود ہیں کہ جنہوں نے تمہیں وہیں کواجا جزیرے پر ہی بغیر میک اپ کے ہمیں تمہاری اصل شکلیں دکھا دی تھیں اور براؤن تمہیں جانتا ہے اس لئے اس نے مجھے بتا دیا تھا کہ تمہارا نام علی عمران ہے اور پھر میں نے یہاں تمہارا میک اپ صاف کرا دیا تھا"...... کرنل آرنلڈ نے پوری

تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے مرکری شائس کے ذریعے ہمیں پانی کے اندر بے حس کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"مرکری شائس کے ذریعے نہیں بلکہ مرکری الائمنٹ کے ذریعے۔ اگر ہم مرکری شائس استعمال کر دیتے تو تم جل کر راکھ ہو جاتے"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تو اب تم کیا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری موت اور میں نے کیا چاہنا ہے"...... کرنل آرنلڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے مسلح فوجی سے مخاطب ہو کر اس سے مشین گن مانگ لی۔

"ایک منٹ کرنل آرنلڈ۔ ہم تو بہرحال اب مکمل طور پر بے بس ہو چکے ہیں اور میرے ساتھی بھی بے ہوش اور بے حس ہیں اس لئے تمہیں ہم سے کوئی خطرہ بھی نہیں اس لئے کیا تم میری زندگی کی آخری خواہش پوری کرو گے"...... عمران نے کہا۔

"کیسی خواہش"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"مجھے اور میرے ساتھیوں کو خصوصی عبادت کے لئے ایک گھنٹہ دے دو اس کے بعد بے شک جو تمہارا جی چاہے کر گزرنا"۔ عمران نے کہا تو کرنل آرنلڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"براؤن درست کہتا تھا۔ تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی

ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ مرکری الائمنٹ کے اثرات ڈیڑھ گھنٹے بعد خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اور آدھا گھنٹہ بہرحال گزر چکا ہے"۔ کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"ایسی کوئی بات میرے ذہن میں نہیں تھی چلو نصف گھنٹہ دے دو۔اس میں تو کوئی رسک نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"نہیں میں صرف تمہیں پندرہ منٹ دے سکتا ہوں اس سے زیادہ نہیں۔ میں تمہارے متعلق کوئی رسک نہیں لینا چاہتا"۔ کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"شکریہ کرنل آرنلڈ یہ تمہارا ہم پر احسان ہو گا۔ مرنا تو بہرحال ہم نے ہے ہی وہاں پاکیشیا میں نہ سہی یہاں سہی لیکن ہمیں مرتے وقت اتنا تو اطمینان رہے گا کہ ہم نے خصوصی عبادت کر لی ہے"۔ عمران نے انتہائی تشکرانہ انداز میں جواب دیا۔

"یہ وقت میں تمہیں اس لئے بھی دے رہا ہوں کہ میں تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے جنرل ہلٹن سے بات کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اسے بتا سکوں کہ جو کام ریڈ زیرو ایجنسی نہیں کر سکی وہ میں نے کر دیا ہے"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"لیکن جنرل ہلٹن لامحالہ تم سے یہ ضرور پوچھے گا کہ ہم اس دھند کو پار کرنے کے باوجود زندہ کیسے رہے اور پھر تمہیں بتانا ہو گا کہ تم نے یہ راز کرنل فاسٹر کو بتایا اور کرنل فاسٹر نے ہمیں بتا دیا ہے"۔ عمران نے کہا تو کرنل آرنلڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں تم درست کہہ رہے ہو۔ ٹھیک ہے میں اسے کال نہیں رتا لیکن پھر تمہیں وقت دینے کا کیا فائدہ"...... کرنل آرنلڈ نے کہا مشین گن سیدھی کر دی۔

"میں نے تو بہرحال تمہارے فائدے کی بات کی تھی۔ اگر اس ے نتیجے میں تم ہمیں خصوصی عبادت بھی نہیں کرنے دیتے تو اری مرضی میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے۔ تم پندرہ منٹ تک مزید زندہ رہ سکتے ہو"۔ ل آرنلڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھیوں کو ہوش تو دلا دو تاکہ ہم سب مل کر خصوصی دت کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"مارٹن انہیں خصوصی انجکشن لگا دو اور پھر میرے آفس میں آ ...... کرنل آرنلڈ نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے کہا اور ین گن اسے دے کر وہ تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ ۔

"یس سر"...... مارٹن نے کہا اور مشین گن اس نے کمرے کی ر سے لگائی اور پھر ڈبہ کھول کر اس میں موجود سرنج باہر نکالی جس سنہرے رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے سوئی پر چڑھی ہوئی ہٹا دی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے ر کے بازو میں انجکشن لگایا اور اس کے بعد اس نے باری باری ں کے جسموں میں محلول کی تھوڑی تھوڑی مقدار انجکٹ کی اور پھر

خالی سرنج کو ایک کونے میں پھینک کر وہ دیوار کے ساتھ لگی ہوئی
اپنی مشین گن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ مارٹن
مشین گن اٹھائے خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور اس کے
عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی
ہوش میں آتے چلے گئے لیکن ان کے بھی صرف سر ہی حرکت کر رہے
تھے جسم عمران کی طرح ہی بے حس تھے۔

" عمران صاحب یہ ہم کہاں ہیں "...... صفدر نے کہا تو عمران نے
انہیں کرنل آرنلڈ اور مارٹن کی آمد سے لے کر اس سے ہونے والی
گفتگو کے بارے میں بتا دیا۔

" تو کیا پندرہ منٹ بعد ہمارے جسم حرکت میں آ جائیں
گے "...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

" آنے تو نہیں چاہئیں کیونکہ ان خصوصی شعاعوں کے اثرات
گھنٹے سے پہلے کسی صورت بھی ختم نہیں ہو سکتے لیکن کرنل آرنلڈ
یہ معلوم نہیں ہے کہ ہم نے پین کلر کی ڈبل ڈوز انجکٹ کی ہوئی
اس لئے میرا اندازہ ہے کہ ایک گھنٹے بعد ان شعاعوں کے اثرات
ہو جائیں گے "...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اگر نہ ہوئے تو "...... جولیا نے کہا۔

" تو پھر وہی ہو گا جو سب کے ساتھ ہوتا ہے یعنی اس عالم فانی
عالم بالا کو منتقلی جسے عام لوگ موت کہتے ہیں "...... عمران

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" عمران صاحب کیا اس کے علاوہ آپ کے ذہن میں اور کوئی
ترکیب نہیں ہے۔ اگر اثرات ختم نہ ہوئے تو برا ہو گا کہ پوری
پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی ختم ہو جائے گی "...... صفدر نے کہا۔

" اسی لئے تو میں آدھی ٹیم ساتھ لے آتا ہوں تاکہ اگر آدھی کو کچھ
ہو جائے تو آدھی باقی رہ جائے لیکن اب ہو سکتا ہے کہ وہاں اکیلا
تمہارا چیف ہی رہ جائے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

" عمران صاحب میرا جسم حرکت کر رہا ہے "...... اچانک صالحہ
نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ اگر ایسا ہے تو پھر یہ بیلٹیں کھول کر کھڑی ہو جاؤ۔ جلدی
کرو "...... عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد صالحہ واقعی بیلٹ کھول کر
کھڑی ہو گئی لیکن اس کا توازن درست نہیں تھا وہ لڑکھڑا رہی تھی۔

" ورزش شروع کر دو جلدی کرو اس طرح جو کمی ہے وہ جلد دور ہو
جائے گی "...... عمران نے کہا تو صالحہ نے واقعی ورزش شروع کر دی
اور آہستہ آہستہ وہ پوری طرح ٹھیک ہو گئی۔

" اب تم دروازے کے قریب دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو
جاؤ۔ اب کرنل آرنلڈ اور اس کے ساتھ آنے والے کو سنبھالنا تمہارا
کام ہو گا "...... عمران نے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی تیزی سے آگے
بڑھی اور دروازے کے قریب دیوار سے لگ کر کھڑی ہو گئی اور یہ

تھوڑی دیر بعد دروازے کی دوسری طرف قدموں کی آواز سنائی دی تو صالحہ کا جسم تن سا گیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور مارٹن ہاتھ میں مشین گن اٹھائے تیزی سے اندر داخل ہوا۔

" ارے یہ کیا۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی اس کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر صالحہ موجود تھی لیکن ظاہر ہے اب وہ خالی تھی۔ اسی لمحے صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف اس کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی بلکہ ساتھ ہی اس کا دوسرا ہاتھ گھوما اور مارٹن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ صالحہ نے مشین گن کی نال اس کے سینے پر رکھ کر اسے دبا دیا۔

" خبردار اگر حرکت کی تو"...... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا تو مارٹن کا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات تھے شاید وہ صالحہ کے اس طرح ٹھیک ہونے پر خوف زدہ ہو گیا تھا۔

" اس کمرے سے باہر کیا پوزیشن ہے جلدی بتاؤ ورنہ"...... صالحہ نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" بب بب باہر جزیرہ ہے"...... مارٹن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران مارٹن کے جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" مارٹن یہ بتاؤ کہ تم کیوں آئے تھے اور کرنل آرنلڈ کہاں ہے"...... اس بار صالحہ کے بولنے سے پہلے عمران نے سوال کر دیا۔

" میں تمہیں ہلاک کرنے آیا تھا۔ کرنل آرنلڈ اپنے دفتر میں ہے۔

تمہاری ہلاکت کے بعد جنرل ہلٹن کو تمہاری موت کی رپورٹ دینا چاہتا ہے"...... مارٹن نے جواب دیا۔

" ہمیں ٹھیک ہونے میں ابھی کتنی دیر باقی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" ابھی ایک گھنٹہ اور لگے گا لیکن یہ لڑکی نجانے کیسے ٹھیک ہو گئی ہے۔ میرے تو تصور میں بھی نہیں تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ یقیناً اس نے خون چوسا ہو گا"...... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اسے آف کر دو لیکن فائرنگ نہ کرنا"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن کو اچھال کر اس کی نال سے پکڑا اور دوسرے لمحے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے مارٹن کے سر پر مشین گن کا بھاری دستہ پوری قوت سے پڑا اور وہ چیخ کر نیچے گرا تو صالحہ نے دوسرا وار کر دیا اور مارٹن کے سر سے تیزی سے خون بہنے لگا۔ مارٹن کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا تڑپتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

" جلدی کرو اپنی کلائی پر زخم لگا کر اپنا خون سب ساتھیوں کے منہ میں ڈالو جلدی کرو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے اپنی کلائی کو خود ہی دانتوں سے کاٹ دیا اور پھر جیسے ہی اس کے زخم سے خون بہنے لگا وہ سب سے پہلے عمران کی طرف بڑھی۔ اس نے زخمی کلائی عمران کے منہ سے لگا دی اور عمران

نے چند لمحوں بعد منہ ہٹالیا تو صالحہ تیزی سے آگے بڑھ گئی۔چند لمحوں بعد عمران کے بے حس و حرکت جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے اور عمران نے بیلٹ کھولی اور اٹھ کر کھڑا ہوا گیا لیکن اس کا جسم لڑکھڑا رہا تھا لیکن عمران نے تیزی سے اپنے جسم کو حرکت دینی شروع کر دی اور چند ہی لمحوں بعد اس کے جسم کی حرکت معمول پر آ گئی۔اسی لمحے دروازے کی دوسری طرف سے قدموں کی آواز ابھری تو عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف پلٹا۔دروازہ مارٹن کے اندر آنے کے بعد خود بخود بند ہو گیا تھا آنے والے قدموں کی آواز سے ہی عمران کو اندازہ ہو گیا تھا کہ آنے والا ایک ہی ہے۔دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور کرنل آرنلڈ اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران جو دیوار کے ساتھ لگا کھڑا تھا بھوکے عقاب کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا دوسرے لمحے کرنل آرنلڈ ہوا میں کسی گیند کی طرح اچھلا اس کے حلق سے چیخ سی نکلی اور دوسرے لمحے وہ دھماکے سے نیچے گرا اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا تھا اس کا چہرہ تیزی سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔عمران نے اسے اٹھا کر نیچے پھینکتے ہوئے ان کی گردن میں مخصوص انداز میں بل دے دیا تھا جس کی وجہ سے وہ نہ صرف بے ہوش ہو گیا تھا بلکہ اس کا سانس بھی رک گیا تھا اس لئے اس کا چہرہ انتہائی تیز رفتاری سے مسخ ہوتا جا رہا تھا۔عمران تیزی سے آگے بڑھ کر اس پر جھکا اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا اس کے کاندھے پر رکھ کر اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا

اور پھر پیچھے ہٹ گیا اس کے ساتھ ہی کرنل آرنلڈ کا مسخ ہوتا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا کیونکہ اس کا رکا ہوا سانس عمران کے اس اقدام کے بعد بحال ہو گیا تھا لیکن کرنل آرنلڈ ہوش میں نہ آیا تھا۔عمران کے ساتھی اب ایک ایک کر کے اٹھ رہے تھے اور وہ سب اپنے آپ کو معمول پر لانے کے لئے ورزش کرنے میں مصروف تھے۔

"اب اس خون کو کیسے روکوں یہ تو مسلسل بہہ رہا ہے"۔صالحہ نے سب کے منہ میں اپنا خون ڈالنے کے بعد پریشان سے لہجے میں عمران سے کہا۔

"جولیا تم صالحہ کا زخم چوس لو لیکن پہلے یہ سوچ لینا کہ کہیں تمہارے منہ کے اندر تو زخم نہیں ہے"...... عمران نے جھک کر بے ہوش کرنل آرنلڈ کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں تمہارا مطلب نہیں سمجھی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"سنا ہے کہ کسی کو سانپ کاٹ لے تو اس کا زہر منہ سے چوس کر اس آدمی کو بچایا جا سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ زہر چوسنے والے کے اپنے منہ میں کوئی زخم نہ ہو"...... عمران نے جواب دیا تو اس بار جولیا کے ساتھ ساتھ صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے خدا سمجھے۔صالحہ بیچاری نے اپنا خون پلوا کر تو ہم سب کو ٹھیک کیا ہے اور تم اب یہ بات کر رہے ہو"...... جولیا نے ہنستے

ہوئے کہا۔

" میں نے سنا ہے کہ ایشیا میں کسی زمانے میں زہریلی عورتیں ہوتی تھیں اور تم تو نہیں البتہ صالحہ بہرحال ایشیائی ہے"...... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب میں کم از کم زہریلی عورت نہیں ہوں"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ابھی صفدر کو زیر نگرانی رکھا جا رہا ہے۔ جب نتیجہ نکلے گا پھر دیکھیں گے"...... عمران نے کہا۔

" یہ مجھے ہی کیوں زیر نگرانی رکھا جا رہا ہے عمران صاحب"۔ صفدر نے چونک کر کہا وہ ابھی تک ورزش کر کے اپنے آپ کو ٹھیک کرنے میں مصروف تھا۔

" سنا ہے زہر کو زہر مارتا ہے"...... عمران نے کرنل آرنلڈ کے جسم کے سامنے بیلٹ لگاتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ وہ صالحہ اور صفدر کے حوالے سے عمران کی بات سمجھ گئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں بندھے بیٹھے کرنل آرنلڈ کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر اس کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ چند لمحوں بعد اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو براؤن کالنگ۔ اوور"...... ایک آواز سنائی دی۔

" یس کرنل آرنلڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے کرنل آرنلڈ کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کرنل آرنلڈ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ ریڈ زیرو ایجنسی کی مادام ہاپ اور مادام انجلا کا خیال ہے کہ وہ سب کہیں ماکو میں نہ پہنچ گئے ہوں کیونکہ ہمیں ایک موٹر بوٹ بھی ماکو جزیرے کے قریب تیرتی ہوئی خالی ملی ہے۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

" یہاں وہ کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ اوور"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے خود یہی بات کی ہے لیکن ان کا خیال یہی ہے اس لئے مجھے مجبوراً آپ کو کال کرنی پڑی آپ مادام ہاپ سے خود بات کر لیں۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

" ٹھیک ہے کراؤ بات۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

" ہیلو میں ریڈ زیرو ایجنسی کی مادام ہاپ بول رہی ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہم نے ہیلی کاپٹر پر دور دور تک تلاش کیا ہے لیکن ان کا کہیں پتہ نہیں چل سکا جب کہ کواجا جزیرے پر موجود ہیلی کاپٹر ویسے ہی موجود ہیں البتہ ایک موٹر بوٹ غائب تھی جو ہمیں ماکو جزیرے کے قریب خالی تیرتی ہوئی ملی ہے اس سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ماکو جزیرے میں داخل ہو چکے ہیں لیکن آپ کے چیف

سیکورٹی آفیسر براؤن یہ بات نہیں مان رہے لیکن پھر وہ کہاں چلے گئے۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"مادام ہاپ براؤن کو ماکو جزیرے کے بیرونی اور اندرونی حفاظتی نظام کا بخوبی علم ہے اس لئے اگر وہ آپ کو بتا رہا ہے کہ ایسا ممکن ہی نہیں ہے تو پھر آپ کو مزید اس بات پر اصرار نہیں کرنا چاہئے وہ لوگ کسی بھی صورت میں ماکو پر نہیں پہنچ سکتے۔ اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"چونکہ مادام ہاپ نے خود ہی براؤن کا تعارف کرا دیا تھا اس لئے عمران کو یہ بات کرنے کا موقع مل گیا تھا کہ براؤن کو ماکو جزیرے کے اندرونی اور بیرونی حفاظتی انتظامات کا علم ہے۔

"ٹھیک ہے اب کیا کہا جا سکتا ہے۔ اوور"...... مادام ہاپ نے جواب دیا۔

"کرنل آرنلڈ اب جبکہ یہ لوگ غائب ہو چکے ہیں اب آپ ٹنل کو کواجا جزیرے سے لنک کر دیں تاکہ میں اور میرے ساتھی واپس ماکو آ سکیں۔ اوور"...... براؤن نے کہا۔

"نہیں براؤن۔ اب جب کہ یہ لوگ اس طرح پراسرار انداز میں غائب ہو گئے ہیں تو اب جب تک ان کا حتمی طور پر سراغ نہیں لگ جاتا میں کوئی رسک نہیں لے سکتا۔ اب تمہیں اس وقت تک وہیں رہنا ہو گا جب تک یہ لوگ دستیاب ہو کر لاشوں میں تبدیل نہیں ہو جاتے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیپٹن شکیل تم اپنے ساتھیوں سمیت باہر جاؤ اور باہر کے حالات کا جائزہ لو لیکن خیال رکھنا تمہیں چیک نہیں ہونا چاہئے۔ میں اس دوران کرنل آرنلڈ سے پوچھ گچھ کرتا ہوں"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب کم از کم بنیادی باتیں پہلے اس کرنل سے پوچھ لیں کیونکہ جب تک ہمیں جزیرے پر موجود سیٹ اپ کی بنیادی باتوں کا علم نہ ہو جائے ہمارا باہر جانا خطرناک بھی ہو سکتا ہے جب کہ ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ شخص تربیت یافتہ ہے اس لئے آسانی سے کچھ نہیں بتائے گا اور میرے پاس خنجر بھی نہیں ہے کہ میں اس کے نتھنے کاٹ کر اس سے پوچھ گچھ کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"تو اسے فرش پر لٹا کر اس کی گردن پر پیر رکھ کر پوچھ لیں"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں اس طرح لمبی بات نہیں ہو سکتی اور میں اس سے یہاں کا مکمل سیٹ اپ معلوم کرنا چاہتا ہوں اور وہ بھی جلد از جلد کیونکہ ہم یہاں شدید خطرے میں ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل آرنلڈ کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔

"صفدر تم اور چوہان اس کی کرسی کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ تاکہ یہ اٹھ نہ سکے"...... عمران نے کہا تو صفدر اور چوہان اس کرنل کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل آرنلڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے عقب میں موجود صفدر اور چوہان دونوں نے اس کے کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا۔

"تم۔ تم۔ تم لوگ کیسے ٹھیک ہو گئے۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کرنل آرنلڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کی نظریں ایک طرف فرش پر پڑی ہوئی مارٹن کی لاش پر جمی ہوئی تھی۔

"کرنل آرنلڈ میری بات غور سے سنو۔ تم سمجھدار اور عقلمند آدمی دکھائی دے رہے ہو اب تمہیں یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ ہم تمہارے یا تمہارے آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں اور ہم چاہیں تو اس پورے جزیرے کو بھی سمندر میں دفن کر سکتے ہیں اس صورت میں تم اور تمہارے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارا یہاں مشن صرف پاکیشیا کے لئے ایک پرزہ حاصل کرنا ہے جس کی لیبارٹری یہاں موجود ہے جسے آٹو گراف میٹر کہتے ہیں اور اگر ہم وہ پرزہ حاصل کریں گے تو لامحالہ ہمیں یہاں بے پناہ قتل و غارت کرنی پڑے گی اس صورت میں بھی تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اگر ہم موت کے گھاٹ نہ اتاریں تو حکومت ایکریمیا تمہارا کورٹ مارشل کر کے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو موت کی سزا دے دے گی جب کہ

ہماری یہاں موجودگی کا علم تمہارے علاوہ مارٹن کو تھا اور مارٹن ہلاک ہو چکا ہے اس لئے وہ کسی کو کچھ نہیں بتا سکتا تمہارے چیف سیکورٹی آفیسر براؤن کی کال آئی تھی وہ جزیرہ کواجا سے بول رہا تھا۔ وہاں ریڈ زیرو ایجنسی کی مادام ہاپ اور مادام انجلا کا خیال ہے کہ ہم یہاں داخل ہو چکے ہیں لیکن میں نے تمہاری آواز اور لہجے کی نقل کرتے ہوئے براؤن کو بھی اور مادام ہاپ اور مادام انجلا کو بھی یقین دلا دیا ہے کہ ہم یہاں داخل نہیں ہوئے اور اس کمرے سے باہر کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ہم یہاں موجود ہیں اس لئے اب تمہارے سامنے دو صورتیں رکھتا ہوں۔ تم ان میں سے جو چاہو قبول کر لو ایک تو یہ کہ تم ہمیں آٹو گراف میٹر دے دو اور ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں اس طرح کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہم یہاں داخل بھی ہوئے تھے۔ ہم خاموشی سے باچان چلے جائیں گے اور پاکیشیا جا کر یہ اعلان کر دیں گے کہ ماکو جزیرہ ناقابل تسخیر ہے اس لئے ہمارا مشن ناکام ہو گیا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ ہم تمہیں ہلاک کر دیں اور اس کے بعد اس پورے جزیرے پر موجود تمام افراد کو موت کے گھاٹ اتار کر یہاں سے پرزہ بھی حاصل کر لیں اور اس کے بعد اس جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر کے یہاں سے نکل جائیں۔ تم دو ٹوک انداز میں بتاؤ کہ تمہیں کون سی صورت قبول ہے"۔ عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہارے یہاں آنے کا علم تو آپریشن روم کے ہیری کے

ساتھ ساتھ ایکشن گروپ کے پندرہ آدمیوں کو بھی ہے۔ وہی تو تمہیں سمندر سے نکال کر یہاں لائے تھے"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔

"تم نے جنرل ہلٹن کو تو نہیں بتایا کہ ہم یہاں موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں میں نے سوچا کہ تمہیں ہلاک کر کے اسے کال کروں۔ اس لئے تو میں نے مارٹن کو بھیجا تھا"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"تو تم اس ہیری اور ان پندرہ افراد کو کسی ایک جگہ اکٹھا کر لو ہم ان کا بھی خاتمہ کر دیں گے۔ اس کے بعد تم ان کی لاشیں سمندر میں پھنکوا دینا اور تم کہہ سکتے ہو کہ یہ لوگ براؤن کے ساتھ کواجا جزیرے پر گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن براؤن کے ساتھ تو چار افراد تھے براؤن کیسے اس بات کو تسلیم کرے گا"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"اوکے اس کا مطلب ہے کہ تم کچھ نہیں کر سکتے اور ہمیں اب اس جزیرے پر موجود ہر ذی روح کا خاتمہ کرنا ہو گا ٹھیک ہے ہم کر لیں گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور مشین گن ساتھ کھڑے چوہان کے ہاتھ سے لے کر اس نے اس کی نال کرنل آرنلڈ کے سینے پر رکھ دی اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ مجھے مت مارو رک جاؤ۔ اگر تمہارا مقصد

صرف وہ پرزہ لے جانا ہے تو میں تمہارے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں میں یہاں کا انتظامی انچارج ہوں میں کسی بھی بہانے ایکشن گروپ کے ان پندرہ افراد اور اس ہیری کو موت کی سزا دے سکتا ہوں۔ مجھ سے کوئی نہیں پوچھ سکتا"...... کرنل آرنلڈ نے جلدی سے کہا۔

"کس طرح یہ سب کچھ کرو گے بولو"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے چھوڑ دو میں جا کر پرزہ سٹور سے لے آتا ہوں اور تمہیں دے دیتا ہوں اس کے بعد میں ہیری کو انتظامات آف کرنے کا کہہ دوں گا اور تم یہاں سے خاموشی سے نکل جانا۔ اس کے بعد میں جانوں اور میرا کام"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"نہیں اس طرح نہیں۔ تم ہمیں بتاؤ کہ اس کمرے سے باہر جزیرے کی کیا پوزیشن ہے۔ ہیری کہاں موجود ہے اور وہ ایکشن گروپ کہاں ہے اور سٹور کہاں ہے تاکہ ہم خود کوئی قابل عمل طریقہ تلاش کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"تم وہاں تک نہ پہنچ سکو گے اس سٹور کے گرد بھی انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اور ایکشن گروپ کے لوگ یہاں ہر جگہ موجود ہوتے ہیں اور انہیں یہاں تمہاری آمد کا علم ہے وہ صرف میری وجہ سے خاموش ہیں ورنہ تم اب تک دس بار ہلاک ہو چکے ہوتے"۔ کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"ہمارا سامان کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ میرے آفس میں ہے کیوں"...... کرنل آرنلڈ نے چونک کر پوچھا۔

"تم اپنے آفس کے کسی آدمی کو ٹرانسمیٹر پر کال کر کے ہمارا سامان یہاں پہنچانے کا حکم دو"...... عمران نے کہا۔

"تم اس سامان سے کیا کرو گے میں نے تو ابھی تمہارا سامان دیکھا تک نہیں"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"اس میں جدید ترین میک اپ کا سامان موجود ہے۔ میرے ایک ساتھی کا قدوقامت مارٹن جیسا ہے میں اس پر مارٹن کا میک اپ کر دوں گا پھر وہ مارٹن کا لباس پہن کر تمہارے ساتھ جائے گا اور وہ پرزہ لے آئے گا اس کے بعد ہم خاموشی سے یہاں سے نکل جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے دو ٹرانسمیٹر"...... کرنل آرنلڈ نے کہا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر کرنل آرنلڈ کی طرف بڑھا دیا۔ کرنل آرنلڈ نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل آرنلڈ کالنگ۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"یس سر فلپ اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"فلپ دشمن ایجنٹوں کا سامان جو آفس میں موجود ہے وہ لے کر زیرو روم میں آجاؤ۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل آرنلڈ

نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس زیرو روم کے باہر کیا ہے"...... عمران نے اس کے ہاتھ ے ٹرانسمیٹر لیتے ہوئے کہا۔

"باہر کھلا میدان ہے۔ یہ زیرو روم پہلے سٹور تھا لیکن پھر اس ٹور کو سمندری ہواؤں کی وجہ سے ختم کر دیا گیا یہاں سمندری وائیں اثر انداز ہوتی تھیں"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اور تمہارا آفس یہاں سے کس سمت میں ہے"...... عمران نے چھا۔

"مغرب کی طرف یہاں سے کچھ فاصلے پر ہے"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔

"یہ فلپ خود آئے گا یا آدمی بھیجے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ آدمی بھیجے گا"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔

"حفاظتی انتظامات کا کنٹرول روم کہاں ہے"...... عمران نے چھا۔

"مشرق کی طرف یہاں سے کچھ فاصلے پر ہے"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ے کے باہر قدموں کی آواز ابھری تو عمران کے اشارے پر اس کے تھی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں ہو گئے جب کہ جوہان اور فدر ویسے ہی کرنل آرنلڈ کی پشت پر کھڑے رہے۔ دوسرے لمحے وازہ کھلا اور دو آدمی ہاتھوں میں بیگ اٹھائے جیسے ہی اندر داخل

ہوئے عمران کے ساتھی ان پر جھپٹ پڑے اور چند لمحوں بعد ہی
دونوں کی گردنیں ٹوٹ چکی تھیں کرنل آرنلڈ ہونٹ بھینچے خاموش
بیٹھا رہا۔

"چوہان تم مارٹن کا میک اپ کر لو اور اس کا لباس پہن لو جب
کہ صفدر اور نعمانی ان دو آدمیوں کا میک اپ کریں گے اور ان کے
لباس پہن لیں گے اور تم تینوں کرنل آرنلڈ کے ساتھ جاؤ گے اور
سٹور سے پرزہ لے کر کرنل سمیت یہاں واپس آؤ گے"۔ عمران نے
اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ان تینوں نے جواب دیا۔

"دیکھو کرنل آرنلڈ اب یہ تم پر ہے کہ تم اپنی موت یا زندگی میں
سے کس کو اختیار کرتے ہو۔ میں بہرحال تمہیں چانس دے رہا
ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو مجھے اپنی زندگی بہرحال پیاری ہے اور پھر ایک
پرزے سے ایکریمیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا"...... کرنل آرنلڈ نے کہا
تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے پرزہ لینے کے بعد کرنل آرنلڈ کے ساتھ کنٹرول روم میں
جا کر قبضہ کرنا ہے اور تم میں سے ایک وہاں رک جائے گا جب کہ
باقی کرنل آرنلڈ کے ساتھ واپس آئیں گے"...... عمران نے مزید
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیوں کر رہے ہو۔ جب میں تمہارے ساتھ پورا تعاون کر رہا

ہوں"...... کرنل آرنلڈ نے چونک کر کہا۔

"یہاں سے خاموشی سے واپس جانے کے لئے حفاظتی انتظامات کا
کنٹرول ہم اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں یہ ہماری مجبوری ہے"۔
عمران نے کہا تو کرنل آرنلڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی
جزیرے میں داخل ہو چکے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ براؤن نے جو کال
ہے اس کا جواب کرنل آرنلڈ کی بجائے خود عمران دے رہا ہو"۔ ا
نے کہا وہ جزیرہ کواجا کے ایک بڑے سے کیبن میں موجود تھے۔ کیب
میں مادام انجلا کے ساتھ مادام ہاپ موجود تھی۔ براؤن اپنے ساتھیو
کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر مزید چیکنگ کے لئے گیا ہوا تھا۔

"لیکن انجلا حفاظتی انتظامات کی جو تفصیل براؤن نے
جزیرے کے بارے میں بتائی ہے اس صورت میں تو عمران اپنے
ساتھیوں سمیت اگر وہاں پہنچ بھی جائے تو کیا کر سکتا ہے۔ و
ایکشن گروپ موجود ہے۔ سکیورٹی کے لوگ ہیں پھر یہ زہریلی
جسے کوئی ذی روح کسی طرح بھی کراس نہیں کر سکتا۔ اس کے
بھی وہاں انتہائی سخت انتظامات ہیں"...... مادام ہاپ نے الجھے

لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی براؤن اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات تھے۔

"وہ واپس چلے گئے ہیں وہ ارد گرد کہیں موجود نہیں ہیں"۔ براؤن نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جبکہ انجلا کا خیال ہے کہ وہ ماکو جزیرے پر ہیں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"آپ کی بات کرنل آرنلڈ سے ہوئی ہے۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ وہ وہاں کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتے وہاں سے یہاں کا رابطہ صرف ٹنل کی صورت میں ہو سکتا ہے اور ٹنل سے ہم یہاں آئے ہیں اور ٹنل کو واپس کھینچ لیا گیا ہے اور اب تو کرنل آرنلڈ بھی ٹنل کو یہاں بھیجنے کا رسک نہیں لے رہا"...... براؤن نے کہا۔

"عمران آواز اور لہجے کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم جسے کرنل آرنلڈ سمجھ رہے ہوں وہ خود عمران ہو۔ کیا کوئی ایسی بات تمہارے ذہن میں ہے جس سے یہ بات کنفرم ہو سکے"۔ انجلا نے کہا۔

"کیسی بات"...... براؤن نے کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ کرنل آرنلڈ کی زندگی کے بارے میں کوئی ایسی بات جس سے عمران واقف نہ ہو۔ اس کی بیوی اس کی اولاد یا ایسی ہی کوئی بات"...... انجلا نے کہا۔

"ہاں ایک ایسی بات ہے۔ کرنل آرنلڈ سے پوچھا جا سکتا ہے کہ میرے ساتھ جو آدمی یہاں آئے ہیں ان کے نام کیا ہیں"...... براؤن نے کہا۔

"کیا اسے ناموں کا علم ہے"...... انجلا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں"...... براؤن نے جواب دیا۔

"اوہ دکھاؤ ٹرانسمیٹر میں بات کرتی ہوں"...... انجلا نے کہا تو براؤن نے جیب سے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر انجلا کی طرف بڑھا دیا۔

"ایک منٹ انجلا۔ اگر یہ واقعی عمران ہوا تو پھر بھی ہم کیا کر لیں گے بلکہ وہ ہوشیار ہو جائے گا"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"کیوں براؤن۔ کیا یہاں سے کوئی ایسی کارروائی کی جا سکتی ہے جس سے اگر عمران اور اس کے ساتھی واقعی ماکو جزیرے پر موجود ہوں تو انہیں ہلاک کیا جا سکے یا بے ہوش کیا جا سکے"...... انجلا نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ یہاں سے تو کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں کا کسی طرح بھی ماکو سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... براؤن نے جواب دیا۔

"میں بات تو کروں پہلے یہ بات کنفرم ہو جائے کیا واقعی وہاں عمران موجود بھی ہے یا نہیں۔ ویسے براؤن تمہارے ساتھیوں کے نام کیا ہیں"...... انجلا نے مادام ہاپ سے کہا اور پھر وہ براؤن سے مخاطب ہو گئی۔

"میرے ساتھیوں کے نام میک، ڈکسن، سائمن اور فشر ہیں"۔ براؤن نے جواب دیا تو انجلا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو انجلا فرام ریڈ زیرو ایجنسی کالنگ کرنل آرنلڈ۔ اوور"۔ انجلا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل آرنلڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کرنل آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل آرنلڈ آپ کے چیف سیکورٹی آفیسر براؤن اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہمیں شک ہے کہ یہ اصل نہیں ہیں بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ان کا میک اپ کر رکھا ہے چونکہ ہم براؤن اور اس کے ساتھیوں کو نہیں جانتے اس لئے ہمارے پاس ان کی چیکنگ کا کوئی طریقہ نہیں ہے اس لئے میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ براؤن کے ساتھ آنے والے چاروں آدمیوں کے نام ہمیں بتا دیں تاکہ ہم چیکنگ کر سکیں۔ اوور"۔ انجلا نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"آپ براؤن اور اس کے ساتھیوں پر شک کس بنا پر کر رہی ہیں۔ اگر فرض کیا کہ وہ نقلی بھی ہیں تو پھر وہ کیا کر لیں گے۔ اوور"۔ کرنل آرنلڈ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ ان کے نام بتا دیں آخر چیکنگ میں حرج ہی کیا ہے۔ اوور"۔ انجلا نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اسی طرح مطمئن ہو سکتی ہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ براؤن کے ساتھ جانے والے چار افراد تھے جن کے نام فشر، سائمن، میک اور ڈکسن ہیں۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اوکے بے حد شکریہ۔ اوور اینڈ آل"...... انجلا نے قدرے مایوس سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس کا مطلب ہے یہ واقعی کرنل آرنلڈ ہی بول رہا تھا۔ پھر وہ عمران اور اس کے ساتھی موٹر بوٹ کو خالی کر کے کہاں چلے گئے"۔ انجلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ لامحالہ ناکام ہو کر واپس چلے گئے ہیں۔ کس طرح گئے ہیں یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی لیکن بہرحال وہ نکل گئے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہمیں چکر دینے کے لئے خالی موٹر بوٹ وہاں چھوڑ دی ہو اور اپنا ہیلی کاپٹر منگوا کر وہ اس پر سوار ہو کر نکل گئے ہوں"...... براؤن نے کہا۔

"نہیں میں یہ مان نہیں سکتی کہ عمران اس طرح واپس چلا جائے۔ یہ اس کی فطرت اور مزاج کے خلاف ہے"...... انجلا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک ایک آدمی کیبن میں داخل ہوا۔ یہ کمانڈر جوزف کا نائب میجر ولسن تھا۔

"مادام ایک حیرت انگیز بات میں نے نوٹ کی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں"...... میجر ولسن نے کہا تو کیبن میں

موجود سب افراد بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا بات"...... مادام ہاپ نے چونک کر پوچھا۔

"ماکو جزیرے کے تمام حفاظتی انتظامات اچانک آف ہو گئے لیکن پھر تھوڑی دیر بعد یہ انتظامات دوبارہ شروع ہو گئے"...... میجر ولسن نے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ براؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے کنٹرول روم کے نیچے ایک چھوٹا سا تہہ خانہ ہے جس میں ایک ایسی مشین موجود ہے جو ماکو جزیرے کے حفاظتی انتظامات کو چیک کرتی ہے۔ اس پر کاشن آیا ہے۔ پندرہ منٹ تک یہ انتظامات مکمل طور پر آف رہے ہیں"...... میجر ولسن نے کہا۔

"اوہ اوہ لیکن ابھی تو کرنل آرنلڈ سے بات ہوئی ہے۔ اس نے تو اس بارے میں کچھ نہیں کہا"...... انجلا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں نے تو بہرحال آپ کو اطلاع دی ہے اب ویسے وہاں فل حفاظتی انتظامات موجود ہیں"...... میجر ولسن نے کہا۔

"کیا تم اس بات کو ثابت کر سکتے ہو"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام آئیے میرے ساتھ"...... میجر ولسن نے کہا تو براؤن سمیت مادام ہاپ اور انجلا دونوں اٹھ کھڑی ہوئیں اور پھر تھوڑی دیر

بعد وہ آپریشن روم کے نیچے ایک چھوٹے سے تہہ خانے میں پہنچ چکے تھے۔ یہ ایک چھوٹی سی مشین تھی جس میں ایک چھوٹی سی سکرین موجود تھی۔ اس کے ساتھ اس میں آٹھ چھوٹے چھوٹے ڈائل بھی موجود تھے جن پر موجود سوئیاں آخری ہندسوں پر تھیں۔

"یہ ڈائل وہاں کے انتظامی اقدامات کو چیک کرتے ہیں۔ اس وقت دیکھیں کہ یہ آن ہیں اس کا مطلب ہے کہ وہاں حفاظتی انتظامات موجود ہیں لیکن اگر یہ سوئیاں واپس زیرو پر چلی جائیں تو اس کا مطلب ہے کہ حفاظتی انتظامات آف ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ سکرین پر جزیرہ ماکو کے گرد موجود سفید دھند بھی نظر آتی ہے اس کے اندر ایسا سسٹم بھی موجود ہے کہ اس کے اندر ٹیپ ہوتی رہتی ہے۔ میں آپ کو وہ ٹیپ دکھلاتا ہوں"...... میجر ولسن نے کہا اور پھر اس نے اس کی ایک ناب کو تھوڑا سا واپس گھما دیا اور بٹن پریس کر دیئے تو سکرین پر جھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک منظر ابھر آیا۔ یہ واقعی ماکو جزیرے کا منظر تھا جس کے گرد ٹوپی کی صورت میں سفید گہری دھند چھائی ہوئی تھی لیکن تھوڑی دیر بعد یکلخت جھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی دھند غائب ہوتی نظر آنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے جزیرہ ماکو صاف دکھائی دینے لگا۔ اس پر موجود درخت نظر آ رہے تھے اور ایک دو بڑی عمارتیں بھی، جزیرے کے درمیان میں ایک بہت اونچا ٹاور تھا جس کے اوپر اینٹینا نما کوئی چیز ترچھے انداز میں لگی ہوئی تھی۔

"آپ نے دیکھا کہ حفاظتی انتظامات ختم ہو گئے ہیں"...... میجر ولسن نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر مسلسل پندرہ منٹ تک سکرین پر یہ منظر نظر آتا رہا پھر اچانک ایک جھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر نظر آنے والا منظر بدل گیا۔ اب ایک بار پھر سکرین پر دھند جزیرے کے گرد ٹوپی کی صورت میں نظر آنے لگی۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ کہیں حفاظتی انتظامات کے کنٹرول روم میں خرابی تو نہیں ہو گئی تھی"...... براؤن نے کہا۔

"کیا وقت کا علم ہو سکتا ہے"...... مادام ہاپ نے میجر ولسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کس وقت کا"...... میجر ولسن نے چونک کر پوچھا۔

"ان پندرہ منٹوں کا کہ یہ پندرہ منٹ اس وقت سے کتنا پہلے تھے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"جی ہاں۔ یہ دیکھیں یہ گھڑی۔ یہ بھی آٹو میٹک ٹیپ ہوتی ہے۔ میں دکھاتا ہوں"...... میجر ولسن نے کہا اور اس گھڑی کے نیچے موجود ایک ناب کو واپس گھما کر اس نے بٹن پریس کر دیا۔ گھڑی کے ڈائل کے نچلے حصے میں موجود نمبر تیزی سے تبدیل ہونے لگ گئے اور پھر چند نمبر رک گئے۔

"یہ ہے وقت جب حفاظتی انتظامات آف ہوئے ہیں"...... میجر ولسن نے کہا۔

"یہ تو اب سے ایک گھنٹہ پہلے کا وقت ہے"...... انجلا نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں آؤ میرے ساتھ اب بات میری سمجھ میں آ گئی ہے"۔ مادام ہاپ نے کہا اور تیزی سے اس تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"پہلی بار جب براؤن نے کرنل آرنلڈ سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا تو اس وقت کرنل آرنلڈ کی بجائے عمران جواب دے رہا تھا لیکن جب دوسری بار انجلا نے کرنل آرنلڈ سے بات کی تو وہ وقت تھا جب حفاظتی انتظامات آف ہونے کے بعد دوبارہ آن ہو چکے تھے۔ اس وقت جواب دینے والا اصل کرنل آرنلڈ تھا اس لئے اس نے براؤن کے ساتھ آنے والے چاروں آدمیوں کے درست نام بتا دیئے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کسی نہ کسی طرح جزیرے میں داخل ہو گیا۔ اس نے کرنل آرنلڈ کو کور کر لیا اور ہو سکتا ہے کہ کرنل آرنلڈ نے موت کے خوف سے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کمپرومائز کر لیا ہو اور اسے وہ پرزہ جو وہ حاصل کرنا چاہتا تھا دے کر ماکو میں حفاظتی انتظامات آف کرا کر اس نے ان لوگوں کو جزیرے سے واپس بھجوا دیا ہو اس طرح اب کسی کے پاس یہ ثبوت نہیں ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جزیرے پر پہنچے اور پرزہ لے گئے"...... واپس اسی کیبن میں پہنچ کر مادام ہاپ نے کرسی پر بیٹھتے ہی بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر جب یہ منظر سکرین پر نظر آ رہا تھا تو ہمیں جزیرے سے کوئی ہیلی کاپٹر کوئی بوٹ تو باہر آتی دکھائی دینی چاہئے تھی اب یہ لوگ وہاں سے تیرتے ہوئے نواجی تو نہیں پہنچ سکتے"...... انجلا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ کرنل آرنلڈ کو معلوم ہو کہ حفاظتی انتظامات کو چیک کرنے کی مشین یہاں موجود ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہو کہ اس مشین پر جزیرے کے کون سے رخ کا منظر نظر آئے گا اس لئے اس نے انہیں کسی اور سمت سے باہر نکال دیا ہو"...... مادام ہوپ نے کہا۔

"اور وہ حفاظتی انتظامات کے آف ہونے کے بارے میں کیا وضاحت کرے گا"...... انجلا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ کہہ سکتا ہے کہ حفاظتی انتظامات کی مشینری میں خرابی پیدا ہو گئی تھی اس لئے پندرہ منٹ تک حفاظتی اقدامات آف رہے۔ کوئی بھی بہانہ بنایا جا سکتا اور اس سلسلے میں شہادت بھی دی جا سکتی ہے"...... مادام ہاپ نے جواب دیا۔

"مسٹر براؤن آپ اپنے ساتھیوں سمیت ہیلی کاپٹر پر چیکنگ کے لئے پرواز کرتے رہے ہیں آپ کس طرف گئے ہوئے تھے۔ کیا آپ ماکو جزیرے کی طرف گئے تھے"...... انجلا نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ میں تو باچان کی طرف چیک کرتا رہا ہوں"۔ براؤن

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اگر تم اس وقت جزیرہ ماکو جاتے تو لامحالہ تمہیں عمران اور اس کے ساتھی مل جاتے۔ بہرحال مجھے یقین ہے کہ ہم اب بھی انہیں پکڑ سکتے ہیں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

" یہ بتاؤ براؤن کیا ماکو جزیرے پر ہیلی کاپٹر یا موٹر بوٹ یا ایسی ہی کوئی چیز موجود ہے"...... انجلا نے کہا تو مادام ہاپ نے بھی چونک کر اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے یہ سوال پسند آیا ہو۔

" صرف ایک موٹر بوٹ ہے۔ وہ بھی پہلے کام آتی تھی جب سے اس جزیرے کے گرد یہ دھند پیدا کی گئی ہے تب سے وہ استعمال ہی نہیں ہوئی۔ وہاں کوئی ہیلی کاپٹر نہیں ہے کیونکہ ہیلی کاپٹر کا وہاں کام ہی نہیں ہے"...... براؤن نے کہا۔

" پھر وہ لوگ یقیناً موٹر بوٹ پر ہی وہاں سے نکلے ہوں گے۔ تمہارے پاس نقشہ ہو گا مادام ہاپ"...... انجلا نے کہا تو مادام ہاپ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس نے اپنی جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک نقشہ نکالا اور اسے درمیانی میز پر پھیلا دیا۔

" چونکہ ان پندرہ منٹوں میں کواجا جزیرے کی طرف کوئی موٹر بوٹ نظر نہیں آئی اس لئے انہیں کواجا جزیرے کی مخالف سمت سے بھجوا دیا گیا ہو گا"...... انجلا نے کہا۔

" لیکن ہم میں سے تو کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ یہاں ایسی کوئی مشین بھی موجود ہے اور مجھے یقین ہے کہ کرنل آرنلڈ کو بھی

اس کا علم نہیں ہو گا۔ مجھے بھی یہ پہلی بار معلوم ہوا ہے"۔ براؤن نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ یہ سب کچھ اتفاق ہو لیکن بہرحال ہمیں دوسری طرف سے چیکنگ کرنی ہے کہ موٹر بوٹ زیادہ سے زیادہ کہاں تک پہنچ سکتی ہے"...... انجلا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی موٹر بوٹ کے ذریعے دو جگہوں پر پہنچ سکتے ہیں۔ ایک جزیرہ نواجی اور دوسرا باچان کے قریب جزیرہ ساتامی۔ ہمارے پاس دو ہیلی کاپٹر ہیں اس لئے ہمیں دونوں اطراف سے چیک کرنا چاہئے"...... مادام ہاپ نے کہا تو انجلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں جزیرہ نواجی کی طرف جاتی ہوں تم براؤن کے ساتھ ساتامی کی طرف جاؤ۔ زیرو سکس ٹرانسمیٹر ہم دونوں کے پاس ہوں گے اور ایسا اسلحہ بھی ہم ساتھ رکھیں گے کہ جس کی مدد سے بلندی سے ہی اس موٹر بوٹ کو تباہ کیا جا سکے"...... مادام ہاپ نے فوراً ہی فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" ایک بات کا خیال رکھنا مادام ہاپ اگر تمہیں عمران کی موٹر بوٹ نظر آ جائے اور قریب پہنچنے پر اگر وہ خالی نظر آئے تو سمجھ لینا کہ یہ لوگ سمندر میں اتر گئے ہیں۔ ظاہر ہے انہیں دور سے ہی ہیلی کاپٹر نظر آ جائے گا"...... انجلا نے کہا۔

" میں جانتی ہوں یہ سب باتیں۔ اٹھو ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا

چاہئے"...... مادام ہاپ نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی انجلا اور براؤن بھی اٹھ کھڑے ہوگئے اور پھر وہ سب ہی کیبن کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

موٹر بوٹ انتہائی تیز رفتاری سے سمندر کی سطح پر تیرتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ موٹر بوٹ پر عمران اور اس کے سارے ساتھی موجود تھے۔ انہیں جزیرہ ماکو سے چلے ہوئے تقریباً نصف گھنٹہ گزر چکا تھا۔ کرنل آرنلڈ نے واقعی ان سے بھرپور تعاون کیا تھا اور عمران نے نہ صرف کرنل آرنلڈ کی مدد سے آٹو گراف میٹر حاصل کر لیا تھا بلکہ کرنل آرنلڈ نے انہیں یہ موٹر بوٹ بھی دے دی تھی اور حفاظتی انتظامات آف کر کے انہیں واپس جانے میں بھی مدد دی تھی۔

"عمران صاحب یہ پرزہ تو آپ نے حاصل کر لیا لیکن وہ شوگران والا کام اس کا کیا ہوگا"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"اب اکٹھے دو دو کام تو نہیں ہو سکتے ہمارے لئے اہمیت پاکیشیا کی ہے۔ شوگران والے اپنا مسئلہ خود حل کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جیسے اسے

عمران کی بات پسند نہ آئی ہو۔

"لیکن عمران صاحب چیف نے تو شوگران والا مشن بھی ہمارے ذمے لگایا تھا"...... صدیقی نے کہا۔

"اب یہ ضروری تو نہیں کہ ہم یہ مشن مکمل کریں۔ اب تم خود بتاؤ کہ جزیرے پر کیا صورت حال تھی۔ اگر کرنل آرنلڈ اپنی زندگی بچانے کے لئے ہمارے ساتھ اس طرح کھل کر تعاون نہ کرتا تو ہمارا وہاں سے نکلنا ہی ناممکن ہو جاتا۔ پہلے میرا خیال تھا کہ میں بے ہوش کر دینے والی گیس وہاں پھیلا کر کارروائی کروں گا لیکن تم نے دیکھا کہ ہمارے پاس جو میگزین تھے وہ پورے جزیرے کے لئے کافی نہیں تھے اور پھر وہاں تمام لیبارٹریاں زیر زمین تھیں۔ ایسی صورت میں سوائے اس کے الٹا ہم ہی ختم ہو جاتے اور کیا ہو سکتا تھا"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے یقین ہے کہ تم جیسا ڈھیٹ آدمی اس طرح ناکام واپس نہیں آسکتا"...... جولیا نے کہا۔

"اگر میں بقول تمہارے ڈھیٹ ہوتا تو اب تک نجانے اس ڈھٹائی کے نتیجے میں کتنے ٹیاؤں میاؤں میرے آگے پیچھے ہوتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا جبکہ باقی سب ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیئے۔

"تم ابھی خود ٹیاؤں میاؤں ہو۔ اپنی بات نہیں کرتے"۔

خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے یکلخت کہا تو سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔ تنویر کی عادت تھی کہ وہ خاموش رہتا تھا لیکن جہاں اسے عمران پر طنز کرنے کا موقع مل جاتا وہاں وہ اچانک بول پڑتا تھا۔

"عمران صاحب اس سارے مشن میں ہماری تو کوئی کارگزاری شامل نہیں ہوئی ہم تو بس خواہ مخواہ لدے لدے پھرتے رہے ہیں"۔ عمران کے جواب دینے سے پہلے چوہان بول پڑا۔

"کمال ہے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ صالحہ کی وجہ سے ہم نے پاکیشیا کا مشن بھی مکمل کر لیا اور وہاں سے نکل بھی آئے ورنہ تو وہ مارٹن ہمیں ہلاک کرنے آگیا تھا۔ اب تک ہماری لاشیں مچھلیاں کھا چکی ہوتیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں صالحہ ہمیں تو یاد نہیں رہا تم سے پوچھنا کہ تم کیسے خودبخود ٹھیک ہو گئیں۔ چلو ہمیں تو تم نے اپنا خون پلوا کر ٹھیک کر دیا لیکن ظاہر ہے تمہاری بھی تو ہماری طرح کی حالت تھی۔ تم صرف سر ہی ہلا سکتی تھیں پھر"...... جولیا نے چونک کر کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"پہلے تو مجھے خود سمجھ نہیں آئی تھی کہ اچانک میرا جسم کیوں حرکت میں آگیا ہے لیکن جب یہ خون پینے والی بات سامنے آئی تو مجھے معلوم ہو گیا کہ کیا ہوا ہے۔ میں اپنی رہائی کے لئے سوچ رہی تھی اور لاشعوری طور پر میرے ہونٹ سختی سے بھینچ گئے اور میرے اوپر والے ہونٹ کا اندرونی کنارہ میرے دانتوں سے کٹ گیا اور جیسے ہی مجھے

لپنے حلق میں لپنے ہی خون کا ذائقہ محسوس ہوا میرے جسم میں حرکت نمودار ہونے لگ گئی تھی"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سن لیا صفدر اب خیال رکھنا ایسا نہ ہو کہ ناک کی پلاسٹک سرجری کراتے پھرو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ شاید ان میں سے کسی کو بھی عمران کے اس فقرے کی سمجھ نہ آئی تھی۔

"کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ میری ناک کو کیا ہو جائے گا کہ میں پلاسٹک سرجری کراؤں گا"...... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"صالحہ نے اپنے دانتوں کی تیزی کا راز خود ہی کھول دیا ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس بار موٹر بوٹ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"عمران صاحب ہمیں کتنا وقت لگے گا نواجی پہنچنے میں"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کم از کم چار پانچ گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے۔ کیوں"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"کیا موٹر بوٹ میں اتنا فیول ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ تو تم اس لئے پریشان تھے فکر مت کرو اس کے فیول ٹینک فل ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے یہ بات ایک اور خیال کے تحت پوچھی تھی۔ مادام ہاپ

اور انجلا وغیرہ بہرحال ہمیں تلاش کر رہی ہوں گی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ جزیرہ نواجی پر پہنچتے ہی ہمیں ٹریس کر لیں یا راستے میں بھی ہماری موجودگی کی انہیں اطلاع مل سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"انہوں نے جتنا ہمیں تلاش کرنا ہو گا کر لیا ہو گا اور انہوں نے بہرحال یہی سمجھا ہو گا کہ ہم فرار ہو گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب ہم انہیں جن حالات میں چھوڑ کر آئے ہیں وہ ایسے حالات نہیں ہیں جن سے ہماری ناکامی سامنے آتی ہو۔ اس لئے لامحالہ انہیں تلاش کے دوران ہماری خالی موٹر بوٹ بھی ماکو جزیرے کے قریب پانی پر تیرتی ہوئی مل گئی ہو گی وہ موٹر بوٹ جس پر سوار ہو کر ہم کواجا جزیرے سے ماکو پہنچے تھے اس لئے لامحالہ وہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ ہم جزیرہ ماکو میں کسی نہ کسی طرح داخل ہو چکے ہیں۔ اب ظاہر ہے کرنل آرنلڈ تو اپنے آپ کو بچانے کے لئے ہماری وہاں موجودگی سے انکار ہی کرے گا لیکن یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں ہو سکتا ہے یہ لوگ کرنل آرنلڈ کی بات تسلیم نہ کریں اور ہمیں وقفے وقفے سے چیک کرتے رہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ تمہاری بات درست ہے۔ میں تمہاری ذہانت کا قائل ہو گیا ہوں۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے اور اگر انہوں نے اچانک حملہ کر دیا تو اس کھلے سمندر میں ہمارا بچ نکلنا ناممکن ہو گا اور ہمارے پاس غوطہ

خوری کے لباس بھی نہیں ہیں اس لئے ہمیں نواجی کی بجائے کسی نزدیکی جزیرے یا ٹاپو تک پہنچنا چاہیے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ہم کب تک وہاں رہیں گے ہمیں بہرحال آگے تو بڑھنا ہی پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"آپ کے پاس لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود ہے آپ باچان میں کسی کو بھی کال کر کے وہاں سے ہیلی کاپٹر منگوا سکتے ہیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ اس لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر چیف کو صورت حال بتا دیں اور چیف باچان سے ہمارے لئے کسی ہیلی کاپٹر کا بندوبست کر دے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی بات درست ہے۔ یہ مادام ہاپ اور انجلا عام عورتیں نہیں ہیں۔ ریڈ زیرو ٦ ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ہیں۔ یہ لامحالہ اتنی آسانی سے مطمئن ہونے والی نہیں ہیں اور خاص طور پر جزیرے کے قریب اس خالی لانچ کی وجہ سے تو وہ لازماً چونک پڑیں گی۔ میرے ذہن میں یہ خیال نہ آیا تھا ورنہ میں اس لانچ کو تباہ کر دیتا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک نقشہ نکالا اور پھر اسے پھیلا کر غور سے دیکھنے لگا۔ اس کے بعد اس نے نقشہ تہہ کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال کر وہ اٹھا اور خاور کی طرف بڑھ گیا جو موٹر بوٹ چلا رہا تھا۔ اس نے خاور کو سمجھایا اور پھر واپس آ کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"یہاں سے شمال کی طرف ایک ٹاپو ہے۔ فی الحال تو وہاں جاتے ہیں اس کے بعد سوچیں گے کہ ہمیں آئندہ اقدام کیا کرنا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ خاور نے موٹر بوٹ کا رخ موڑ دیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے ایک ٹاپو نظر آنے لگ گیا۔ موٹر بوٹ تیزی سے اس ماکو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"عمران صاحب ہیلی کاپٹر"...... اچانک صدیقی نے کہا اور ایک طرف اشارہ کیا تو سب کی نظریں اس کی طرف اٹھ گئیں۔ دور سے ایک ہیلی کاپٹر کا ہیولہ سا نظر آ رہا تھا۔

"خاور سپیڈ تیز کرو"...... عمران نے چیخ کر کہا تو موٹر بوٹ یکلخت اچھلی اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ٹاپو کی طرف بڑھتی چلی گئی اور پھر چند ہی لمحوں بعد وہ ٹاپو کے قریب پہنچ گئے تو خاور نے سپیڈ آہستہ کر دی اور چند لمحوں بعد موٹر بوٹ کو ٹاپو سے لگا کر اس نے روک دیا۔ اب اس ہیلی کاپٹر کا ہیولہ واضح طور پر نظر آنے لگ گیا تھا۔ اس کی رفتار کم تھی اس لئے وہ لوگ ٹاپو تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

"جلدی کرو ہم نے موٹر بوٹ کو کھینچ کر ٹاپو پر چڑھا کر جھاڑیوں میں چھپانا ہے جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور پھر ان سب نے مل کر موٹر بوٹ کو ساحل پر کھینچ لیا اور گھسیٹتے ہوئے وہ اسے گھنی جھاڑیوں میں لے گئے۔

"بس اب ٹھیک ہے اب یہ سمندر سے نظر نہیں آئے گی۔ اب سب جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو جاؤ"...... عمران نے کہا اور وہ سب بکھر کر جھاڑیوں کی اوٹ میں ہو گئے لیکن ظاہر ہے ان کی نظریں ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں جو اب واضح طور پر نظر آ رہا تھا اور اس کا رخ اس ٹاپو کی طرف ہی تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹاپو کے اوپر سے گزرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"اوہ یہ ایکریمین ملٹری کا ہیلی کاپٹر ہے وہی جو کواجا جزیرے پر موجود تھا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"کیپٹن شکیل کی ذہانت نے ہمیں بچا لیا ہے ورنہ یہ لوگ کھلے سمندر میں ہمیں گھیر لیتے"...... صفدر نے کہا۔

"بچانا اللہ تعالیٰ کا کام ہے صفدر اس نے میرے ذہن میں یہ بات ڈال دی تھی"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر کی آواز دوبارہ جزیرے کی طرف آتی سنائی دے رہی تھی اور پھر وہ ٹاپو کے اوپر رک گیا۔ درختوں میں سے اس کا ہیولہ نظر آ رہا تھا اور پھر اچانک عمران کو ایک آدمی کھڑکی سے باہر نکل کر جھکتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"ہٹ جاؤ فائرنگ ہونے والی ہے۔ کناروں کی طرف دوڑو"۔ عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جھاڑی سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے کنارے کی طرف دوڑ پڑا اس کے ساتھی بھی اسی طرح

دوڑتے ہوئے کناروں کی طرف بڑھے لیکن فائرنگ نہ ہوئی۔ البتہ ہیلی کاپٹر کی آواز ویسے ہی سنائی دے رہی تھی اور پھر اچانک لگا تار دو دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی جزیرے پر سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔

"سمندر میں کود جاؤ"...... عمران نے چیخ کر کہا اور تیزی سے سمندر میں اتر گیا پانی کے اندر سانس روکے وہ کافی دیر تک رہا اور پھر اس نے سر باہر نکالا تو اس نے ہیلی کاپٹر کو اپنے سر پر دیکھا تو اس نے ایک بار پھر غوطہ لگا دیا لیکن اس نے ہیلی کاپٹر کا سایہ تیزی سے گزرتے ہوئے پانی کے اندر سے ہی دیکھ لیا اور ایک بار پھر اس نے پانی سے سر باہر نکالا تو اس نے ہیلی کاپٹر کو کافی فاصلے پر دیکھا وہ انتہائی تیز رفتاری سے واپس جا رہا تھا۔ وہ واپس جزیرے پر چڑھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو پانی سے نکل کر جزیرے پر چڑھتے ہوئے دیکھا وہ سب سمندر میں اتر گئے تھے اس لئے اب وہ سب پانی کی وجہ سے شرابور ہو رہے تھے۔

"یہ واپس کیوں چلے گئے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہمیں چیک نہیں کیا ویسے ہی ٹاپو پر گیس فائر کر دی ہے تاکہ اگر ہم ہوں گے تو بے ہوش ہو جائیں گے لیکن شاید ہمیں گیس کے باوجود انہوں نے جب حرکت کرتے نہیں دیکھا تو وہ یہی سمجھے ہوں گے کہ ٹاپو خالی ہے"...... عمران نے

کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"تو پھر اب کیا کرنا چاہیئے"...... جولیا نے کہا۔

"اب ہم فوری طور پر سمندر میں نہیں اتر سکتے۔ ہو سکتا ہے یہ پھر راؤنڈ لگائیں میرا خیال ہے اب رات کو ہی یہاں سے نکلا جائے اندھیرے میں ہم خاصی حد تک محفوظ رہیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ وہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر کال تو کریں چیف کو"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے کوٹ کی دوسری جیبیں دیکھیں اور پھر اس کا منہ بن گیا۔

"ٹرانسمیٹر شاید سمندر میں اچانک غوطہ لگانے سے گر گیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ عمران صاحب وہ آٹو گراف میپ وہ تو نہیں گر گیا"۔ صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"نہیں وہ نہیں گر سکتا۔ میں نے اس کا پہلے ہی بندوبست کر لیا تھا۔ وہ میرے کوٹ کی اندرونی جیب میں محفوظ ہے۔ جیب کی زپ بند تھی۔ میں نے چیک کر لیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہیں وہ پانی سے خراب نہ ہو جائے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں اس پر واٹر پروف غلاف موجود ہے۔ اس کی فکر مت کرو۔

اس کی حفاظت تو بہرحال جان سے زیادہ کرنی ہے۔ یہ پاکیشیا کا دفاعی مستقبل ہے"...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب دو ہیلی کاپٹر آ رہے ہیں"...... اچانک خاور نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ کنارے پر کھڑا تھا اور وہ سب اٹھ کر تیزی سے خاور کی طرف بڑھ گئے اور پھر واقعی انہوں نے دور سے دو ہیلی کاپٹروں کو جزیرے کی طرف آتے دیکھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم نہ صرف یہاں موجود ہیں بلکہ ہم نے سمندر میں چھلانگیں لگا دی تھیں اور اس بار لامحالہ انہوں نے یہاں میزائل فائر کر دینے ہیں۔ ویری بیڈ۔ اب کیا کیا جائے۔ ہمارے پاس ایسا اسلحہ بھی نہیں ہے کہ ہم ان ہیلی کاپٹروں کو ہٹ کر سکیں"...... عمران نے کہا۔

"ہم سمندر میں اتر کر دور چلے جاتے ہیں۔ یہ یہاں تباہی مچا کر آخر کار واپس ہی جائیں گے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن اس طرح موٹر بوٹ تباہ ہو جائے گی اور اب جبکہ ہمارے پاس ٹرانسمیٹر بھی نہیں ہے۔ ہم اس ٹاپو پر بری طرح پھنس کر رہ جائیں گے۔ ہمیں بہرحال اپنے آپ کو بھی بچانا ہے اور کم از کم ایک ہیلی کاپٹر بھی حاصل کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب آپ اپنے گروپ سمیت سمندر میں چلے جائیں میں اپنے گروپ سمیت یہاں رہوں گا۔ اگر انہوں نے فائرنگ کی تو

ہم اونچی چیخیں مار کر انہیں یہ تاثر دیں گے کہ ہم ہٹ ہو گئے ہیں اور اگر انہوں نے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی تو پھر وہ لامحالہ چیکنگ کے لئے نیچے اتریں گے اس کے بعد آپ کارروائی کر سکتے ہیں اس کے علاوہ انہیں ڈاج دینے کا اور کوئی طریقہ نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے میزائل فائر کر دیئے تو پھر، میں یہ رسک نہیں لے سکتا۔ ہم سب سمندر میں اتریں گے اور تیر کر کم از کم پانچ سو گز دور جائیں گے۔ چلو اب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ مخالف سمت کنارے کی طرف چلو۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس دوربینیں ہوں اور وہ ہمیں سمندر میں اترتے دیکھ لیں"۔ عمران نے کہا اور وہ سب ہیلی کاپٹروں کی آمد والی سمت سے مخالف سمت کی طرف دوڑ پڑے اور پھر ایک ایک کر کے وہ سمندر میں اترے اور تیزی سے تیرتے ہوئے ٹاپو سے دور ہوتے چلے گئے ۔ عمران تقریباً پانچ سو گز دور جا کر رک گیا اور اس نے ٹاپو کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ٹاپو کے قریب پہنچ گئے اور پھر ایک ہیلی کاپٹر تو ٹاپو کے اوپر معلق ہو گیا جبکہ دوسرے نے ٹاپو کے گرد راؤنڈ لگانا شروع کر دیا اور جب ہیلی کاپٹر ان کی سمت آتا تو وہ اپنے سر پانی کی سطح کے اندر کر لیتے اور جب ہیلی کاپٹر کا سایہ انہیں گزرتا ہوا دکھائی دیتا تو وہ سر باہر نکال لیتے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو ٹاپو کی طرف سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں اور اس نے بے

اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے راؤنڈ لگانے والے ہیلی کاپٹر نے سمندر پر فائرنگ شروع کر دی۔

"گہرائی میں اتر جاؤ۔ سانس روک کر"...... عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے غوطہ لگایا اور گہرائی میں اترتا چلا گیا۔

"مادام یہ دیکھیں سمندر میں مخصوص لہریں۔ یہ لہریں اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب کوئی لانچ یا موٹر بوٹ پوری رفتاری سے اس پر سے گزرتی ہو اور اس کا مطلب ہے کہ اس لانچ یا موٹر بوٹ کو یہاں سے گزرے ہوئے صرف چند منٹ ہی ہوئے ہیں"...... ہیلی کاپٹر کی عقبی طرف بیٹھے ہوئے مادام ہاپ کے ایک ساتھی نے اچانک کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لانچ یا موٹر بوٹ سامنے والے ٹاپو پر گئی ہے۔ چلو ہم نے چیکنگ کرنی ہے"۔ پائلٹ کے ساتھ سائیڈ پر بیٹھی ہوئی مادام ہاپ نے پائلٹ سے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز کر دی اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس ٹاپو کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ درختوں کی وجہ سے نیچے کا منظر انہیں صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا اور جہاں جہاں اس ٹاپو کی زمین نظر آ رہی تھی وہاں گھنی جھاڑیاں

تھیں۔

"واپس لے چلو اور ہیلی کاپٹر کو اس ٹاپو کے اوپر معلق کر دو لیکن اتنی بلندی رکھنا کہ نیچے سے مشین گن سے ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جا سکے"...... مادام ہاپ نے کہا تو پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہیلی کاپٹر کو کافی بلندی پر ٹاپو کے اوپر معلق کر دیا۔

"مادام حکم دیں تو میں نیچے فائرنگ کروں"...... عقبی طرف بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے کھڑکی سے اپنا جسم باہر نکالتے ہوئے کہا۔ اس کے بھی ہاتھوں میں مشین گن تھی۔

"کیا نیچے کوئی حرکت نظر آ رہی ہے"...... مادام نے بھی نیچے جھانکتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام حرکت تو نظر نہیں آ رہی"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"وہ موٹر بوٹ کہاں ہے۔ وہ تو نظر نہیں آئی اسے تو لازماً یہاں ٹاپو کے گرد کسی طرف موجود ہونا چاہئے تھا"...... مادام نے کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام انہوں نے اسے اوپر گھسیٹ کر جھاڑیوں میں چھپا دیا ہو"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے یہاں چیکنگ بے ہوش کر دینے والی گیس کے بموں سے ہو سکتی ہے۔ دو بم فائر کر دو"...... مادام نے کہا تو دوسرے لمحے عقبی حصے میں بیٹھے ہوئے اس کے ایک آدمی نے مخصوص گن باہر نکال کر اس کا رخ نیچے کی طرف کیا اور یکے بعد

دیگرے دو فائر کر دیئے۔ دو دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی نیچے ہر طرف سفید رنگ کا دھواں سا پھیلتا چلا گیا۔

" مادام مادام یہاں لوگ موجود ہیں۔ میں نے کئی سائے سمندر میں کودتے دیکھے ہیں"...... اچانک پیچھے سے چیختے ہوئے کہا گیا۔

" ہونہہ۔ میں نے بھی ایک سایہ دیکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں واقعی یہ لوگ موجود ہیں۔ چلو ہیلی کاپٹر آگے لے جاؤ۔ اب مجھے انجلا اور براؤن کو کال کرنی ہو گی تاکہ ہم مل کر انہیں گھیر سکیں۔ آگے چلو"...... مادام نے ہیلی کاپٹر پائلٹ سے کہا اور ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ کافی فاصلے پر جا کر مادام ہاپ نے اپنی جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس پر مخصوص فریکونسی پہلے سے ہی ایڈجسٹ تھی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا۔

" ہیلو ہیلو مادام ہاپ کالنگ انجلا۔ اوور"...... مادام ہاپ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس انجلا اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد انجلا کی آواز سنائی دی۔

" انجلا میرا خیال ہے کہ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو چیک کر لیا ہے۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا اور پھر انجلا کے پوچھنے پر اس نے ٹاپو پر ہونے والی کارروائی کے ساتھ ساتھ اس ٹاپو کا محل وقوع بتا دیا۔

" ہمارے پاس مزید اسلحہ نہیں ہے اور نہ ہی دوربینیں ہیں اور

ر ہم کو اجا جزیرے پر گئے تو ہو سکتا ہے کہ اس دوران یہ کسی اور اپو پر پہنچ جائیں اس لئے تم فوراً آجاؤ پھر ہم مل کر ان کا خاتمہ آسانی ے کر سکیں گے۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

" یس مادام میں آ رہی ہوں۔ ہمارے پاس کافی اسلحہ ہے اوور"۔ وسری طرف سے کہا گیا اور مادام ہاپ نے اوور اینڈ آل کہہ کر انسمیٹر آف کر دیا۔

" مادام ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ نکل جائیں"...... عقبی طرف بیٹھے وئے اس کے آدمی نے کہا۔

" کہاں جائیں گے۔ موٹر بوٹ پر ہی جائیں گے اس طرح تو وہ مانی سے مارے جائیں گے۔ میں اسی لئے تو ہیلی کاپٹر کو اتنے فاصلے پر لے آئی ہوں کہ وہ لوگ یہ سمجھیں کہ ہم واپس چلے گئے ہیں اور وہ وٹر بوٹ یا لانچ پر نکل پڑیں"...... مادام ہاپ نے کہا اور اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے انجلا اور اؤن والا ہیلی کاپٹر آتا دکھائی دیا۔ چند لمحوں بعد وہ ان کے قریب پہنچ ۓ۔

" تم ہیلی کاپٹر کو اس ٹاپو پر معلق کر کے نیچے میزائل فائر کرنا میں د گرد راؤنڈ لگا کر فائرنگ کروں گی۔ اوور"...... مادام ہاپ نے انسمیٹر پر بات کرتے ہوئے کہا کیونکہ ساتھ ساتھ دونوں ہیلی کاپٹر نے کے باوجود ان کا شور اتنا تھا کہ بغیر ٹرانسمیٹر کے بات نہ ہو سکتی۔

" ٹھیک ہے لیکن ہم دونوں کو بیک وقت نیچے نہیں اترنا۔ میں

نیچے اتروں گی آپ اوپر چیک کرتی رہیں گی۔ اوور"...... انجلا کی آواز سنائی دی۔

" ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ہاپ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اپنے پائلٹ کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور پھر اس کے ہیلی کاپٹر نے چکر کاٹ کر اس ٹاپو کے گرد چکر لگانے شروع کر دیئے جبکہ مادام انجلا کے ہیلی کاپٹر نے ٹاپو کے اوپر معلق ہو کر نیچے میزائل فائرنگ شروع کر دی۔

" نیچے سمندر پر فائرنگ کرو"...... مادام ہاپ نے عقبی حصے میں بیٹھے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور سمندر پر فائرنگ شروع ہو گئی۔ میزائل فائرنگ سے ٹاپو کی جھاڑیوں میں آگ لگ گئی تھی اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا ٹاپو آتش فشاں کا روپ دھار چکا ہو۔

" مادام میگزین ختم ہو گئے ہیں"...... اچانک مادام ہاپ کے ہیلی کاپٹر سے فائرنگ ختم ہوتے ہی اس کے آدمی نے کہا تو مادام ہاپ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو مادام ہاپ کالنگ۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

" یس انجلا بول رہی ہوں۔ اوور"...... انجلا کی آواز سنائی دی۔

" میرے آدمیوں کی گنوں کا میگزین ختم ہو چکا ہے۔ ٹاپو تو میزائلوں سے جل گیا ہے لیکن یہ لوگ سمندر میں بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ ظاہر ہے انہوں نے ہیلی کاپٹروں کو آتے دیکھ لیا ہو گا اس لئے اب میں ہیلی کاپٹر کو ٹاپو پر معلق کراتی ہوں تم ارد گرد فائرنگ

کھول دو۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ اوور"...... انجلا نے کہا تو مادام ہاپ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر ٹاپو پر معلق ہو گیا جبکہ انجلا کے ہیلی کاپٹر نے ٹاپو کے ارد گرد مسلسل اور تیز فائرنگ شروع کر دی۔ کافی دیر تک فائرنگ ہوتی رہی پھر خاموشی چھا گئی۔

" ہیلو ہیلو انجلا کیا کوئی لاش نظر آ رہی ہے۔ اوور"...... مادام ہاپ نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

" ابھی تک تو کوئی لاش نظر نہیں آئی اور ہمارا بھی میگزین ختم ہو چکا ہے اب کیا کیا جائے۔ اوور"...... انجلا کی آواز سنائی دی۔

" جزیرے کی جھاڑیوں میں ابھی تک آگ بھڑک رہی ہے اس لئے نیچے ہیلی کاپٹر بھی نہیں اتارے جا سکتے۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی سمندر میں ہوتے تو اب تک ایک آدھ لاش تو بہرحال نظر آ ہی جاتی۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ جزیرے پر تھے اور جل کر راکھ ہو گئے ہیں اس لئے اب ہمیں واپس کواجا پہنچنا چاہئے وہاں سے ہم تیز رفتار لانچ پر بیٹھ کر واپس آئیں تب تک آگ بھی بجھ چکی ہو گی اور ان کی جلی ہوئی لاشیں مل جائیں گی۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

" ٹھیک ہے اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ اوور"...... انجلا نے کہا اور مادام ہاپ نے اوور اینڈ آل کہتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پائلٹ کو واپس کواجا جزیرے پر چلنے کا کہا۔

"مادام اگر چیکنگ ہو جاتی تو بہتر تھا"...... عقبی طرف بیٹھے ہوئے اس کے آدمی نے کہا۔

"لیکن نیچے آگ موجود ہے اور سمندر میں ہیلی کاپٹر اتر نہیں سکتا۔ ویسے بھی اگر وہ زندہ ہوں گے تو اب بھاگ کر کہیں نہیں بچ سکتے"...... مادام ہاپ نے جواب دیا اور اس کے آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران سانس روکے گہرائی میں اترتا چلا گیا اور پھر اس نے تیزی سے ٹاپو سے اور دور جانے کے لئے تیرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے پانی سے سر باہر نکالا تو اس نے دیکھا کہ ایک ہیلی کاپٹر مسلسل جزیرے کے گرد فائرنگ کر رہا تھا جبکہ ٹاپو پر آگ بھڑکی ہوئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو عمران نے اپنے ساتھیوں کو دیکھنا شروع کیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے جزیرے سے کافی فاصلے پر باری باری اپنے ساتھیوں کے سر ابھرتے اور واپس غوطہ لگاتے دیکھا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ بھی ہیلی کاپٹر کی فائرنگ رینج کو دیکھتے ہوئے محفوظ فاصلے پر چلے گئے تھے اور پھر کافی دیر تک فائرنگ ہوتی رہی اس کے بعد فائرنگ بند ہو گئی اور دونوں ہیلی کاپٹر اسی سمت واپس چلے گئے جدھر سے آئے تھے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اسے معلوم تھا کہ اب

ٹاپو پر موٹر بوٹ کی راکھ کے سوا اور کیا ملے گا وہ اس بار واقعی بری طرح پھنس گئے تھے۔ یہی سوچتا ہوا وہ ٹاپو کی طرف تیرتا چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کنارے پر چڑھ کر کھڑا ہوا اور اس نے سب سے پہلے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں موجود آٹو گراف میٹر کو چیک کیا۔ میٹر تو موجود تھا لیکن اس کے اپنے کپڑے پانی کی وجہ سے بھاری ہو رہے تھے اور ان میں سے پانی آبشار کی طرح بہہ رہا تھا اس نے کوٹ اتارا اور پھر اسے جھٹکنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی جزیرے پر پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے اب اس آگ سے یہی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ اپنے کپڑے سکھا لئے جائیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ کوٹ اٹھائے آگ کی طرف بڑھ گیا جو اب جزیرے کے اندرونی حصے میں موجود تھی۔

"عمران صاحب اب کیا کریں یہ لوگ لامحالہ واپس آئیں گے"۔ صفدر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تو سوائے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے اور کچھ نہیں ہو سکتا نہ ٹرانسمیٹر ہے اور نہ موٹر بوٹ اور اس ٹاپو پر تو پینے کا پانی بھی نہیں ہو گا اور نہ ہی پھل وغیرہ"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم لکڑیوں کو بیلوں سے باندھ کر کشتی تیار کریں اور یہاں سے نکلیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بیلیں کہاں سے آئیں گے اس کی بھی تو جھاڑیاں اس خوفناک آگ میں جل چکی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ہیلی کاپٹر جا چکے تھے۔

"عمران صاحب اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم تیر کر یہاں سے دور کسی اور ٹاپو پر پہنچیں اور پھر وہاں سے لکڑی کی کشتیاں بنا کر آگے کہیں نکلیں یہاں اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن کہاں یہاں سے قریب ترین جزیرہ بھی کم از کم بیس بحری میل کے فاصلے پر ہے اور سمندر میں غوطہ خوری کے لباس کے بغیر اتنا فاصلہ تیر کر کراس نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ لوگ لامحالہ چیکنگ کے لئے آئیں گے چاہے ہیلی کاپٹر پر آئیں چاہے لانچ پر۔ تھوڑی دیر بعد آئیں یا کل صبح۔ ہمیں بہرحال ان کا انتظار کرنا ہو گا اور پھر ہر قیمت پر ان سے لانچ یا ہیلی کاپٹر حاصل کرنا ہو گا اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"لیکن اگر وہ واپس نہ آئے یا انہوں نے یہی سمجھا کہ ہم یہاں موجود نہیں ہیں تو پھر ہم کب تک یہاں ان کی واپسی کا انتظار کر سکتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم دور کی باتیں سوچتے ہیں حالانکہ مسئلے کا حل ہماری ناک کے عین نیچے موجود ہوتا ہے"...... عمران نے

جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"حل کون سا حل"....... سب نے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صفدر کے ہاتھ میں ٹرانسمیٹر واچ موجود ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"ایسی واچز تو آپ کے ہاتھوں میں بھی ہیں۔ میرے پاس کوئی علیحدہ واچ تو نہیں ہے لیکن ان کی رینج انتہائی محدود ہے صرف ساٹھ ستر میل بس۔ اس سے کیا ہو گا"....... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہماری واچز کی رینج واقعی اتنی ہی ہے لیکن تمہاری واچ کی رینج زیادہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس سے اور کچھ نہیں تو کواجا جزیرے سے رابطہ کیا جا سکتا ہے دکھاؤ مجھے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہاں رابطہ کرنے سے کیا فائدہ ہو گا"....... صفدر نے گھڑی اتارتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے گھڑی دکھاؤ۔ کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر نے گھڑی عمران کی طرف بڑھا دی۔

"کیا واقعی اس کی اتنی رینج ہے جب کہ یہ بھی ہماری جیسی ہی گھڑی ہے"....... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ واقعی ہماری جیسی ہے لیکن اس میں موجود سیل کی طاقت

ہماری واچز کے سیل سے زیادہ ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ صفدر کی واچ دو ماہ پہلے بے کار ہو گئی تھی اور صفدر نے یہ نئی واچ حاصل کی تھی کیوں صفدر"....... عمران نے گھڑی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں لیکن عمران صاحب اس پر فریکونسی کیسے ایڈجسٹ ہو سکتی ہے۔ اس کا رابطہ تو اس جیسی واچ سے ہی ہو سکتا ہے"....... صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سب کچھ ہو سکتا ہے"....... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کا ونڈ بٹن کھینچ کر اسے آہستہ سے دبایا اور پھر اس نے ڈائل پر موجود سوئیوں کو گھمانا شروع کر دیا۔ جب دونوں سوئیاں بارہ کے ہندسے پر پہنچ کر ملیں تو گھڑی کے ڈائل پر سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایس او ایس۔ ہیلو ہیلو۔ ایس او ایس۔ اوور"۔ عمران نے گھڑی کو منہ سے لگا کر بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ وہ کافی دیر تک کال دیتا رہا پھر اچانک نقطہ ایک جھماکے سے مسلسل جلنے لگا۔

"ہیلو ٹرانسٹی فشنگ ٹرالر سے کپتان الیگزینڈر بول رہا ہوں۔ ایس او ایس کال کہاں سے کی جا رہی ہے۔ اوور"....... ایک مدھم سی آواز سنائی دی تو عمران نے جواب میں اسے ٹاپو کے محل وقوع کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

" ہماری موٹر لانچ تباہ ہو گئی ہے اور ہم یہاں پھنس کر رہ گئے ہیں ہماری مدد کی جائے۔ ہمارا گروپ دو عورتوں اور آٹھ مردوں پر مشتمل ہے۔ اوور"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" آپ وہیں رکیں ہم آپ کے پاس آ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ونڈ بٹن پریس کر کے گھڑی واپس صفدر کو دے دی۔

" اس میں جنرل فریکونسی بھی ہے حیرت ہے مجھے تو آج تک معلوم نہیں ہو سکا تھا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" آج تک ضرورت جو نہیں پڑی۔ ہر ٹرانسمیٹر میں یہ سسٹم موجود ہوتا ہے جب دونوں سوئیاں بارہ پر اکٹھی کی جائیں تو جنرل فریکونسی اوپن ہو جائے گی اور ٹرانسمیٹر کی مخصوص رینج میں جو ٹرانسمیٹر بھی اوپن ہو گا اس پر کال نشر ہو جائے گی"...... عمران نے کہا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" بہر حال اللہ تعالیٰ نے ہمارے بچ نکلنے کی راہ پیدا کر دی ہے یہ اس کا خاص کرم ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اصل میں مایوسی گناہ ہے۔ آدمی اگر مایوس ہو جائے تو پھر اس کا ذہن واقعی کام کرنا چھوڑ دیتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد انہیں دور سے ایک بڑا ٹرالر نما اسٹیمر آتا دکھائی دینے لگا اور تھوڑی دیر بعد ٹرالر ٹاپو کے قریب آ گیا اور عمران اور اس کے ساتھی ٹرالر پر سوار ہو گئے۔

" آپ تو ایشیائی ہیں ادھر کیسے آ نکلے"...... کپتان الیگزینڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم باچان سے نواجی جا رہے تھے کہ طوفان میں ہماری موٹر بوٹ پھنس گئی اور ہمیں بڑی مشکل سے ٹاپو پر پناہ لینی پڑی آپ ہمیں نواجی پہنچا دیں آپ کی مہربانی"...... عمران نے کہا تو الیگزینڈر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ٹرالر تیزی سے مڑ کر اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر سے آیا تھا۔

مادام ہاپ اور انجلا کے ہیلی کاپٹر جزیرہ کواجا پر اتر گئے اور وہ دونوں ہیلی کاپٹر سے اتری ہی تھیں کہ دور سے میجر ولسن بھاگتا ہوا ان کی طرف آیا۔

" مادام مادام کیا وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک ہو گئے ہیں یا نہیں"۔ میجر ولسن نے کہا۔

" کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے"۔ مادام ہاپ نے چونک کر پوچھا۔ اس کے ساتھ کھڑی ہوئی انجلا بھی چونک پڑی تھی۔

" ابھی تھوڑی دیر پہلے ہم نے ایک ایس او ایس کال کیچ کی ہے اور اس ایس او ایس کال کو ایک فشنگ ٹرالر نے کیچ کر کے اس کا جواب دیا ہے اور ایس او ایس کال کرنے والوں نے ایک ٹاپو کے بارے میں تفصیل بتائی ہے یہ اس سمندری حدود میں واقعی ہے میں نے

سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہ ہوں"۔ میجر ولسن نے کہا۔

" کیا تم نے اس کال کا وقت نوٹ کیا ہے اور اسے ٹیپ کیا ہے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

" یس مادام"...... میجر ولسن نے کہا۔

" چلو"...... مادام ہاپ نے کہا اور پھر انجلا اور براؤن سمیت آپریشن روم کی طرف بڑھ گئی۔

" یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ زندہ بھی ہوں اور اس طرح کال بھی کر لیں"...... انجلا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ لوگ آسانی سے مرنے والے ہوتے انجلا تو اب تک کتنی بار مر چکے ہوتے۔ میرا خیال ہے کہ ہماری کوششوں کے باوجود یہ لوگ زندہ بچ گئے ہیں اور چونکہ ان کی موٹر بوٹ جل کر راکھ ہو چکی ہے اس لئے انہوں نے ایس۔ او۔ ایس کے حوالے سے مدد مانگی ہے"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

" پہلے کال تو سن لیں پھر ہی کوئی فیصلہ ہو گا۔ ورنہ سچی بات ہے کہ مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ اس قدر خوفناک فائرنگ کے باوجود یہ لوگ زندہ بچ سکتے ہیں"...... انجلا نے کہا اور مادام ہاپ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ گئے تو میجر ولسن نے ایک مشین کے مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔ ایک ناب کو گھمایا اور ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ایس او ایس۔ ہیلو ہیلو۔ ایس او ایس۔ اوور"۔ ٹرانسمیٹر سے بار بار کال سنائی دینے لگی اور مادام ہاپ اور انجلا دونوں ہی بے اختیار اچھل پڑیں۔

"یہ عمران کی آواز تو نہیں لگ رہی"...... انجلا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ لہجہ اور آواز بدل کر بات کر رہا ہو"...... مادام ہاپ نے کہا اور انجلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سگنل بے حد کمزور ہیں مادام لیکن ہمارا ٹرانسمیٹر کیچر چونکہ انتہائی طاقتور ہے اس لئے اس نے یہ کال کیچ کر لی ہے"...... میجر ولسن نے کہا اور مادام ہاپ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ایس او ایس کال مسلسل دی جا رہی تھی۔

"ہیلو ٹرانسٹی فشنگ ٹرالر سے کپتان الیگزینڈر بول رہا ہوں۔ ایس او ایس کال کہاں سے کی جا رہی ہے۔ اوور"...... اچانک ایک آواز سنائی دی اور پھر کپتان الیگزینڈر کو جواب میں جو محل وقوع بتایا گیا اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ کال واقعی اسی ٹاپو سے کی جا رہی ہے جس پر ابھی وہ حملہ کر کے آ رہے تھے۔

"اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کال ہے"...... مادام ہاپ نے انجلا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب تو اس میں کوئی شک ہی باقی نہیں رہا۔ یہ لوگ واقعی انتہائی سخت جان ہیں بہرحال اب ہم اس فشنگ ٹرالر کو آسانی سے

پکڑ سکتے ہیں"...... انجلا نے کہا۔

"نہیں اگر ہم نے اس ٹرالر پر ریڈ کیا تو یہ لوگ پھر بچ نکلیں گے۔ اب وہ مطمئن ہو کر جا رہے ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ٹرالر انہیں جزیرہ نواجی ہی پہنچائے گا اور ہم وہاں آسانی سے ان کو موت کے گھاٹ اتار سکتے ہیں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"لیکن یہ تو ضروری نہیں ہے کہ یہ لوگ واقعی جزیرہ نواجی ہی جائیں یہ کسی اور طرف بھی تو جا سکتے ہیں"...... انجلا نے کہا۔

"اس کا پتہ چلایا جا سکتا ہے"...... مادام ہاپ نے کہا اور پھر وہ میجر ولسن کی طرف مخاطب ہو گئی۔

"میجر ولسن ایک فریکونسی ایڈجسٹ کر کے میری بات کراؤ"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام"...... میجر ولسن نے کہا تو مادام ہاپ نے فریکونسی بتانی شروع کر دی اور میجر ولسن نے وہ فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مادام ہاپ کالنگ۔ اوور"...... مادام ہاپ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈونا اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی لہجہ مودبانہ تھا۔

"میڈونا فوراً فشنگ ٹرالرز کنٹرول روم کی فریکونسی معلوم کر کے مجھے بتاؤ اور اس کے کنٹرولر کو میرے بارے میں بریف کر دو۔ میں

نے اس سے بات کرنی ہے میں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گی۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ہاپ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا پھر دس منٹ بعد اس نے خود ہی ٹرانسمیٹر آن کیا اور دوبارہ کال دینا شروع کر دی۔

"یس مادام میڈونا اسٹنڈنگ یو۔اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"مادام کنٹرول آفس کا انچارج جونز ہے۔میں نے اسے آپ کے متعلق اچھی طرح بریف کر دیا ہے وہ آپ کے احکامات کی تعمیل کرے گا۔اوور"...... میڈونا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فریکونسی بھی بتا دی۔

"اوکے۔اوور اینڈ آل"...... مادام ہاپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر خود ہی اس نے میڈونا کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مادام ہاپ کالنگ کنٹرولر۔اوور"...... مادام ہاپ نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام میں کنٹرولر جونز بول رہا ہوں حکم فرمایئے۔اوور"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"مسٹر جونز آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ میرا تعلق ریڈ زیرو ایجنسی سے ہے۔ایکریمیا کے انتہائی ٹاپ سیکرٹ راز حاصل کرنے کے لئے دو عورتوں اور آٹھ مردوں کی ایک ٹیم ایکریمیا کے خلاف کام کر رہی

ہے۔یہ دراصل پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔ہم نے انہیں ایک ٹاپو پر بے بس کر دیا لیکن انہوں نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے ایس او ایس کال دی۔ایس او ایس کال کو ٹرانسٹی فشنگ ٹرالر کے کپتان الیگزینڈر نے کیچ کر لیا اور پھر اس نے اس ٹاپو پر جا کر ان دشمن ایجنٹوں کو اپنے ٹرالر پر سوار کر لیا ہے اسے معلوم نہیں ہے کہ یہ لوگ کون ہیں اور ہم اس کے نوٹس میں بھی یہ بات نہیں لانا چاہتے کیونکہ جیسے ہی ان دشمن ایجنٹوں کو اس بات کا علم ہوا کہ ان کی ٹرالر پر موجودگی کا ہمیں علم ہو گیا ہے وہ لوگ ہو سکتا ہے کہ ٹرالر کو ہی تباہ کر کے کہیں اور نکل جائیں۔اس وقت وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے کہ ہمیں ان کے ٹرالر پر سوار ہونے کا علم نہیں ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ جب وہ ٹرالر سے کسی بھی ساحل پر پہنچیں تو ہم انہیں گرفتار کر لیں اس لئے آپ کپتان الیگزینڈر کو کال کر کے اس سے صرف یہ معلوم کریں کہ اس کا رخ کس طرح ہے کیا وہ نواحی واپس آ رہا ہے یا کسی اور طرف جا رہا ہے لیکن یہ بات ذہن میں رکھیں نہ ہی آپ نے اس سے ان لوگوں کے بارے میں کچھ پوچھنا ہے اور نہ اس سلسلے میں کوئی اور بات کرنی ہے۔البتہ اگر وہ خود بتا دے تو آپ نے اسے عام انداز میں لینا ہے تاکہ انہیں شک نہ پڑ سکے۔اوور"...... مادام ہاپ نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مادام اس سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔تھوڑی دیر پہلے ہی

کیپٹن الیگزینڈر کی کال آئی ہے کہ وہ اپنا ٹارگٹ مکمل کر کے نواجی واپس آ رہا تھا کہ اسے ایس او ایس کال ملی اور اس نے ایک ٹاپو سے دو عورتوں اور آٹھ مردوں کو اٹھایا ہے جن کی موٹر لانچ طوفان میں پھنس کر تباہ ہو گئی تھی اور اس نے بتایا ہے کہ یہ لوگ ایشیائی ہیں اور باچان سے نواجی موٹر بوٹ پر آ رہے تھے۔ اس پر میں نے اسے شاباش دی کہ اس نے انہیں موت کے منہ سے بچایا ہے وہ نواجی واپس آ رہا ہے۔ اوور"...... جونز نے جواب دیا۔

"وہ کس وقت نواجی پہنچے گا اور کہاں ان لوگوں کو اتارے گا۔ اوور"...... مادام ہاپ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"تین گھنٹوں کے اندر اندر وہ پہنچ جائے گا اور ظاہر ہے کہ اس نے فشنگ برتھ پر ہی پہنچنا ہے وہ اس کے علاوہ اور کہیں جا ہی نہیں سکتا۔ اوور"...... جونز نے کہا۔

"اوکے ٹھیک ہے اب تم نے اسے کال کر کے کچھ نہیں کہنا۔ اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام میں سمجھتا ہوں۔ اوور"...... جونز نے جواب دیا تو مادام ہاپ نے اوور اینڈ آل کہتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آؤ انجلا اب ہم نے ان سے پہلے وہاں پہنچنا ہے"...... مادام ہاپ نے انجلا سے کہا اور انجلا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مادام میری ایک درخواست ہے"...... اچانک میجر ولسن نے کہا تو مادام ہاپ بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں بولو کیا بات ہے"...... مادام ہاپ نے پوچھا۔

"مادام آپ کی یہاں موجودگی کی وجہ سے میں چانگو کو کال کر کے یہاں موجود عورتوں کو واپس بھجوانے کے لئے کال نہیں کر سکتا تھا۔ ان عورتوں کو یہاں منگوانے کا اصل مجرم کمانڈر جوزف اور کرنل فاسٹر تھا اور یہ دونوں ہلاک ہو چکے ہیں آپ کے واپس جاتے ہی میں چانگو کو کال کر کے ان عورتوں کو واپس بھجوا دوں گا لیکن آپ پلیز اعلیٰ حکام کو اس کی رپورٹ نہ کریں ورنہ یہاں موجود تمام فوجیوں کا کورٹ مارشل ہو جائے گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا"...... میجر ولسن نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی اس مشن میں ہماری بے حد مدد کی ہے اس لئے میں تمہاری خاطر کوئی رپورٹ نہیں کروں گی لیکن خیال رکھنا آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں مادام"...... میجر ولسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے آؤ انجلا چلیں"...... مادام ہاپ نے کہا اور پھر وہ انجلا اور براؤن کے ساتھ آپریشن روم سے باہر آ گئی۔

"مادام میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا کیونکہ ان لوگوں کی موت کنفرم ہونے کے بعد ہی مجھے ماکو جزیرے پر واپسی کی اجازت ملے گی اور اس کے علاوہ مجھے بہرحال یہ معلوم کرنا پڑے گا کہ کیا واقعی انہوں نے ماکو جزیرے پر کچھ حاصل کیا ہے یا نہیں"۔ براؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اپنے ساتھیوں سمیت دوسرے ہیلی کاپٹر پر آ سکتے ہو۔ انجلا اور میرے ساتھی میرے ساتھ جائیں گے"...... مادام ہاپ نے کہا تو براؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مادام ہاپ اور انجلا لازماً اس ٹاپو پر جا کر چیکنگ کریں گی اور جب انہیں جلی ہوئی لاشیں نہیں ملیں گی تو پھر لامحالہ انہوں نے ہمیں تلاش کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں یہ بات نہیں ہے۔ جزیرے پر آگ کی وجہ سے کسی لاش کا ملنا ناممکن ہے اور سمندر میں موجود لاشیں بہرحال ان کے پہنچنے سے پہلے ہی مچھلیاں کھا سکتی ہیں البتہ انہیں جب جزیرے پر سے موٹر بوٹ کے انجن کے جلے ہوئے پرزے ملیں گے تو انہیں یہ یقین آ جائے گا کہ ہم مارے جا چکے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ اس وقت ٹرالر کے ایک کمرے میں موجود تھے۔

"لیکن اس طرح وہ بھی تو سمجھ جائیں گے کہ ہم بہرحال ماکو جزیرے پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے تھے کیونکہ اور ہم کہاں سے موٹر بوٹ حاصل کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انجن کے پرزوں کی

وجہ سے یہ بات بھی کنفرم ہو جائے کہ اس نمبر کے انجن والی موٹر بوٹ ما کو جزیرے پر ہی تھی"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں ہو سکتا ہے لیکن جب جزیرے پر کسی قسم کی کوئی تخریب کاری نہیں ہوئی تو وہ کیا کر سکیں گے۔ زیادہ سے زیادہ کرنل آرنلڈ سے پوچھ گچھ کریں گے کرتے رہیں"...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہماری کال کواجا جزیرے پر بھی کیچ ہو سکتی ہے وہاں طاقتور کال کیچر تو موجود ہے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہو گا کیونکہ ٹرانسمیٹر واچ کی رینج بے حد محدود ہوتی ہے اور کواجا جزیرہ اس ٹاپو سے کافی فاصلے پر ہے۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس فشنگ ٹرالر نے ہماری کال کیچ کر لی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے باوجود ہمیں وہاں انتہائی محتاط رہنا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے وہاں پہنچ تو جائیں"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے سفر کے بعد وہ جزیرہ نواجی پہنچ گئے۔ کپتان نے انہیں فشنگ برتھ پر اتار دیا تھا۔ عمران نے اس کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا اور پھر وہ سب فشنگ برتھ سے نکل کر جزیرے کے ایک آباد حصے میں پہنچ گئے۔ وہ پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اب تک چونکہ ان کے راستے

میں کوئی رکاوٹ نہیں آئی تھی اس لئے عمران مطمئن ہو گیا تھا کہ انہیں کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن یہاں سے واپس جانے کے لئے انہیں نہ صرف میک اپ کرنا تھا بلکہ اس میک اپ کے مطابق کاغذات بھی تیار کرانے تھے اور اس سے زیادہ اہم بات اس اٹو گراف میپ کو پاکیشیا روانہ کرنا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اسے کسی بھی کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دے گا اور پھر اچانک اسے ایک ایسی کوریئر سروس کا بورڈ نظر آ گیا جو بین الاقوامی سطح پر انتہائی کامیاب کوریئر سروس تھی۔

"تم لوگ آگے بڑھتے جاؤ۔ تم نے ہوٹل گرین فال جانا ہے۔ وہاں کمرے لے لینا میں وہاں پہنچ جاؤں گا"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا اصل نام سے کمرے لیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اب چھپنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم کہاں جا رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے ایک انتہائی ضروری کام کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑ کر ایک شاپنگ سنٹر میں داخل ہوا اور پھر تیزی سے آگے بڑھتا ہوا وہ اس کی عقبی طرف دروازے سے باہر نکل گیا۔ اس شاپنگ سنٹر کا فرنٹ چونکہ مکمل طور پر شیشے کا بنا ہوا تھا اس لئے عمران کو اس کا عقبی دروازہ باہر سے ہی نظر آ گیا

تھا۔ دوسری طرف بھی سڑک تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر کافی دور آنے کے بعد اسے جب ایک اور ایسا شاپنگ سنٹر نظر آیا جس کا دروازہ اس سڑک پر ہی تھا جس پر وہ پہلے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزر رہا تھا تو وہ اسے کراس کر کے دوبارہ اس پہلے والی سڑک پر آ گیا لیکن اب اس کے ساتھی وہاں موجود نہیں تھے۔ عمران تیزی سے مڑا اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس کوریئر سروس کے آفس میں داخل ہو گیا۔

"جی فرمایئے"...... کاؤنٹر پر موجود نوجوان لڑکی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اپنے دوست کو ایک گفٹ بھیجنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ کے پاس پیکنگ میٹریل مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ کیا گفٹ ہے مجھے دے دیں میں پیک کر دیتی ہوں"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ پیکنگ میٹریل یہاں لے آئیں اور میرے سامنے اسے پیک کریں"...... عمران نے کہا تو لڑکی سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی اور چند لمحوں بعد وہ پیکنگ میٹریل لے کر آ گئی تو عمران اس دوران کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ پرزہ نکال چکا تھا جس پر واٹر پروف غلاف موجود تھا۔

"یہ کیا چیز ہے سر"...... لڑکی نے کہا۔

"کار کا پرزہ ہے۔ یہ پاکیشیا میں نہیں ملتا یہاں مجھے نظر آ گیا تو میں نے لے لیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا"...... لڑکی نے جواب دیا اور پھر اس نے آٹو گراف میٹر کو عمران کی مرضی کے مطابق پیک کر دیا۔ عمران دیکھتا رہا۔ لڑکی واقعی پیکنگ میں ماہر تھی۔

"اسے پاکیشیا بھجوانا ہے"...... لڑکی نے پوچھا۔

"ہاں لیکن یہ کب وہاں پہنچے گا"...... عمران نے پوچھا تو لڑکی نے سامنے دیوار پر لگے ہوئے کلاک کو دیکھا۔

"اوہ آپ جلدی سے اس پر پتہ نوٹ کر دیں جناب۔ ہماری ڈیلیوری جانے والی ہے اس طرح آدھ گھنٹے بعد یہ فلائٹ پر ایکریمیا چلا جائے گا اور وہاں سے پاکیشیا ورنہ یہ پھر کل یہاں سے جائے گا"۔ لڑکی نے کہا تو عمران نے لڑکی سے مارکر لے کر اس پر جوزف کا نام اور رانا ہاؤس کا پتہ لکھا اور پیکٹ لڑکی کو دے دیا۔ لڑکی نے پتہ پڑھا اور پھر کاؤنٹر کے نیچے سے اس نے رسید بک نکالی اور جلدی سے اس پر رسید بنانے لگی۔ عمران نے اسی جیب میں سے جس میں اس نے آٹو گراف میٹر محفوظ کیا ہوا تھا۔ کرنسی بھی رکھی ہوئی تھی اس لئے اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ لڑکی نے رسید بک، پیکٹ اور نوٹ اٹھایا اور ایک کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں بقایا رقم اور رسید موجود تھی۔

"جناب اب یہ دو روز بعد پاکیشیا پہنچ جائے گا"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر رسید اور بقایا رقم لے کر وہ اس آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک

انٹرنیشنل پبلک بوتھ میں موجود تھا۔ یہاں چونکہ کارڈ سسٹم تھا۔
اس بوتھ کے اندر ہی ایک مشین موجود تھی جس سے کارڈ خریدے
جا سکتے تھے اس لئے عمران نے اس مشین میں مطلوبہ رقم ڈالی اور
کارڈ حاصل کر کے اس نے کارڈ کی مدد سے سب سے پہلے رانا ہاؤس
کال کی۔

"رانا ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جوزف جزیرہ نواجی سے۔ میں نے یہاں
سے ایک پیکٹ ایک انٹرنیشنل کوریئر سروس کے ذریعے تمہارے
پتے پر بھجوایا ہے۔ دو روز بعد تمہیں مل جائے گا جیسے ہی یہ پیکٹ ملے
تم نے اسے فوری طور پر سرسلطان کو پہنچا دینا ہے"...... عمران نے
کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے جواب دیا تو عمران نے گڈ بائی کہہ
کر فون آف کیا اور پھر کارڈ کو دوبارہ پنچ کر کے اس نے سرسلطان کی
کوٹھی کا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس
وقت پاکیشیا میں شام ہو رہی ہو گی اور سرسلطان کوٹھی میں موجود
ہوں گے۔

"جی صاحب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے ملازم کی
آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں سرسلطان سے بات کراؤ"۔ عمران
نے سنجیدہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ دوسری طرف سے بولنے والے کو نہ

پہچانتا تھا۔ شاید وہ کوئی نیا ملازم تھا۔

"جی صاحب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز
سنائی دی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ بڑے عرصے بعد آپ کی آواز
دلربا، دلکشا سن کر دل داغ داغ اوہ سوری دل باغ باغ ہو گیا ہے۔
امید ہے آپ بمعہ آنٹی بخیریت ہوں گے"...... عمران کی زبان رواں
ہو گئی۔

"وعلیکم السلام۔ کہاں سے بول رہے ہو"...... سرسلطان کی آواز
سنائی دی لیکن لہجے سے ہی لگتا تھا کہ وہ مسکرا رہے ہیں۔

"جزیرہ نواجی سے۔ یقین کریں سرسلطان یہاں اس قدر حسن بکھرا
پڑا ہے۔ حسن فطری بھی اور حسن غیر فطری بھی کہ مجھ جیسا بوڑھا
بھی آپ کی طرح جوان بن جاتا ہے"...... عمران نے کہا تو دوسری
طرف سے سرسلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ مشن کا کیا ہوا۔ پھر باقی باتیں ہوں گی"۔
سرسلطان نے کہا۔

"جوزف کو میں نے مشن بھجوا دیا ہے۔ وہ آپ کو پہنچا دے گا۔ یہ
تو ہو گیا پاکیشیا کا مشن اور شوگران مشن کے بارے میں وہیں
بالمشافہ روبرو رپورٹ دوں گا۔ خدا حافظ"...... عمران نے میٹر کو
زیرو پر جاتے دیکھ کر کہا اور رسیور رکھ دیا کیونکہ اسے پھر دوبارہ کارڈ

چیک کرنا پڑتا اور دوبارہ کال کرنی پڑتی اس لئے اس نے مزید گفتگو کرنے کا فیصلہ بدل دیا تھا۔ بوتھ سے نکل کر اس نے ایک خالی ٹیکسی لی اور ہوٹل گرین فال روانہ ہو گیا۔ کاؤنٹر سے اسے صفدر اور اس کے ساتھیوں کے کمرے نمبروں کا علم ہو گیا تھا اس لئے وہ سیدھا اس کمرے میں پہنچا جس کے باہر صفدر کا کارڈ لگا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سب یہیں موجود ہوں گے اور پھر واقعی اس کا اندازہ درست ثابت ہوا کیونکہ سارے ممبرز کمرے میں موجود تھے۔

" واہ۔ اسے کہتے ہیں عقلمندی کہ صفدر نے جیسے ہی خطبہ نکاح یاد کیا۔ میرے لئے تو دو گواہ ساتھ لینے کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی گواہوں کا بندوبست کر لیا"...... عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" تمہاری گواہی تو اب منکر نکیر دیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس بار عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" میرا خیال ہے تنویر کی موجودگی میں منکر نکیر بے کار ہی رہتے ہوں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ ان سب نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے پر ایک ایکریمی نوجوان موجود تھا۔ اس کا ہاتھ گھوما اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے قریب پٹاخہ سا چھوٹا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہو گیا۔ یہ سب کچھ اس قدر اچانک ہوا تھا کہ

عمران اور اس کے ساتھی سنبھل ہی نہ سکے تھے لیکن عمران نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا لیکن اس کے باوجود اس کا ذہن یکلخت کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا اور پھر جس طرح کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اس طرح اس کا ذہن یکلخت بند ہو گیا اور اس کے حواس جیسے کسی تاریک کنوئیں میں اترتے چلے گئے پھر جس طرح تاریکی میں روشنی کا کوئی نقطہ سا اچانک چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا نقطہ سا چمکا اور پھر آہستہ آہستہ روشنی اس کے تاریک ذہن پر پھیلتی چلی گئی اور اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب اس کا جسم صرف کسمسا کر رہ گیا تو اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ منظر گھوم گیا جب وہ ہوٹل کے کمرے میں کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ کمرے کا دروازہ دھماکے سے کھلا اور ایک ایکریمین نوجوان نے کوئی چیز پھینکی اور پھر اس کا ذہن تاریک ہو گیا تھا۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ وہ راڈز والی کرسی میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اور نہ صرف وہ بلکہ اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور ایک ایکریمی آدمی عمران سے چوتھی کرسی پر بیٹھے ہوئے چوہان کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھا۔ اس نے جلدی سے اپنے پیروں کو حرکت دی لیکن دوسرے لمحے

یہ دیکھ کر اس کے ذہن کو جھٹکا لگا کر کرسی کے پایوں کے ساتھ اس کے پیر بھی جکڑے ہوئے تھے اور اس کے دونوں ہاتھ بھی کرسی کے بازو پر رکھ کر انہیں بھی فولادی کڑوں میں جکڑ دیا تھا۔

"یہ کس کی حرکت ہو سکتی ہے"...... عمران نے سوچا اور پھر جب وہ ایکریمی آخر میں موجود صدیقی کو انجکشن لگا کر مڑا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ وہی ایکریمی تھا جو ہوٹل کے دروازے پر اسے نظر آیا تھا۔

"خود ہی بے ہوش کرتے ہو مسٹر اور پھر خود ہی ہوش میں بھی لے آتے ہو۔ تم ویسے کہہ دیتے تو ہم تمہارے ساتھ آ جاتے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس آدمی سے کہا۔

"اس آفر کا شکریہ مسٹر علی عمران"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کاش جس طرح تم میرے نام سے واقف ہو اس طرح مجھے بھی یہ شرف حاصل ہوتا کہ میں تمہارا نام جان سکتا"...... عمران نے کہا تو وہ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میرا نام ہارڈی ہے اور میرا تعلق ریڈ زیرو ایجنسی سے ہے۔ مادام ہاپ گروپ سے"...... ہارڈی نے مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس وقت مادام ہاپ کی حفاظتی تحویل میں ہیں"...... عمران نے کہا تو ہارڈی ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"حفاظتی تحویل والی بات آپ نے خوب کہی۔ میں نے آپ کے متعلق بہت سنا ہوا ہے۔ کاش آپ سے کسی اچھے ماحول میں ملاقات ہوتی"...... ہارڈی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ اچھے ماحول میں بھی ملاقات ہو جائے گی"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب مجھے افسوس ہے کہ اب آپ سے آئندہ ملاقات کا کوئی سکوپ نہیں رہا کیونکہ آپ سب کو موت کی سزا دی جا چکی ہے۔ صرف اس پر عملدرآمد ہونا ہے اور یہ عملدرآمد کسی بھی وقت ہو سکتا ہے"...... ہارڈی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"کسی عدالت نے سزا دی ہے۔ کم از کم انصاف کے بین الاقوامی اصولوں کے تحت ہم سے صفائی تو مانگ لیتے"...... عمران نے کہا۔

"مادام ہاپ کی عدالت نے وہ آ رہی ہیں اور آپ سے صفائی بھی لے لی جائے گی لیکن بہرحال یہ سزا برقرار رہے گی"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"مادام ہاپ یہاں نواح میں موجود ہیں۔ کب آئی ہے وہ"۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تفصیل تو معلوم نہیں ہے لیکن بہرحال وہ یہاں موجود ہیں"...... ہارڈی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"یہ مادام ہاپ نے ہمیں کیسے کور کر لیا اور وہ بھی اتنی جلدی۔ کیا وہ پہلے سے یہاں نواح میں موجود تھی"...... صفدر نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔ سارے ہی ساتھی ہوش میں آچکے تھے لیکن عمران اور ہارڈی کے درمیان ہونے والی بات چیت میں انہوں نے مداخلت نہیں کی تھی۔

" ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے "...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور مادام ہاپ اور اس کے پیچھے انجلا اور اس کے پیچھے ایک ایکریمی نوجوان اندر داخل ہوا۔ ان کے پیچھے ہارڈی اور اس کے ساتھ دو اور آدمی تھے جنہوں نے کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں اور ان تینوں کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔ انہوں نے کرسیاں رکھیں تو مادام ہاپ، انجلا اور ایکریمی نوجوان ان کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ہارڈی اور اس کے ساتھیوں نے کاندھوں سے مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں لیں اور پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے۔

" تو تم لوگ حفاظتی انتظامات کے باوجود جزیرہ ماکو میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ کیسے "...... مادام ہاپ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس سے زیادہ حیرت انگیز بات تو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں مادام ہاپ کہ تم نے ہمیں کب اور کیسے چیک کر لیا اور تم تو جزیرہ کواجا میں تھیں پھر تم یہاں کیسے پہنچ گئیں اور تم نے ہمیں کیسے کور کر لیا "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مادام ہاپ بے اختیار فاتحانہ انداز میں مسکرا دی۔

" تم نے جو ایس او ایس کال کی تھی وہ جزیرہ کواجا پر کیچ کر لی گئی اور پھر اس کال کی وجہ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ تم ایک فشنگ ٹرالر پر سوار ہو کر نواجی پہنچ رہے ہو۔ چنانچہ ہم جزیرہ کواجا سے یہاں پہنچ گئے۔ ہمارا پلان تھا کہ جب تم پوری طرح مطمئن ہو جاؤ گے تو تم پر ہاتھ ڈالا جائے گا اس لئے تمہاری صرف نگرانی کی گئی لیکن پھر اچانک نگرانی کرنے والے تمہیں کھو بیٹھے۔ البتہ تمہارے ساتھی ہوٹل گرین فال پہنچ گئے تھے۔ تمہیں تلاش کیا جا رہا تھا کہ تم بھی ہوٹل میں آ گئے اور اس کے بعد تمہیں بے ہوش کر کے یہاں لایا گیا اور اس بات کا خیال رکھا کہ تمہیں اس طرح بے بس کیا جائے کہ تم کسی صورت بھی اپنے آپ کو نہ چھڑا سکو "۔ مادام ہاپ نے کہا۔

" تم نے خواہ مخواہ اتنی بھاگ دوڑ کی۔ ہمارا مشن تو ناکام ہو گیا تھا اور ہم تو اب واپس پاکیشیا جا رہے تھے تاکہ اپنی ناکامی کی رپورٹ دے سکیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اسی رپورٹ کے باعث تو تم لوگ ابھی تک زندہ ہو ورنہ میں تم لوگوں کو ہوش میں لانے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔ تم بہرحال ماکو جزیرے میں داخل ہو گئے تھے لیکن تمہاری تلاشی لینے سے تمہارے پاس سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی اور اب تم ہی بتاؤ گے کہ تم اس قدر حفاظتی انتظامات کے باوجود وہاں داخل کیسے ہو گئے تھے "...... مادام ہاپ نے کہا۔

" تمہیں یہ یقین کیسے ہے کہ ہم جزیرے میں داخل ہو گئے تھے

اگر ایسا ہوتا تو پھر تم جانتی کہ ہم اس طرح خالی ہاتھ تو واپس نہ آ سکتے تھے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے موٹر بوٹ اس جزیرے سے ہی حاصل کی تھی جس میں تم اس ٹاپو پر پہنچے تھے جہاں تم پر ہم نے میزائل فائر کئے تھے کیونکہ جس موٹر بوٹ میں تم جزیرہ کواجا سے نکلے تھے وہ جزیرہ ماکو کے قریب ہمیں سمندر میں تیرتی ہوئی مل گئی تھی اور وہ خالی تھی"۔ مادام ہاپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ عقل مند ہو لیکن کیا تم نے جزیرہ ماکو کو چیک کیا ہے"...... عمران نے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کرنل آرنلڈ تو اس بات کو تسلیم ہی نہیں کرتا کہ تم وہاں آئے تھے لیکن مجھے یقین ہے تم وہاں گئے تھے"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"مادام ہاپ ہم وہاں بہرحال گئے تھے اور وہاں سے ہی ہم نے وہ موٹر بوٹ حاصل کی تھی جس پر بیٹھ کر ہم نواحی جا رہے تھے کہ تمہارے ہیلی کاپٹروں کو دیکھ کر ہم نے اس ٹاپو پر پناہ لی"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم وہاں اپنا مشن پورا کر آئے ہو"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"مشن جس طرح ہم چاہتے تھے اس طرح پورا نہیں ہو سکا وہاں حالات ہی ایسے ہو گئے تھے کہ ہمیں وہاں سے اپنے انداز میں مشن مکمل کرنے سے پہلے ہی واپس آنا پڑا لیکن ہم وہاں ایک ایسا کام کر

آئے ہیں کہ کسی بھی وقت اس پورے جزیرے ماکو کو ایک لمحے میں تباہ کیا جا سکتا ہے اور یہ بات تم بھی جانتی ہو گی اور میں بھی کہ ہم چند دس افراد کی موت سے تو پاکیشیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ افراد کبھی اور کسی ملک کے لئے ناگزیر نہیں ہوتے البتہ اس جزیرے کے تباہ ہونے سے ایکریمیا کو ایسا نقصان ہو گا جس کی تلافی کبھی نہیں ہو سکتی"۔ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"تم مجھے شاید ایک عام ایجنٹ سمجھ کر اس انداز میں چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو جبکہ میں ریڈ زیرو ایجنسی کی ٹاپ ایجنٹ ہوں۔ میں بھلا تمہاری اس احمقانہ بات پر کیسے یقین کر سکتی ہوں اور یہ بات بھی میں جانتی ہوں کہ تم نے یہ بات کیوں کی ہے تاکہ میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو فوری طور پر ہلاک نہ کر سکوں"۔ مادام ہاپ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم آزما کر دیکھ لو۔ ہم بے بس بیٹھے ہوئے ہیں اور تمہارے ساتھیوں کے پاس مشین گنیں ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"جب تم ہلاک ہو جاؤ گے تو پھر یہ جزیرہ کیسے تباہ ہو گا جبکہ ہم نے تمہاری مکمل تلاشی لی ہے۔ تمہارے پاس کسی قسم کی کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی"...... مادام ہاپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

"ابھی تو تم نے خود کہا ہے کہ میں تمہارے آدمیوں کی نظروں

سے غائب ہو گیا تھا۔اس کی وجہ یہی تھی۔مجھے معلوم تھا کہ ایس او ایس کال جزیرہ نواحی پر کیچ ہو سکتی ہے کیونکہ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے میں اس کے آپریشن روم کو چیک کر چکا تھا اسی لئے میں نے دانستہ یہ کام کیا تھا۔میں نے اس دوران وہ کام کر لیا ہے کہ جزیرہ لامحالہ تباہ کر دیا جائے گا۔اب یہ تمہاری اپنی مرضی ہے کہ تم ہمارے ساتھ سودا کر کے ایکریمیا کو ناقابل تلافی نقصان سے بچا لو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیسا سودا"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"وہاں سے آٹو گراف میٹر ہمیں سپلائی کر دو اور ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے اور اس سے تمہیں یا ایکریمیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہمارے میزائلوں نے بہرحال ایکریمیا پر تو حملہ نہیں کرنا۔ہم تو یہ میزائل کافرستان سے تحفظ کے لئے بنا رہے ہیں جبکہ یہ جزیرہ تباہ ہو گیا تو اس میں موجود وہ مشینری بھی تباہ ہو جائے گی جس کے ذریعے ایکریمیا نے باچان کو چیک کر رکھا ہے اور اس کی وجہ سے شوگران پریشان ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔بہرحال تمہیں ہر صورت میں لاشوں میں تبدیل ہونا ہے۔اگر تم بتا دیتے کہ تم کیسے حفاظتی انتظامات کے باوجود اندر داخل ہوئے تو بہتر تھا۔نہیں بتانا چاہتے تو نہ بتاؤ"...... مادام ہاپ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کے اٹھتے ہی انجلا اور وہ ایکریمی نوجوان بھی کھڑا ہو گیا

تھا۔

"مشین گن مجھے دو"...... مادام ہاپ نے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو اس نے آگے بڑھ کر مشین گن مادام ہاپ کے ہاتھ میں دے دی۔

"مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ علی عمران"...... مادام ہاپ نے مشین گن کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سخت اور سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اگر تم نے واقعی ایکریمیا کے ساتھ غداری کرنی ہے تو ٹھیک ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"غداری کیسی غداری"...... مادام ہاپ نے چونک کر کہا۔

"تم مجھے ہلاک کر کے دیکھ لو۔پھر دیکھنا ایک گھنٹے کے اندر اندر جزیرہ ماکو کا کیا حشر ہوتا ہے۔میرے یا میرے ساتھیوں کی ہلاکت سے پاکیشیا کو اتنا نقصان نہیں پہنچے گا جتنا جزیرہ ماکو کے تباہ ہونے سے ایکریمیا کو پہنچے گا اور یہ بھی سن لو مادام ہاپ تمہاری اس حماقت کا علم بہرحال ریڈ زیرو ایجنسی کے چیف اور ایکریمیا کے اعلیٰ حکام کو ہو جائے گا اس کے بعد کیا ہو گا یہ تم بہتر سمجھ سکتی ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔تم ٹریگر دباؤ"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"تم نے وہاں کیا کیا ہے"...... مادام ہاپ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بات تو تمہیں اس وقت بتائی جا سکتی ہے جب تم ہم سے سودا کر لو گی ورنہ نہیں۔ کرنل آرنلڈ کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا بتا سکتا ہوں کہ تم کرنل آرنلڈ سے بے شک پوچھ لو کہ جزیرہ ماکو کے سپیشل آپریشن روم میں ڈبل سکس الیون سکس آپریشن مشین کی تھرٹی ایٹ رینج کو چیک کر لے پھر تمہیں جو رپورٹ وہ دے گا اس سے تمہیں خود ہی میری بات کا یقین آ جائے گا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اسے جانتے ہو یہ کون ہے"...... مادام ہاپ نے اس ایکریمی نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہی کرنل آرنلڈ ہے"...... مادام ہاپ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر یہ کرنل آرنلڈ ہے تو پھر تم مادام ہاپ نہیں ہو"...... عمران نے کہا تو مادام ہاپ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے واقعی کرنل آرنلڈ کو دیکھا ہے اس کا حلیہ بتاؤ"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"مجھ سے حلیہ پوچھنے کا فائدہ۔ تمہاری اس سے ملاقات ہوئی ہو تو میں تمہیں حلیہ بتاؤں تم میرے بتائے ہوئے حلیے کی تصدیق کیسے کرو گی"...... عمران نے کہا۔

"یہ جزیرہ ماکو کا چیف سکیورٹی آفیسر براؤن ہے۔ یہ اس وقت

شٹل کے ذریعے جزیرہ کواجا پر موجود تھا جب تم جزیرہ ماکو پر موجود تھے"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"اوکے پھر میں حلیہ بتا دیتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرنل آرنلڈ کا حلیہ بتانا شروع کر دیا۔

"یہ درست کہہ رہا ہے مادام اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ واقعی جزیرہ ماکو پر گئے ہیں"۔ براؤن نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ جس مشین کے بارے میں کہہ رہا ہے کیا تم نے وہ مشین دیکھی ہوئی ہے"...... مادام ہاپ نے براؤن سے کہا۔

"یس مادام وہ مشین واقعی سپر کنٹرولنگ مشین ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ سکی کہ تھرٹی ایٹ رینج تو اس مشین کی انتہائی رینج ہے۔ اس پر چیکنگ سے کیا ہو گا"...... براؤن نے کہا۔

"ہونہہ۔ میرا خیال ہے کہ کرنل آرنلڈ سے بات کر لی ہی جائے"۔ مادام ہاپ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ کبھی بھی یہ بات تسلیم نہیں کرے گا"...... براؤن نے کہا۔

"چلو وہ تسلیم نہ کرے لیکن اس مشین کو چیک کر کے ہمیں تو بتا سکتا ہے کہ اس نے کیا دیکھا ہے تاکہ عمران کی بات کو چیک کر لیا جائے۔ ویسے یہ انتہائی شیطان ذہن کا آدمی ہے اور اب جبکہ یہ بات طے ہو گئی ہے کہ یہ لوگ اس جزیرے پر جا کر واپس آئے ہیں تو پھر یہ وہاں سب کچھ کر سکتے ہیں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو ہاپ یہ لازماً وہاں سے خالی واپس نہیں آسکتا اور پھر اس کرنل آرنلڈ نے جس طرح حفاظتی انتظامات آف کر کے انہیں باہر نکالا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سچ کہہ رہا ہے۔ کرنل آرنلڈ نے واقعی ان سے تعاون کیا ہے"...... انجلا نے کہا۔

"تو پھر آؤ یہ سب کچھ چیک کر لیں"...... مادام ہاپ نے مڑتے ہوئے کہا۔

"ان کو بھی چیک کر لو کہیں یہ اس غیر حاضری میں کچھ کر نہ دیں"۔ انجلا نے کہا۔

"ہارڈی اور اس کے ساتھی یہاں موجود رہیں گے"...... مادام ہاپ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ اس کے پیچھے انجلا اور براؤن بھی کمرے سے باہر نکل گئے۔ مشین گن مادام ہاپ نے واپس اسی آدمی کو دے دی تھی۔

"مسٹر ہارڈی تمہارا ریڈ زیرو ۶ ایجنسی میں کیا عہدہ ہے"۔ عمران نے ہارڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں مادام ہاپ کے گروپ کا رکن ہوں اور بس"...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہاری موت پر بہرحال افسوس رہے گا"...... عمران نے کہا تو ہارڈی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم کوئی نیا کھیل کھیلنا چاہتے ہو"...... ہارڈی

نے کہا۔

"کھیل تو ختم ہو چکا ہے مسٹر ہارڈی"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے

"کیسا کھیل"...... ہارڈی نے چونک کر کہا۔

"اگر مادام ہاپ کے بعد تم اس گروپ کے انچارج بننا چاہتے ہو تو میرے قریب آؤ اور کان میں میری بات سن لو۔ فکر مت کرو میرے تو ہاتھ اور پیر دونوں راڈز میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تم سے کیوں ڈروں گا"...... ہارڈی نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ عمران کے بالکل سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"اور آگے آجاؤ۔ ڈرو نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہارڈی اور آگے ہو گیا اب وہ عمران کے بالکل قریب تھا کہ یکلخت کٹاٹ کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کا جسم حرکت میں آیا اور پلک جھپکنے میں ہارڈی ہوا میں بلند ہو کر دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے دونوں مسلح آدمیوں کے ساتھ ایک دھماکے سے ٹکرایا اور تینوں ہی چیختے ہوئے نیچے گرے ہی تھے کہ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ایک کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر گرنے والی مشین گن جھپٹی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ تینوں سنبھلتے ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ ہارڈی اور اس کے ساتھیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے نیچے گرے اور

ساکت ہو گئے۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کا آخری سرا آگے جا کر مڑ گیا تھا۔ عمران جیسے ہی اس موڑ پر پہنچا اوپر جاتی ہوئی سیڑھیاں اسے نظر آئیں۔ سیڑھیوں پر ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچا۔ اس نے سر باہر نکال کر دیکھا تو یہ ایک اور راہداری تھی جس کے ایک دروازے سے مادام ہاپ کی تیز آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ یہ ایک کمرہ تھا۔ مادام ہاپ ٹرانسمیٹر پر کسی سے بات کر رہی تھی۔

"میں نے خود جزیرہ کواجا کی چیکنگ مشین پر حفاظتی نظام کو آف ہوتے ہوئے دیکھا ہے کرنل آرنلڈ اور اس عمران نے تمہارا حلیہ درست بتایا ہے اور براؤن جو میرے ساتھ کھڑا ہے اس نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ اوور"۔ مادام ہاپ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا نہیں ہے تو ایسا نہیں ہے"۔ کرنل آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"اب مجھے چیف سے بات کرنی پڑے گی"۔ مادام ہاپ نے کہا۔

"چیف سے پہلے مجھ سے بات کر لو"...... عمران نے دروازے کے سامنے آتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے براؤن اور انجلا چیختے ہوئے اچھلے اور گولیوں کی بوچھاڑ کھا کر نیچے فرش پر گر کر تڑپنے لگے اور چند لمحوں بعد ہی ساکت ہو گئے۔ مادام ہاپ کو جیسے سکتہ سا ہو گیا تھا البتہ اس کی آنکھیں خوف

سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہو گیا۔ یہ۔ یہ"...... مادام ہاپ کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اس کے ساتھ ہی وہ لہرائی اور دھڑام سے فرش پر جا گری۔ خوف اور حیرت سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کا بازو پکڑا اور اس کی نبض دیکھ کر اندازہ لگایا کہ اس کی بے ہوشی کا وقفہ کتنا ہو گا اور پھر وہ تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس نے پوری عمارت کا چکر لگایا لیکن اس عمارت میں اور کوئی جب اسے نظر نہ آیا تو عمران واپس اس کمرے میں آیا جہاں مادام ہاپ ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر میز پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اس نے دوسرے ہاتھ میں پکڑا اور تیزی سے واپس سیڑھیاں اتر کر وہ اس کمرے میں پہنچا جہاں ہارڈی اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ ہی اس کے سارے ساتھی ابھی تک کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران نے کاندھے پر لدی ہوئی مادام ہاپ کو نیچے فرش پر ڈالا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر اس نے کرسی پر رکھا اور ساتھ ہی کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن بھی اتار کر ایک طرف رکھ دی اور پھر وہ تیزی سے صفدر کی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے صفدر کی کرسی کے دونوں پایوں کے درمیان پیر رکھا تو کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی صفدر کے دونوں بازو اور دونوں پیر آہنی کڑوں سے آزاد ہو گئے۔

"یہ کیسا سسٹم ہے عمران صاحب"۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ کرسی کے عقبی پائے میں لگنے والے بٹن سے چلنے کا سسٹم تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے باقی ساتھیوں کو بھی آزاد کرانا شروع کر دیا۔ صفدر بھی اس کے ساتھ مل گیا اور چند لمحوں بعد وہ سب کرسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔

"اس اکیلی کو لے آئے ہو۔ اس کے ساتھ وہ عورت اور براؤن کہاں ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اسے بھی میں اس لئے ساتھ لے آیا ہوں تاکہ یہاں نواحی میں اس کے گروپ کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے انہیں کور کیا جاسکے ورنہ جس طرح پہلے انہوں نے اس انداز میں نگرانی اور کارروائی کی کہ ہمیں آخری لمحے تک اس کا احساس تک نہ ہو سکا تھا اور ایسی ہی کارروائی دوبارہ بھی کر سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر مڑ کر اس نے مادام ہاپ کو اٹھا کر اپنے والی کرسی پر بٹھایا اور پھر صفدر کے ساتھ مل کر اس نے اس کے دونوں بازو اور پیر کڑوں میں جکڑ دیئے۔

"عمران صاحب کیا اس ہارڈی کو اس سسٹم کا علم نہیں تھا جو اس نے اتنی آسانی سے آپ کے قریب آکر سسٹم کو آن کر دیا"۔ صفدر نے کہا۔

"یہی دیکھنے کے لئے تو میں نے اسے اپنے قریب بلایا تھا اور جب

وہ آگیا تو میں سمجھ گیا کہ اسے واقعی علم نہیں ہے۔ بہرحال اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ سسٹم میں نے تو پہلے کبھی نہیں دیکھا"...... چوہان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سسٹم سب سے پہلے کارمن میں آزمایا گیا تھا لیکن بعد میں یہ متروک ہو گیا البتہ اب بھی کارمن علاقے میں یہی سسٹم کامیاب ہے کیونکہ اس سسٹم کو کرسی پر بندھا ہوا آدمی کسی بھی صورت آف نہیں کر سکتا۔ وہ واقعی بے بس ہو کر رہ جاتا ہے اور اب بھی کارمن میں زیادہ تر یہی سسٹم رائج ہے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جولیا اس مادام کو ہوش میں لے آؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے پوری قوت سے مادام ہاپ کے منہ پر تھپڑ جڑ دیا تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"ارے یہ کیا کر رہی ہو"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"اس نے تم پر مشین گن تان لی تھی اور اس کے چہرے پر موجود سرد مہری اور سفاکی مجھے نظر آئی تھی اس لئے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ تمہیں لازماً گولی مار دے گی یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہو گیا کہ اس نے تمہیں بچا لیا ورنہ اس نے کمی نہ کرنی تھی"...... جولیا نے دوسرا تھپڑ رسید کرتے ہوئے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو تین مسلسل تھپڑ اور مار دیئے تو مادام ہاپ چیختی

ہوئی ہوش میں آ گئی۔ اس کے چہرے پر جولیا کے تھپڑوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔

"ویسے عمران صاحب مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ مادام ہاپ کی پوزیشن یہی نظر آ رہی تھی کہ یہ آپ پر فائر کھول دے گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس لمحے آپ کا اطمینان واقعی قابل رشک تھا"۔ صفدر نے کہا۔

"میرے دل میں یہ بات راسخ ہو چکی ہے کہ موت کا ایک وقت مقرر ہے اس لئے میرے دل سے موت کا خوف حقیقتاً اٹھ چکا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ تم کیسے آزاد ہو گئے تھے۔ اس سسٹم کے تحت تو تم کسی صورت بھی آزاد نہ ہو سکتے تھے"...... مادام ہاپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تمہارا آدمی ہارڈی میری بات سننے کے لئے میرے قریب آ گیا تھا۔ نتیجہ یہ کہ اس کا پیر دونوں پایوں کے درمیان پڑ گیا اور میں آزاد ہو گیا۔ کیا تم نے اپنے آدمی ہارڈی کو نہیں بتایا تھا کہ ہمیں کس طرح جکڑا گیا ہے"...... عمران نے جو اب اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا، نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہارڈی اور اس کے ساتھی میرے ساتھ آئے تھے تمہیں دوسرے آدمیوں نے یہاں جکڑا تھا۔ یہ جگہ مقامی پولیس کی ملکیت تھی جس سے میں نے ہائر کر لی تھی اور اس کی وجہ یہ سسٹم تھا۔ مجھے

ذاتی طور پر یہ معلوم تھا۔ کاش مجھے خیال آ جاتا تو میں ہارڈی کو اس بارے میں بریف کر دیتی"...... مادام ہاپ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں اب بھی تم سے سودا کرنے پر تیار ہوں۔ بولو کیا کہتی ہو"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا تو مادام ہاپ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیسا سودا"...... مادام ہاپ نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ اگر تم آٹو گراف میٹر مجھے جزیرہ ماکو سے منگوا دو تو میں جزیرہ ماکو کو تباہ نہیں کروں گا"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم نے واقعی وہاں سے وہ پرزہ حاصل نہیں کیا تھا۔ کیا تم واقعی خالی ہاتھ واپس آ گئے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... مادام ہاپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر میں پرزہ لے آتا تو لامحالہ وہ مجھ سے تم برآمد کر چکی ہوتیں۔ ہم وہاں داخل ہو جانے میں ضرور کامیاب ہو گئے تھے لیکن ہم اس سٹور تک نہ پہنچ سکے تھے جہاں یہ پرزہ موجود تھا۔ اس کے گرد ایسا حفاظتی انتظام تھا کہ جسے کسی صورت بھی کرنل آرنلڈ کی مرضی کے بغیر آف نہیں کیا جا سکتا تھا اور کرنل آرنلڈ نے ہمیں گرفتار کر لیا تھا لیکن ہم کرنل آرنلڈ کو چکر دے کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو سکے۔ ہم نے اسے مشینری کے استعمال کا چکر دیا تھا اور وہ اس چکر میں آ گیا تھا۔ چنانچہ ہم نے اس مشینری کو اس انداز میں آپریٹ کر

دیا کہ اب ہم جب چاہیں صرف ایک ٹرانسمیٹر کال کر کے اس پورے
جزیرے کو صفحہ ہستی سے مٹا سکتے ہیں لیکن ہمیں اس جزیرے کی
تباہی سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں وہ پرزہ مل
جائے اور بس"...... عمران نے کہا۔

"میں نے اس سے بات کی تھی لیکن وہ سرے سے اس بات کو
ہی تسلیم نہیں کرتا کہ تم لوگ جزیرے میں داخل ہوئے تھے اس
لئے وہ میری بات کیسے مان سکتا ہے"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"پھر اس کی ایک اور صورت بھی ہے کہ ہم واپس چلے جاتے
ہیں۔ تم چیف کو رپورٹ دے دو کہ ہم ناکام واپس چلے گئے ہیں اور
جزیرے میں داخل ہی نہیں ہو سکے۔ تم نے ہمیں واپسی پر جزیرہ نواجی
میں گھیرنے کی کوشش کی لیکن ہم تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کر
کے نکل گئے اور ہم جا کر اپنے چیف کو بھی یہی رپورٹ دیں گے کہ
جزیرہ ماکو میں داخلہ ناممکن ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کام تو میں کر سکتی ہوں اور اس میں ظاہر ہے میری ساکھ بنے
گی لیکن تم نے اگر وہاں پاکیشیا پہنچ کر جزیرہ تباہ کر دیا تب"۔ مادام
ہاپ نے کہا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ جزیرے کی تباہی سے ہمیں کوئی
فائدہ نہیں ہو گا کیونکہ ایکریمیا یہ پرزے بنانے کی دوسری فیکٹری
فوری طور پر بنا سکتا ہے ہمیں تو صرف اس پرزے سے دلچسپی تھی اور
بس۔ ویسے بھی جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بہتر گھنٹے گزرنے کے بعد

خود بخود ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ہم بہرحال یہ جزیرہ بھی تباہ نہیں
کر سکیں گے۔ پہلے میرا خیال تھا کہ ہم تمہیں استعمال کر کے وہاں
سے پرزہ منگوا لیں گے لیکن میں نے تمہاری ٹرانسمیٹر پر کرنل آرنلڈ
سے ہونے والی بات چیت سن لی ہے واقعی کرنل آرنلڈ اپنی جان
بچانے کے لئے ہمارے داخلے سے ہی انکاری ہے اس لئے تم یہ پرزہ
کسی صورت بھی حاصل کر کے نہیں دے سکتیں اس لئے مشن تو
بہرحال ہمارا ناکام ہو ہی گیا ہے پھر ہم کیوں مزید کارروائی کریں۔
چلو اس بہانے تم پر بھی احسان ہو جائے گا جو شاید زندگی میں پھر
کبھی کام آ جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم مجھے رہا کر دو میں تمہاری واپسی میں کوئی رکاوٹ
نہیں ڈالوں گا"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"تمہارا گروپ یہاں موجود ہے اس لئے تم ہمارے سامنے اپنے
گروپ کو ہدایات دو کہ ہماری واپسی میں رکاوٹ نہ ڈالی جائے کیونکہ
ہم مشن میں ناکام ہو گئے ہیں اس لئے اب ہماری ناکام واپسی پر
تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرو میں ٹوتھی سے
بات کرتی ہوں"...... مادام ہاپ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے ایک فریکونسی بتا دی تو عمران نے ساتھ والی کرسی پر رکھا ہوا
ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر مادام ہاپ کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ
کرنا شروع کر دی۔

"تمہارے ساتھ یہاں تمہارے گروپ کے کتنے افراد آئے تھے اور اس انجلا کے گروپ کے کتنے افراد یہاں موجود ہیں"...... عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کرنے سے پہلے مادام باپ سے پوچھا۔

"میرے ساتھ پچیس آدمی ہیں جن میں سے تین ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب بائیس موجود ہیں۔ انجلا اکیلی ویسے ہی میری مدد کے لئے یہاں آ گئی تھی۔ اس کا گروپ نہیں آیا کیونکہ مشن میرے گروپ کے پاس تھا وہ میری بہترین دوست تھی"...... مادام باپ نے کہا۔

"تمہارے یہ بائیس آدمی کہاں کہاں موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں تم یہ بات کیوں پوچھ رہے ہو"...... مادام باپ نے چونک کر پوچھا۔

"میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی سیکورٹی چاہتا ہوں۔ ہمیں بہرحال یہاں سے جانے میں کچھ دن لگ جائیں گے۔ ہم نے کاغذات بھی تیار کرانے ہیں اس لئے تمہیں اور تمہارے گروپ کے سب افراد کو اس وقت تک کسی ایک جگہ اکٹھا رہنا ہو گا جہاں میرے آدمی نگرانی کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوا تو چیف کو بہرحال علم ہو جائے گا کیونکہ گروپ میں اس کے مخبر بھی موجود ہوتے ہیں۔ جہاں تک یہاں سے جانے کے لئے کاغذات کی تیاری کی ضرورت ہے اس کی فکر مت کرو میں ٹوتھی سے کہہ کر یہاں کے چیف پولیس

آفیسر سے سپیشل اجازت نامہ منگوا دوں گی اور تم طیارہ چارٹرڈ کرا کر فوری جا سکو گے"...... مادام باپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اس ٹوتھی کو کہہ دو کہ وہ یہ اجازت نامہ حاصل کر کے باچان کے لئے جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرا کر خود یہاں آ جائے اس کے بعد ہم تم دونوں کو ساتھ لے کر ایئرپورٹ جائیں گے اور پھر ہم وہاں سے واپس چلے جائیں گے لیکن بہرحال باقی گروپ کو ہدایات دے کر ہی یہ کام ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹوتھی میرا خاص آدمی ہے اس پر مجھے مکمل اعتماد ہے۔ تم میری اس سے بات کراؤ"...... مادام باپ نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور ساتھ کھڑے ہوئے صفدر کو دے دیا۔ صفدر نے اسے لے جا کر مادام باپ کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو ہیلو مادام باپ کالنگ۔ اوور"...... مادام باپ نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس ٹوتھی اٹنڈنگ یو مادام۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ٹوتھی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں مجھے پوری تسلی ہو گئی ہے کہ وہ اپنے مشن میں ناکام ہو گئے ہیں لیکن انہوں نے جزیرہ تباہ کرنے کا کوئی پراسرار چکر چلا رکھا ہے اس لئے میرا عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ معاہدہ ہو گیا ہے کہ میں انہیں جزیرہ نواچی سے زندہ واپس جانے کی اجازت دے دیتی ہوں وہ اس جزیرہ کو

تباہ نہ کریں اور چونکہ وہ یہ کام اس جزیرے کی حدود کے اندر رہ کر ہی کر سکتے ہیں اس لئے میں چاہتی ہوں کہ وہ فوری طور پر یہاں سے نکل جائیں اس طرح جزیرہ بھی تباہ ہونے سے بچ جائے گا اور وہ بھی ناکام لوٹ جائیں گے۔اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"یس مادام آپ نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز فیصلہ کیا ہے مادام۔اوور"...... ٹھوتھی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میں ہمیشہ ہی ایسے فیصلے کرتے ہوں اور سنو تم فوری طور پر تمام گروپ کو میرا حکم پہنچادو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف تمام کارروائیاں فوری طور پر بند کر دیں اور تم نے پولیس چیف سے دو عورتوں اور آٹھ مردوں کا سپیشل ایگزٹ پرمٹ حاصل کرنا ہے اور اس کے بعد ایک جیٹ طیارہ باچان کے لئے چارٹرڈ کراؤ۔ طیارے کو ایئرپورٹ پر تیار رہنا چاہئے ۔اس کے بعد تم یہ پرمٹ لے کر سپیشل پولیس ہیڈ کوارٹر آجاؤ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سمیت وہاں موجود ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ یہ لوگ اب جلد از جلد نواجی سے نکل جائیں تاکہ جزیرہ ماکو محفوظ رہ سکے۔ بولو ان کاموں میں کتنی دیر لگاؤ گے۔اوور"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"مادام صرف ایک گھنٹے کے اندر سب کام ہو جائے گا۔ اوور"۔ ٹھوتھی نے کہا۔

"اوکے۔ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کرو اور یہاں پہنچ جاؤ۔ اوور اینڈ آل"...... مادام ہاپ نے کہا تو صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو تم مطمئن گئے ہو یا نہیں"...... مادام ہاپ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو یہ سوچ کر پریشانی ہو رہی ہے جب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دوں گا تو اس کا کیا ردعمل ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہیں سزا تو ظاہر ہے نہیں دے سکتا کیونکہ تم جیسا آدمی اسے نہیں مل سکتا"...... مادام ہاپ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"دے تو سکتا ہے لیکن اس سزا سے مجھے میرے ساتھی بچا سکتے ہیں کیونکہ انکی شہادت وہ قبول کر لے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے یہ تمہارا اپنا مسئلہ ہے۔ اب مجھے تو رہا کر دو۔ میرے تو ہاتھ پیر سن ہو رہے ہیں"...... مادام ہاپ نے کہا۔

"ابھی نہیں جب ٹھوتھی آئے گا تب"...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"صفدر مادام کو واقعی جکڑے جانے سے تکلیف ہو رہی ہو گی اور ٹھوتھی کو ابھی آنے میں دیر لگے گی تب تک مادام کو آرام کرنے کا موقعہ دے دو"...... عمران نے صفدر سے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔ دوسرے لمحے مادام ہاپ کی چیخ کمرے میں سنائی دی لیکن عمران نے مڑ کر بھی نہ دیکھا اور خاموشی سے باہر راہداری میں آگیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے آگئے۔

" عمران صاحب آپ نے واقعی بے حد ذہانت سے کام لیا ہے لیکن وہ پرزہ کہاں ہے "...... اوپر کمرے میں پہنچتے ہی کیپٹن شکیل نے کہا۔

" وہ تو میں نے سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوا دیا ہے۔ میری چھٹی حس نے یہاں پہنچتے ہی خطرے کا الارم بلکہ سائرن بجانا شروع کر دیا تھا کہ خطرہ بہرحال آس پاس کہیں نہ کہیں موجود ہے ورنہ یہ لوگ ہمیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دیتے۔ یہ مطمئن بھی اسی بات سے ہو گئے تھے کہ ہم سے کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی تھی لیکن یہاں سے فوری نکلنا ہمارے لئے مسئلہ بن گیا تھا اور دوسری بات یہ کہ میں ایکریمیا کے اعلیٰ حکام تک بہرحال یہ رپورٹ پہنچانا چاہتا ہوں کہ ہم ناکام واپس گئے ہیں ورنہ ایکریمی ایجنٹ کبھی بھی ہمارے میزائل پروگرام کو تکمیل تک نہ پہنچنے دیتے "۔ عمران نے کہا۔

" اوہ اس لئے تم نے اس مادام ہاپ کو زندہ رکھا تھا "...... جولیا نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن عمران صاحب جیٹ طیارہ بہرحال باچان پہنچنے تک کچھ وقت تو لے گا اور یہ اس دوران بھی تو شرارت کر سکتے ہیں "۔ صفدر نے کہا۔

" شرارت تو تب کریں گے جب اس قابل ہوں گے۔ ٹموتھی بھی یہاں مادام ہاپ کے ساتھ کرسی پر بیٹھا ہو گا اور ہم باچان پہنچ کر اس فریکونسی پر کال کر کے ان کی یہاں موجودگی کی اطلاع دے دیں

گے "...... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ایسے ہی ہوا۔ ٹموتھی نے مادام ہاپ کے حکم کی تعمیل کر دی اور عمران نے ٹموتھی کو بے ہوش کر کے مادام کے ساتھ ہی کرسی پر جکڑا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سے نکل کر سیدھا ایئرپورٹ پہنچا۔ جیٹ طیارہ وہاں پرواز کے لئے تیار تھا۔ سپیشل ایگزٹ پرمٹ ان کے پاس تھا۔ چنانچہ انہیں جزیرہ نواجی سے نکلنے میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی اور وہ دو گھنٹوں کی تیز رفتار پرواز کے بعد باچان کے ایک بڑے جزیرے کے ایئرپورٹ پر اتر گئے۔ ایئرپورٹ سے نکل کر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ہوٹل میں کمرے بک کرائے۔ عمران نے راستے میں ایک مارکیٹ سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر خرید لیا تھا۔

" یہ ٹرانسمیٹر تم نے کیوں خریدا ہے " جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" چیف کو ناکامی کی اطلاع دینے کے لئے " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر وہی فریکونسی ایڈجسٹ کی جس پر مادام ہاپ نے ٹموتھی کو کال کیا تھا۔

" ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور " عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس سمتھ بول رہا ہوں۔ اوور " چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا تمہارا تعلق مادام ہاپ گروپ سے ہے۔ اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں کیوں۔ اوور"...... سمتھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر پولیس کے سپیشل ہیڈ کوارٹر پر جاؤ وہاں تمہاری مادام ہاپ اور گروپ انچارج کنوتھی کرسیوں پر جکڑے ہوئے بے ہوشی کے عالم میں موجود ہیں اور سنو ان کرسیوں کے سامنے کے دونوں پایوں کے درمیان جب پیر رکھو گے تو وہ کڑے کھل جائیں گے جن میں ان کے ہاتھ اور پیر جکڑے ہوئے ہیں اور ان دنوں کے منہ میں پانی ڈالو گے اور ان کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارو گے تو یہ ہوش میں آجائیں گے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور ایک بار پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ کرنل آرنلڈ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل آرنلڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل آرنلڈ تم نے اچھا کیا کہ مادام ہاپ کی کال پر اس بات سے انکار کر دیا کہ ہم جزیرے میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ ہم نے بھی مادام ہاپ سے یہی کہا تھا کہ ہم جزیرے میں داخل نہیں ہو سکے لیکن اسے یقین نہیں آرہا تھا کیونکہ بہرحال جزیرہ کواجا میں ایک خفیہ

مشین موجود ہے جس میں جزیرے پر سے حفاظتی انتظامات آف کئے جانے کی باقاعدہ تصویری رپورٹ ٹیپ شدہ موجود ہے اور مادام ہاپ نے اس ٹیپ کو حاصل کر رکھا تھا اور اس نے اس ٹیپ کو ریڈ زیرو ایجنسی کے چیف کو بھیج دیا ہو گا اور ظاہر ہے اس ٹیپ کے بعد تمہارے پاس انکار کا کوئی جواز باقی نہیں رہے گا کیونکہ تمہارے اپنے آپریشنل کنٹرول روم میں ایک مشین ایسی موجود ہے جس میں بھی یہ ٹیپ موجود ہو گی اگر تم اس مشین سے یہ ٹیپ نکال لو تو پھر کسی صورت بھی یہ ثابت نہیں ہو سکے گا۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ تم نے چونکہ ہمارے ساتھ تعاون کیا تھا اس لئے میں تمہیں کورٹ مارشل سے بچانا چاہتا ہوں۔ اوور"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی تو کوئی مشین نہیں ہے۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہے۔ آپریشنل کنٹرول روم میں، یہ جو ماسٹر کمپیوٹر کا ہی حصہ ہوتی ہے۔ تم اگر تھراسٹ کا بٹن آن کرو گے تو اس پر موجود ڈائل پر سوئی حرکت کرنا شروع کر دے گی۔ جیسے ہی یہ سوئی درمیانی ہندسے پر پہنچے گی ماسٹر کمپیوٹر اس خفیہ مشین کی نشاندہی کر دے گا۔ تم اس مشین کو آپریٹ کر کے اس میں سے وہ مائیکرو ٹیپ نکال لینا اور پھر تھراسٹ کا بٹن آف کر دینا۔ اس طرح ہر قسم کا ثبوت ختم ہو جائے گا۔ باقی رہی جزیرہ کواجا کی ٹیپ تو اس کی ویسے کوئی اہمیت نہیں

ہے جب تک تمہارے اپنے جزیرے سے اس کی ٹیپ نہ مل جائے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"لیکن جہاں تک مجھے معلوم ہے تھراسٹ کا مطلب ماسٹر کمپیوٹر کو ملنے والی توانائی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ اس بٹن کو دبانے سے اس ذخیرے کی نشاندہی ہوتی ہے کہ یہ کتنا ہے۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ نے کہا۔

"ہاں بظاہر ایسا ہی ہوتا ہے لیکن جب سوئی درمیانی ہندسے پر پہنچے گی تو ماسٹر کمپیوٹر اس خفیہ مشین کی نشاندہی کر دے گا۔ تم بے شک چیک کر لو۔ چیک کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کر لیتا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے میں دس منٹ بعد دوبارہ کال کروں گا۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ آپ نے اسے کس چکر میں ڈال دیا ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"تو تمہارا مطلب تھا کہ میں واقعی چیف کو ناکامی کی رپورٹ دوں۔ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا چیف ناکامی کی رپورٹ سننے کے بعد میرا کیا حشر کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے وہ میٹر تو اسے بھجوا دیا ہے پھر کیسی ناکامی"۔

صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"شوگران کو چیک کرنے والی مشینری بھی تو تباہ ہونی چاہئے آخر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ساکھ کا معاملہ ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر سمیت سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا اس سے جزیرہ تباہ ہو جائے گا"...... سب نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"نہیں جزیرہ تباہ نہیں ہو گا صرف وہ مشینری تباہ ہو جائے گی۔ میں نے چیک کر لیا تھا۔ اس مشینری کو توانائی بھی اسی یونٹ سے مل رہی ہے جس سے ماسٹر کمپیوٹر کو ملتی ہے اور کرنل آرنلڈ واقعی ان معاملات کا ماہر ہے۔ وہ درست کہہ رہا تھا کہ تھراسٹ سے توانائی کی ذخیرہ چیک کیا جاتا ہے لیکن اب جیسے ہی وہ توانائی کا بٹن پریس کرے گا اور سوئی درمیانی ہندسے پر پہنچے گی دونوں توانائیاں مل جائیں گی اور جیسے ہی دونوں توانائیاں ملیں گی اس نازک مشینری کو ملنے والی توانائی یکلخت ڈبل ہو جائے گی اور ماسٹر کمپیوٹر اسے فوری کنٹرول نہ کر سکے گا جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس نازک ترین مشینری کے اندر انتہائی حساس مشینری ڈبل توانائی کی وجہ سے تباہ ہو جائے گی اور مشینری کام کرنا چھوڑ دے گی اور اس کو بدلنے اور دوبارہ کام کرنے میں ایکریمیا کو کافی طویل عرصہ لگ جائے گا۔ اس دوران میری تحریری رپورٹ بذریعہ چیف شوگران پہنچ جائے گی جس میں اس مشینری کی سائنسی ماہیت کی تفصیل موجود ہو گی۔ نتیجہ یہ کہ

جب تک یہ مشینری دوبارہ قائم ہو گی شوگران کے سائنسدان اس کا توڑ اپنی سرحدوں پر نصب کر چکے ہوں گے اور اس طرح ایکریمیا کا یہ منصوبہ ہمیشہ کے لئے فیل ہو جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات سے ایکریمیا پر یہ تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ کارروائی ہم نے کرائی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کرنل آرنلڈ اسے تسلیم کرے گا تو ایسا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب وہ ٹیپ جس کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ واقعی اس بات کا ثبوت ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"وہ میں کرنل آرنلڈ کو سمجھا دوں گا کہ اس کے بارے میں اس کا کیا جواز ہونا چاہئے۔ دراصل میں چاہتا ہوں کہ ایکریمیا یہی سمجھتا رہے کہ ہمارا مشن واقعی ناکام ہو گیا ہے تاکہ وہ پاکیشیائی میزائلوں کے پیچھے نہ آئیں اور یہی ہماری اصل کامیابی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل آرنلڈ اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے کرنل آرنلڈ۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں نے تمہارے کہنے پر چیکنگ کی ہے لیکن ایسی کوئی بات سامنے نہیں آئی۔ مجھے تو پہلے ہی معلوم تھا کہ ایسا نہیں ہے لیکن میں نے سوچا کہ چلو چیک کر لیتے ہیں۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اوہ پھر واقعی مجھے غلط فہمی ہوئی ہو گی بہرحال میں تمہیں بتا دوں کہ اگر ایکریمین حکام جزیرہ کواجا کی مشین کی ٹیپ کے بارے میں تم سے معلوم کریں تو تم انہیں کہہ دینا کہ حفاظتی انتظامات کی کنٹرولنگ مشین کی ری فیس گڑبڑ کر گئی تھی۔ اسے ٹھیک کرایا گیا تھا ایسا تو ہو جاتا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں نے پہلے بھی یہی سوچا تھا۔ اب تم نے اسے کنفرم کر دیا۔ تھینک یو۔ اوور"...... کرنل آرنلڈ نے جواب دیا۔ اس بار اس کے لہجے میں گہرا اطمینان تھا۔

"اوکے گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اسے معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کی اس چیکنگ کا کیا نتیجہ نکلا ہے"...... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

"ابھی کہاں۔ یہ نتیجہ کم از کم دس گھنٹوں کے بعد سامنے آئے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"تمہارا ذہن واقعی شیطانی ہے۔ایسے الٹے سیدھے چکر تم ہی چلا سکتے ہو"...... جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب اس کے اس ریمارک پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"چکر تو چکر ہی ہوتا ہے چاہے اسے الٹا چلاؤ چاہے سیدھا چلاؤ۔ بہرحال وہ چکر ہی رہے گا"...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں جواب دیا تو اس بار جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

"یہ چکر کو سیدھا چلانا تو جانتا ہی نہیں۔ہمیشہ الٹا ہی چلاتا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"جس روز میں نے چکر سیدھا چلا دیا تمہارا چکر الٹا چل پڑے گا یہ سوچ لو"۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ اب چیف کو کیا رپورٹ دی جائے گی"۔ چوہان نے پوچھا۔

"ظاہر ہے چیف کو ریڈ زیرو ایجنسی کی کامیابی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ناکامی کی ہی رپورٹ دی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا تو سب ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں سرکاری طور پر تو واقعی ناکامی کی رپورٹ ہی ہو گی"۔ صفدر نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

ختم شد